چند دنون تو زلیخا اِنکے طعنون کا خاموشی سے جواب دیتی رہین جب اونکی چھیڑ چھاڑ حد سے متجاوز ہوگئی تو ایک روز مصری عورتونکی دعوت کی کھانا کھانیکے بعد کچھ خربزے۔ ترنج سیب۔ امرود منگوائے عورتین چھریون سے ترنج وسیب کو چھیلنے اور کاٹنے لگین اور یوسف صدیق خوشنما لباس پہنے ہوئے زلیخا کے کہنے سے اونکی طرف ہوکر گذرے وہ عورتین جمال یوسفی دیکھکر ایسی محو تماشا ہوئین کہ بجائے ترنج وسیب کے اونھون نے اپنے اپنے ہاتھون کو کاٹ ڈالے اور بیتابانہ ایک زبان ہوکر بولین حَاشَ لِلّٰہِ مَا ھٰذَا بَشَرًا اِنْ ھٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (حاشا للہ یہ آدمی نہین ہے بیشک یہ فرشتہ نیک خصلت ہے) تب زلیخا نے اون سے مخاطب ہوکر کہا فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ (وہ یہی ہے جس کے لئے مجھکو تملوگ ملامت کرتی تھین)

اس واقعہ کے بعد زلیخا نے یوسف سے پھر دوبارہ اپنی خواہش پوری کرنیکی التجا کی اور یہ دھمکی دی کہ "اگر ہمارے حکم کی تعمیل نکروگے تو تمکو قید خانہ مین بھیجکر سخت ذلیل ورسوا کرونگی" یوسف صدیق نے قید مین جانیکو اس فعل پر ترجیح دی اور جناب باری مین بخیال اقتضائے بشریت گزارش کی وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَيْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجَاھِلِيْنَ (اے پروردگار عالم اگر ان عورتون کے مکر سے مجھکو محفوظ نہ رکھیگا تو مین عجب نہین کہ انکی طرف مائل ہوجاؤن اور ناحق جاہلون مین اپنے کو داخل کردون اسوجہ سے کہ مین بوجہ بشریت اپنی ذات پر بھروسہ نہین کرسکتا) جناب باری نے آپکی دعا قبول کرلی اور اونکے مکر سے بچانیکی غرض سے یوسف صدیق قید خانہ بھیجدئے گئے۔ تھوڑے دنون کے بعد اوسی قید خانہ مین فرعون مصر کے دو ملازم[1] (ایک خانساماں اور دوسرا شراب دار) خود بادشاہ کے زہر خورانی[2] کے جرم مین ماخوذ ہوکر داخل

نوٹ [1] خانساماں کا نام محلب اور شراب دار کا نام نبوش تھا۔
[2] قیصر روم نے فرعون مصر کو زہر دلانیکی غرض سے ایک شخص کو بھیجا تھا پہلے اوس نے شراب دار کو ملانا چاہا لیکن جب اسمین وہ ناکام رہا تو اوس نے خانساماںکو ملالیا۔ زہر دینے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ان واقعات کی اطلاع فرعون مصر کو ہوگئی شراب دار و خانساماں [illegible]

کئے گئے۔

یوسف صدیق قیدخانہ مین بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہتے تھے کبھی نماز پڑہنے مین مصروف رہتے تھے۔ اور کسی وقت قیدیونکو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے اور گاہے گاہے قیدیون کے خوابونکی تعبیرین بتلا دیا کرتے تھے جسوقت شرابدار اور خانساماں قیدخانہ مین داخل ہوئے یوسف صدیق کے اوصاف سے آگاہ ہوکر انہون نے آپس مین امتحان کی غرض سے یہ مشورہ کیا کہ یوسف صدیق سے جھوٹے خواب بیان کرکے تعبیر دریافت کرنی چاہی۔ چنانچہ پہلے شرابدار نے کہا "آج مین نے خواب دیکھا ہے کہ مین شراب بنا رہا ہون" بعد اس کے خانساماں نے کہا "مین نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیون کا خوان ہے اور پرندا اوسکو کھائے لیتے ہین" یوسف صدیق نے شرابدار کی خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ شرابدار تو اپنی ملازمت پر بحال کردیا جائیگا اور خانساماں جسنے کہ روٹیون کا خوان اپنے سر پر رکھا ہوا اور چڑیونکو کھاتے ہوئے دیکھا ہے وہ دار پر کھینچ دیا جائیگا ان دونون نے جسوقت یہ تعبیر سُنی معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے یہ جھوٹے خواب بیان کئے ہین۔ یوسف صدیق نے کہا جس بارے مین تم مجھ سے دریافت کرتے تھے خواہ وہ سچ ہو یا کہ جھوٹ ہو یہی حکم ہوا ہے اتفاق یہ کہ بعد تفتیش وتحقیق حال یہی امر ظہور پذیر ہوا کہ شرابدار بحالہ اپنی ملازمت پر مقرر کیا گیا اور خانساماں کو سولی دیگئی۔

قبل از رہائی یوسف صدیق نے شرابدار سے کہا تھا کہ جسوقت تم بحال ہوجانا اُسوقت اپنے والی نعمت سے میرا ذکر خیر ضرور کرنا لیکن مشیت ایزدی اُسوقت اِس کے خلاف تھی شرابدار اپنا وعدہ بھولگیا۔ یوسف صدیق کا اوسے خیال تک نہ رہا۔

مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مقام پر یہ نکتہ تحریر فرماتے ہین کہ یوسف صدیق قیدخانہ مین زیادہ مدت تک اس وجہ سے رہے کہ آپ نے مسبّب حقیقی کو بھولا کر ظاہری سبب کو وسیلہ

نجات بنالیا تھا ورنہ یہ کب ممکن تھا کہ زلیخا انکو قیدخانہ مین بھیجکر ایسا بھول جاتی کہ سات سات برس تک قیدخانہ ہی مین رہتے۔ اور شرابدار بھی انکو فراموش کرجاتا۔ جناب باری تعالی کو یوسف صدیق کے اس خیال پر جو بمقتضائے انسانیت اون سے ظاہر ہوگیا تھا تنبیہ کرنی تھی اسوجہ سے زلیخا اور شرابدار دونون بھول گئے اور یہ سات برس تک قیدخانہ مین رہے۔

آٹھوان سال جب شروع ہوا تو مسبب حقیقی نے وہ سبب پیدا کیا کہ جو یوسف صدیق کا نہ تو اکتسابی تھا اور نہ اونکے خیال مین گذرا ہوگا اور وہ یہ تھا کہ فرعون مصر نے ایک شب کو یہ خواب دیکھا کہ "سات گائین فربہ ایک نہر سے نکلین پھر اون کے بعد ہی دوسری سات گائین دُبلی پتلی اوسی نہر سے آئین اور اُن پہلی موٹی تازی گایونکو کہا لیا اور یہ بھی دیکھا کہ سات خوشہ سرسبز جمین دانے بھرے تھے اور سات سوکھے خوشہ جو اونکے بعد نمایان ہوئے تھے غالب آگئے" صبح ہوتے ہی حکماء ومنجمین سے تعبیر دریافت کی گئی وہ یہ تو کہہ نہ سکے کہ ہم اسکی تعبیر سے عاری ہین یکزبان ہوکر بولے وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ (اور ہم لوگ منامات باطلہ (جھوٹے خوابون) کی تعبیر نہین جانتے) یہ رویاء صادقہ (سچے خواب) نہین ہین بلکہ خیالات فاسدہ ہین جو حالت بیداری مین انسان کے دماغ مین جمع ہوجاتے ہین پھر وہی سونے مین خواب کی صورت دکھلائی دیتے ہین۔ فرعون مصر کی اس جواب سے تسکین نہوئی اُس کے چہرہ پر جیسا کہ اِس سے پہلے تردد کے آثار نمایان تھے ویسا ہی اس غیر شافی جواب کے بعد ظاہر رہنے۔ شرابدار کو اس ماجرے سے یوسف صدیق یاد آگئے۔ وہ فرعون مصر کی اجازت سے قیدخانہ مین آیا اور جناب موصوف سے خواب کی تعبیر دریافت کی یوسف صدیق نے اوسکی یہ تعبیر کی "کہ سات برس تک جب دستور تم لوگ کاشتکاری کروگے، فصل اچھی ہوگی، پیدائش غلہ کی زیادہ ہوگی۔ یہ تعبیر تو سات فربہ گایونکی ہے۔ پھر بعد اسکے

سات سال قحط کے ایسے سخت و دشوار گزار آئین گے جس مین تم لوگ اپنا یہ ذخیرہ کہا ڈالو
گے یہ تعبیر اون سات گایون کی ہے جو دُبلی پتلی تھین اور اُن سات فربہ گایونکو کہا لیا
تھا۔ پھر ان سالون کے بعد ایسے سال آئین گے جس سے تم لوگ مستفید ہو گے۔ شرابدا
خواب کی تعبیر سُنکر اوسی پاؤن فرعون مصر کے پاس آیا اور تعبیر بیان کی۔ فرعون مصر
اپنے خواب کی تعبیر سُنکر یوسفؑ کا ایسا مشتاق ہوا کہ اوسیوقت شرابدار کو یوسفؑ کے
بلانیکو بھیجا یوسفؑ نے شرابدار سے کہا اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ
اللّٰاتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ (تو اپنے مالک کے طرف
اوسی پاؤن لوٹ جا اور اوس سے دریافت کر (کہ مجکو کس جُرم مین قید کی سزا دیگئی)
کیا حال ہے (یعنی کیا بیان ہے) اون عورتون کا جنھون نے اپنے اپنے ہاتھ
کاٹ ڈالے میرا پروردگار اون کے مکر کو خوب جانتا ہے کہ مین اوس تہمت سے
بری ہون جسکے جُرم مین مَین گرفتار مصیبت ہون) شرابدار نے یوسفؑ صدیق کا
یہ پیام فرعون مصر سے جا کر کہدیا۔ اوس نے اوسی وقت عزیز مصر کے عورتون کو
طلب کر کے اس واقعہ کی حقیقت دریافت کی اون عورتون نے کانون پر ہاتھ رکھکر
کہا حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْءٍ (حاشا للہ یوسفؑ کی کسی برائی سے اسوقت
تک ہم آگاہ نہین ہوئے) فرعون مصر نے زلیخا کی طرف دیکھا زلیخا دبی زبان سے بولین
اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ (مین نے از خود یوسفؑ کی خواہش
کی تھی اور بیشک وہ سچا ہے) اس کے بعد فرعون نے شرابدار کو بھیجکر زندان سے
یوسفؑ صدیق کو بلوایا اور عزیز مصر سے یوسفؑ کو خرید کر کے آزاد کر دیا جیسا کہ اس
آیہ کریمہ سے مفہوم ہوتا ہے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ (اور
فرعون مصر نے کہا کہ اوسکو (یعنی یوسفؑ کو) میرے پاس لاؤ تاکہ اوسکو مین اپنے
لئے خلاص (آزاد) کرون) الغرض یوسفؑ صدیق فرعون مصر کے امین و معتمد بنائے

سے گئے اور ہفت سالہ آئندہ قحط کا انتظام آپ کے سپرد کیا گیا۔ یوسفؑ صدیق انبار کے انبار ہر قسم کی غلہ کی خرید کر لیتے تھے اور اوسکو بغیر مالش کئے ہوئے رکھا دیتے تھے۔ پھر دو برس کے بعد عزیزِ مصر کا انتقال ہوگیا فرعون نے بجائے اُس کے یوسفؑ کو مقرر کر کے زلیخا سے انکا نکاح کر دیا بعض لوگون نے اس موقع پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ "زلیخا اسوقت بوڑھی ہوگئی تھین۔ خدا تعالیٰ نے بعد نکاح کے پھر جوان کر دیا" یہ بات اگرچہ بلحاظ تقدیر الٰہی ممکن الوقوع ہے لیکن اصلی واقعہ کو چھپا کر ایک نئی بات بتلا دینی خلاف عقل ہے۔ اصلی بات یہ ہے کہ عزیزِ مصر عنین تھا اسوجہ سے بوقت نکاح یوسفؑ صدیق زلیخا دوشیزہ تھین اور بھی معنی جوان ہوجانے کے ہین جیسا کہ کتب تواریخ ہمارے اِس دعوے کی شہادت دے رہی ہین۔ واللہ اعلم

الغرض ساتون سال فراخی اور پیداوار کے گزر گئے اور دوسرے سات سال قحط کے آئے پہلا سال توجون تون گذر گیا دوسرے سال سے تمام عالم قحط سے مرنے لگا یوسفؑ صدیق نے نہایت سرگرمی سے اِس کا انتظام شروع کر دیا۔ لوگ جوق جوق مصر مین غلہ لینے کو آنے لگے یعقوبؑ کے بھی دسون لڑکے مصر مین غلہ لینے کو آئے یوسفؑ نے اُنکو پہچان لیا۔ کیونکہ اونکی حالت مین زمانہ نے کسی قسم کا تغیر نہین پیدا کیا تھا برخلاف یوسفؑ کے کہ زمانہ کی رفتار نے یوسفؑ کو بظاہر یوسف نہ رکھا تھا نہ تو اونکا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل تھی بلکہ ایک دوسری حالت پیدا ہوگئی تھی۔ یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے اونکا حال دریافت کیا پہلے تو اونھون نے اِدھر اودھر کی باتین بتلائین۔ لیکن جب یوسفؑ نے اونکے حالات کی تکذیب شروع کی تو اونہون نے اس طرح سے بیان کیا "اے عزیزِ مصر! دراصل ہم اپنے باپ کے بارہ بیٹے تھے ایک روز ہم اپنے ساتھ اپنے اُس بھائی کو بھی چراگاہ لیگئے جس کو ہمارا باپ زیادہ عزیز رکھتا تھا اتفاقات سے اوسکو بھیڑیا

نے کہا لیا"۔ شمعون آگے کچھ اور کہنے کو تھا کہ یوسفؑ بول اُٹھے "فَاَنّٰی مَنْ سَکَنَ اَبُوْکُمْ بَعْدَکَ (پھر اوس کے بعد تمہارے باپ کو تسکین کس سے ہوتی)۔ شمعون نے کہا اِلٰی اَخٍ لَنَا اَصْغَرُ مِنْہُ (جو اُس سے ہمارا چھوٹا بھائی ہے) یوسفؑ یہ سنکر کچھ دیر تک خاموش رہے بعدہٗ سر اوٹھا کر بولے "آیندہ جب تم ہمارے پاس آنا تو اوسکو اپنے ساتھ لانا ورنہ تمکو یہاں سے کچھ نہ دیا جائیگا" شمعون نے کہا "شاید ہمارا باپ اوسکی مفارقت گوارا کرے اسوجہ سے ہم حتمی وعدہ نہیں کرسکتے" یوسفؑ بولے "اچھا بہتر ہوگا کہ تم میں سے کوئی ہمارے پاس رہ جائے اسپر بنی یعقوبؑ خاموش ہوگئے یوسفؑ نے واپسی کے وقت اونکی قیمتیں بھی اونھیں کے اسباب میں رکھدیں اس خیال سے کہ انکی امانتداری و دیانت اس کے واپس کرنے پر ضرور مجبور کریگی اور یہی یہاں دوبارہ اُنکے آنیکا باعث ہوگا" چنانچہ جسوقت برادران یوسفؑ یعقوبؑ کے پاس پہونچے عزیز مصر (یوسفؑ) کی بہت تعریف کی اور یہ کہا عزیز مصر (یوسفؑ) نے کہا ہے کہ "اگر تم اپنے اوس بھائی کو آیندہ اپنے ہمراہ نہ لاؤگے جسکو تمھارا باپ بہت عزیز رکھتا ہے تو پھر تمکو یہاں سے کچھ نہ دیا جائیگا۔ یعقوبؑ نے کہا کہ کیا تم اسکی ویسا ہی حفاظت کروگے جیسا کہ اس سے پہلے اسکے بھائی یوسفؑ کی حفاظت کی تھی۔ برادران یوسفؑ یہ سُنکر خاموش ہو رہے جب اسباب کو کھولا اور اوس میں قیمتیں رکھی ہوئی دیکھیں تو سب کے سب بول اُٹھے یٰاَبَانَا مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ کَیْلَ بَعِیْرٍ "یعنے عزیز مصر نے ہماری بہت بڑی وقعت و عزت کی اوس نے اتنی بڑی یہ رعایت کی کہ ہماری قیمتیں ہمکو واپس کردیں۔ آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے تاکہ اور غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کرینگے یعقوبؑ نے اونکے کہنے کا خیال نکیا لیکن جب اونھوں نے جناب موصوف کے کہنے سے عہد و میثاق دیا تو بنیامین کو شمعون وغیرہ کے ساتھ کردیا اور چلتے وقت یہ وصیت کردی کہ تم سب کے سب ایک ہی

دروازہ سے شہر مین داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازون سے جانا چنانچہ یہ گیارہون بھائی متفرق دروازون سے یوسف کے پاس گئے یوسف نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان لیا اور ان سبھون کو بہت خوشی اور کشادہ پیشانی سے ٹھہرایا کہانیکے وقت دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بٹھلائے گئے جب بنیامین [illegible] اور اونکے آنکھون مین اس خیال سے آنسو بھر آئے کہ اگر میرا بھائی یوسف آج زندہ ہوتا تو مجھکو بھی وہ اپنے ساتھ بٹھلاتا جناب یوسف نے اونکو آبدیدہ دیکھ [illegible] اپنے ساتھ بٹھالیا اور کہا مین تمھارا بھائی ہون "

رات کو باتون باتون مین یوسف نے بنیامین سے کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرسکتے ہو کہ مین تمھارے اوس بھائی کا جو غائب ہوگیا ہے قایمقام ہوجاؤن بنیامین نے جوابدیا واقعی آپ سے بڑھکر بھائی اور کیا سلوک کرسکتا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ یعقوب اور راحیل سے نہین پیدا ہوئے یوسف کا دل پہلے ہی سے بھرا ہوا تھا بنیامین کے زبان سے یہ کلمے سنکر رو اُٹھے اور اونکو گلے سے لگا کے ظاہر کردیا کہ مین ہی یوسف ہون لیکن خبردار ان باتون کو بھائیون سے نہ ظاہر کرنا۔

صبح کے وقت یوسف جب اپنے نامہربان بھائیون کو غلہ دینے لگے تو پیالہ (جس سے غلہ ناپ کردیے رہے تھے) بنیامین کے اسباب مین رکھدیا تھوڑی دیر کے بعد یہ لوگ رخصت ہوکر چلے تو ایک منادی نے ندا کی کہ تم لوگ ٹھہرو بیشک تم چور ہو۔ ابناء یعقوب نے جواب دیا کہ ہملوگ نہ چور ہین اور نہ فساد کرنے کی غرض سے یہان آئے ہین۔ خدام نے کہا کہ اگر ایسا ہی ہو تو کیا سزا ہو اُنلوگون نے جوابدیا کہ

نوٹ ۱؎ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ بنیامین کو جب معلوم ہوا کہ عزیز مصر میرا بھائی یوسف ہے اور اُس نے مفارقت سے انکار کیا تو یوسف نے بنیامین کے روکنے کا یہ حیلہ نکالا۔ بنیامین اس حال سے آگاہ تھے۔

جس کے اسباب مین وہ پایا جائے وہی بجرم سرقہ گرفتار کر لیا جائے یوسفؑ نے تفتیش شروع کی یکے بعد دیگرے تلاشی دینے لگے رفتہ رفتہ بنیامین کی باری آئی اور اونکے اسباب مین سقایا (پیمانہ یا پانی پینے کا برتن) نکلا اوریہی روک لئے گئے۔

ابنائے یعقوبؑ نے ہرچند شور وغل مچایا اور یہ چاہا کہ بجائے بنیامین کے اون مین سے کوئی روک لیا جائے لیکن یوسفؑ نے ایک بھی نہ مانا بنیامین تو اس بہانہ سے روک لئے گئے۔ اور شمعون یہ کہکر مصر مین ٹھہر گیا کہ کیا تم بھول گئے ہو جو اپنے باپ سے عہد کر آئے ہو مین تو یہان سے اوسوقت تک نہ حرکت کرونگا جب تک میرا باپ نہ کہیگا۔ یا اللہ تعالیٰ حکم نہ دیگا۔ تم لوگ جاؤ اور یہ ماجرا بیان کرو۔

بقیہ ابنائے یعقوب جسوقت ارض مصر سے واپس ہوکر یعقوبؑ کے پاس پہونچے اور یہ ماجرا بیان کیا اوسوقت یعقوبؑ کے محزون قلب پر جو کچھ اس کا اثر ہوا ہوگا اوس کا اندازہ ناظرین بخوبی کر سکتے ہین اوس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنیکی ہمکو حاجت نہین ہے۔ البتہ جناب یعقوبؑ نے جو کلمات تسلی وہ قلب حزین فرمائے تھے وہ یہ ہین عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (شاید اللہ اون سبھون کو میرے پاس لائے بیشک وہ دانا اور حکمت والا ہے)۔

اِس کے بعد یعقوبؑ کی آنکھین اسی رنج وصدمہ مین جاتی رہین۔ ناتوانی حد سے بڑھ گئی اوٹھنا بیٹھنا جبر گذرنے لگا۔ اکثر آپ یوسفؑ کو یاد کرکے رویا کرتے تھے اور لڑکے بجائے تسلی اور تشفی دینے کے کہتے تھے "خدا کی قسم تم یوسفؑ کا تذکرہ اوسوقت تک نہ ترک کروگے جب تک تم قریب ہلاکت نہ پہونچ جاؤگے یا جان بحق تسلیم ہوگے اور یعقوبؑ اونکی باتونکا یہ جواب دیتے تھے "مین اپنا رنج وغم اللہ ہی سے کہتا ہون۔ اور مین اللہ تعالیٰ کیجانب سے وہ جانتا ہون جس کو تم نہین جانتے" بعد چندے یعقوبؑ

نے پھر اپنے لڑکون کو دوبارہ مصر کی طرف روانہ کیا ابنا یعقوبؑ نے جنکو قحط اور فاقہ نے ناکارہ کردیا تھا مصر مین پہونچتے ہی عزیز مصر (یوسفؑ) سے کہا یَآ اَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ (اے عزیز ہمکو اور ہمارے گھر والونکو قحط و فاقہ نے تباہ کردیا ہے) وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ (اور ہم سب بہت ہی کم[1] سرمایہ لیکر آئے ہین) فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ (ہمکو بھرکر پیمانہ بنظر صدقہ دو اس مین شک نہین ہے کہ اللہ صدقہ دینے والونکو جزائے خیر دیتا ہے) یوسفؑ[2] کا دل یہ سنکر بھر آیا آنکھین پرنم ہوگئین۔ بیتابانہ بول اُٹھے هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ (کیا تم جانتے ہو (یعنی کیا تمکو یاد ہے) کہ تم نے یوسفؑ اور اُسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے؟) اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ (اب تم اوس سے جاہل ہو یعنی آگاہ نہین ہو) یوسفؑ کے بھائیون نے غور سے دیکھا تو پہچان گئے۔ اور مزید اطمینان کے لئے تعجب کے لہجہ مین بولے اَئِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (کیا بیشک توہی یوسفؑ ہے؟) یوسفؑ نے کہا ہان مین ہی یوسفؑ ہون اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے تملوگ اپنے دل مین کچھ خیال نہ کرو اللہ تعالیٰ تمھاری خطاؤن سے درگذر کریگا یہ مشیت ایزدی تھی جو کچھ واقع ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا یہ اوسکے احسانات کا ایک نمونہ ہے کہ مین اس درجہ عالی پر پہونچگیا ہون" یوسفؑ کے بھائیون کو

نوٹ [1] بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ برادران یوسفؑ اس مرتبہ چند کھوٹے دراہم لیکر آئے تھے۔ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اس مرتبہ نقدی تو کچھ لیکر آئے نہ تھے۔ بلکہ کچھ گھی اور اون وغیرہ لائے تھے۔

[2] بعض علماء تاریخ یہ بیان کرتے ہین کہ یوسفؑ کا قلب اس واقعہ سے رقیق نہین ہوا تھا بلکہ یعقوبؑ کا خط دیکھکر روئے تھے اور اپنے کو ظاہر کردیا اس مقام پر بنظر اطالت کلام اوس خط کو ہم نقل نہین کیا چاہتے۔ ناظرین معاف فرمائین۔

اس کے سننے سے [illegible] لیکن یوسفؑ کی تسلی وتشفی سے وہ خیالات رفع ہوگئے۔ بعد اس کے [illegible] بان بھائیون سے اپنے باپ یعقوبؑ اور خاندان کی کیفیت دریافت کی اور [illegible] روانگی کے وقت غلہ دیا اور اپنے بزرگ باپ کے اطمینان کے لئے اپنی قمیص دی اور ہدایت کی کہ جاتے ہی ہمارے بزرگ باپ کے منہہ پر ڈالدینا اونکی بینائی رفتہ پھر آجائیگی۔ اور تم لوگ کنعان سے معہ اہل وعیال کے مصر مین چلے آؤ۔

ادھر تو ابناء یعقوبؑ قافلہ کے ساتھ مصر سے روانہ ہوئے اودہر کنعان مین جو مصر سے بارہ سو کوس کے فاصلہ پر تھا یوسفؑ کے پیراہن کی بو یعقوبؑ کے دماغ مین بحکم الہی پہونچی چنانچہ یعقوبؑ نے اون لڑکون سے جو اسوقت موجود تھے فرمایا اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (مین بیشک بوے یوسفؑ سونگھتا ہون) لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (اگر تم لوگ عقل رفتہ وبدحواس مجھکو نہ کہو) لڑکون نے اپنے پچھلے کردار چھپانے کی غرض سے جوابدیا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (خدا کی قسم تم اپنے اوسی پچھلے خیال کے پابند ہورہے ہو) چالیس برس کا عرصہ گزرا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کہا گیا اوسکی ہڈیون کا بھی نشان ڈھونڈھے نہ ملے گا اور آپ آج کہتے ہین کہ اس ہوا سے بوے یوسفؑ آرہی ہے۔ یعقوبؑ یہ سنکر خاموش ہورہے۔ تھوڑے دنون کے بعد [illegible] کنعان مین داخل ہوا۔ اور یہودا[1] پیراہن یوسف لئے ہوئے اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوا حق رسالت اداکی یعقوب بھولے نہ سماے آنکھین روشن ہوگئین۔

---

[1] مورخین کا بیان ہے کہ چونکہ پیراہن خون الودہ یہودا ہی چراگاہ سے لایا تھا اور اوس خبر بدکو یعقوبؑ کے کانون تک پہونچائی تھی۔ اسی وجہ سے اس نے خوشی کے موقعہ پر بھی آپ ہی پیراہن لیکر یعقوبؑ کے پاس گیا [illegible] قرآن مجید مین جناب باری نے "بشیر" سے یاد فرمایا ہے [illegible] کسی دوسرے کا نام نہ [illegible]۔

سارا رنج و غم آن ماحد مین ایسا دفع ہو گیا کہ گویا تھا ہی نہین۔ بعد اس کے جناب موصوف نے لڑکون سے مخاطب ہو کر کہا "اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ" (کیا مین تم سے یہ نہین کہتا تھا کہ مین منجانب اللہ وہ جانتا ہون جس کو تم نہین جانتے ہو) ابھی کلہہ کا ذکر ہے کہ تملوگ میری تکذیب کرتے تھے اور صریحاً آفتاب پر خاک ڈالکر کہتے تھے کہ یوسف کو بھیڑیا کہا گیا"۔ لڑکونکو یہ سنکر بہت بڑی ندامت ہوئی شرم سے آنکھین نیچی کرین، معافی چاہی، استغفار کی خواستگاری کی۔ بعد اس کے آپ نے یہودا سے دریافت کیا۔ کَيْفَ تَرَكْتَ يُوْسُفَ (تو نے کس حال پر یوسف کو چھوڑا) یہودا نے کہا "اُس کو مصر کی شاہی کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہون" یعقوب نے جُھنجھلا کر کہا مَا اَصْنَعُ بِالْمُلْكِ عَلٰى اَيِّ دِيْنٍ تَرَكْتَهٗ (مجکو شاہی سے کیا غرض ہے اُس کو کس مذہب پر چھوڑ آیا ہے) یہودا نے گذارش کیا عَلَى الْاِسْلَامِ (مذہب اسلام کا پابند چھوڑ آیا ہون) یعقوب یہ سُنکر بہت خوش ہوئے جناب باری مین سجدہ شکر ادا کر کے کہا اَلْاٰنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ (اب نعمت الٰہی پوری ہوئی) کہ دینی اور دنیاوی نعمتین خاطر خواہ ملین۔

الغرض یعقوب اور انکے لڑکے سامان سفر مہیا کر کے منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے مصر کے قریب پہونچے یوسف مع عمایدین مصر استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے یعقوب شاہی جلوس دیکھکر یوسف کو نہ پہچان سکے۔ یہودا سے دریافت کیا "کیا یہ فرعون مصر ہے" یہودا نے کہا "نہین یہ آپکا لڑکا یوسف ہے" یعقوب نے آگے بڑھ کے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (اے رنج و الم کے دفع کرنے والے تجھپر خدا کی رحمت نازل ہو) یوسف جواب دیکر اپنے باپ سے لپٹ گئے بعد اس کے یوسف نے سبھون سے خطاب کر کے فرمایا، اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (تم لوگ مصر مین چلو انشاء اللہ تعالیٰ قحط و گرسنگی سے محفوظ رہوگے) اور اپنے

باپ و ماں کو عزت و تکریم کے مقام مین ٹھیرا یوسف کی مان اور باپ اور گیارہون بھائیون نے یوسف کو چونکہ عزیز مصر تھے تحیةً اور کرنیا سجدہ کیا جسکو ... ستارے ... ادا کرکے کہا یا ابت هٰذا تاویل رؤیای من قبل (اے باپ یہ تاویل (تعبیر) اوس خواب کی ہے جسکو مین نے اس سے پہلے دیکھا تھا) یعقوب اس کی تصدیق کرکے ماجرائے گذشتہ دریافت کرنے لگے یوسف نے ادب سے گذارش کیا یا ابتی لا تسئلنی عن صنع اخوتی ولکن سئلنی عن صنع اللّٰہ لی (اے میرے باپ اوس کو نہ دریافت کرو جو کہ بھائیون نے میرے ساتھ کیا بلکہ اوس کو استفسار کیجیے جو خدا نے میرے ساتھ کیا) یہ کہکر کنوئین سے نکلنے اور مصر مین آنے اور عزیز مصر کے عہدہ پر پہونچنے کے حالات تفصیلاً یکے بعد دیگرے ترتیب وار کہہ سنائے۔

یوسف و یعقوب علیہما السلام کے زمانہ مفارقت کو اگرچہ بعض مورخین نے اسّی سال تحریر کیا ہے اور اس طرح سے حساب کا اندازہ کیا ہے کہ ۱۷ سترہ برس کی عمر مین یوسف کنوئین مین ڈالے گئے اور ستانوے برس کی عمر مین اسّی برس کے بعد اپنے باپ سے ملے بعد اس کے تیئس برس اور زندہ رہ کر ایکسو تیس ۱۳۰ برس کی عمر مین انتقال کیا اور بعضون نے یوسف و یعقوب کے زمانہ مفارقت کو اٹھارہ ۱۸ برس مین محدود کیا ہے بعضے مورخین کے خیالات یہ شہادت دے رہے ہین کہ یوسف مصر مین سترہ ۱۷ برس کی عمر مین داخل ہوئے اور تیرہ ۱۳ برس کے بعد فرعون مصر کے وزیر ہوئے اور بائیس ۲۲ برس کے بعد یعقوب و یوسف سے ملاقات ہوئی اس کے بعد یعقوب اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر مین سترہ برس اور زندہ رہے لیکن محققین علماء تاریخ یوسف کے خواب دیکھنے اور یعقوب کے مصر مین آنے کے زمانہ کی مدت چالیس برس بتلاتے ہین۔ واللّٰہ اعلم۔ انتہٰی کلام المترجم۔

بعد قطع منازل و طے مراحل یعقوبؑ بلبیس کے قریب پہونچے یوسفؑ یہ سُنکر بخیال بعض علماء تاریخ معہ فرعون مصر اپنے باپ کے استقبال کی غرض سے مصر سے باہر آئے اور سرزمین بلبیس اپنے بھائیون کو رہنے اور منتفع ہونیکی غرض سے دیدیا۔

یعقوبؑ کے ساتھ علاوہ اُن ستّر آدمیون کے جو آپ کے خاندان سے تھے ایوبؑ نبی بن برجا بن زبرج بن رعویل بن عیصو بھی تھے یہ سب کے سب مصر مقام بلبیس مین مقیم ہوئے اس واقعہ کے سترہ برس کے بعد ایک سو چالیس برس کی عمر مین یعقوبؑ کا انتقال ہوا یوسفؑ باجازت فرعون مصر معہ رؤساء مصر یعقوبؑ کا تابوت (جنازہ) مصر سے لیکر روانہ ہوئے اثناء راہ مین کنعانیون سے کچھ بحث و تکرار ہوئی۔ لیکن بخیریت تمام سرزمین شام مدفن ابراہیمؑ و اسحاقؑ مین لیجاکر دفن کیا اور اولٹے پاؤن مصر واپس آئے

یعقوبؑ کے انتقال کے بعد ابناء یعقوبؑ مصر مین یوسفؑ کے پاس قیام پذیر رہے تا آنکہ یوسفؑ کا ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال ہوا آپکی نعش کو ایک تابوت مین رکھکر بند کیا اور اوس کو نیل کے بعض مجاری مین دفن کر دیا یوسفؑ نے بوقت وفات یہ وصیت کی تھی کہ جسوقت بنی اسرائیل ارض موعودہ کی طرف روانہ ہون اسوقت آپکی تابوت بھی نکالکر ساتھ لیجائین اور وہین اُس کو لیجاکر دفن کرین چنانچہ یہ وصیت برابر محفوظ چلی آئی تا آنکہ بوقت خروج بنی اسرائیل موسیٰؑ۔ مصر سے نکال لیگئے۔

بعد انتقال یوسفؑ ، اسباط سے آپکے بھائی اور لڑکے فراعنہ مصر کے سایۂ عاطفت مین باقی رہگئے رفتہ رفتہ انکی نسلی ترقی اس حدتک پہنچی کہ اراکین دولت مصر انکی کثرت سے ڈرکر انکو دبانا اور ان سے خدمتی کام لینا شروع کردیا۔

مسعودی نے لکھا ہے کہ یعقوبؑ اپنے لڑکون اور پوتون کے ساتھ جسوقت یوسفؑ کے پاس مصر مین آئے تھے ستر آدمی تھے لیکن جب موسیٰؑ کے ساتھ بعد دو سو دس برس کے مصر سے نکلے ہین اور انکو تیہ مین شمار کیا ہے تو صرف اُنلوگونکی تعداد جو مسلح ہو سکتے تھے

چھ لاکھ یا اس سے کچھ زاید تھی ہمنے اس کے بابت مقدمۃ الکتاب مین بحث کیا ہے اس مقام پر اس قصہ کو چھیڑکر طول نہین دیا چاہتے توریت مین اس تعداد کے منصوص ہونے سے یہ تعداد متحقق و متیقن نہین ہوسکتی۔ کیونکہ مقام مبالغہ مین اظہار کثرت مقصود ہوتا ہے نہ کہ نفس اعداد۔

یوسفؑ کے بہت سے لڑکے تھے لیکن اون مین سے مشہور دو ہین ایک افرائیم دوسرے منشی اور یہ دونون اسباط مین شمار کئے جاتے ہین۔ کیونکہ انھون نے یعقوبؑ کا زمانہ پایا تھا اور جناب موصوف نے انکو اپنی اولاد مین شمار کیا تھا اور انکے حق مین دعائے برکت کی تھی۔

بعض وہ مورخین جنکو تحقیق سے سروکار نہین ہے یہ خیال کر رہے ہین کہ یوسفؑ آخر الامر مصر کے بادشاہ ہو گئے تھے لطف یہ ہے کہ اسکی تائید مین بعض ضعفا مفسرین یوسفؑ کا یہ قول پیش کرتے ہین رَبِّ قد اتیتنی من الملك (اے رب تونے مجکو ملک دیا ہے) حالانکہ یہ کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز پر قبضہ کر لیتا ہے گو وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو وہ باعتبار استیلا و غلبہ بادشاہ کہلاتا ہے مکان گھوڑے خادم کے قابضین کو بھی ملک سے تعبیر کرتے ہین۔ اس کے کوئی معنی نہین ہین کہ ملک تصرف کا لحاظ نہو اگرچہ وہ ایک ہی شاخ اور ایک ہی کے لئے ہو اسکو بھی بادشاہ کہدینگے عرب کا یہ دستور قدیم الایام سے چلا آتا ہے کہ اہل قریٰ (گانون والون) اور اہل مداین (شہر والون) کے رؤسا کو ملوک کہا کرتے ہین پس اس زمانہ مین تم وزیر مصر کی نسبت کیا خیال کر سکتے ہو کہ عرب کے سادہ لوح آدمی انکو بادشاہ کیسے نہ کہینگے خلافت عباسیہ مین اطراف بلاد کے عمال کو ملوک کہتے تھے۔ اس صورت مین یہہ استدلال کافی نہوا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وکذلك مکنا لیوسف فی الارض" لیکن یہ آیت بھی انکی مستند نہین ہوسکتی کیونکہ تمکین بغیر ملک کے بھی ہوسکتی ہے چونکہ یوسفؑ امور زراعت اور اس کے

انتظام کے متولی ہوئے تھے جیسا کہ قرآن مین ہے اَجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ اسوجہ سے سیاق قصہ سے بقراین حال معلوم ہوتا ہے کہ یوسفؑ سلطنت فرعون کے ناظم تھے نہ کہ جیسا لفظ ملک سے جو کہ انکی دعا مین ہے بادشاہ ہو گئے تھے ہم اس نص سے جو کہ قراین سے ثابت ہو گئی ہو ایسے متوہمات وموضوعی قصہ جات کی طرف مایل نہین ہو سکتے اور توریت مین یہ صریح لکھا ہے کہ یوسفؑ نہ تو بادشاہ ہوئے تھے اور نہ مصر کے وہ مالک بنے تھے اور یہ امر طبعی ہے کہ شوکت وتصرف کے لحاظ سے جسوقت یوسفؑ کے بھائی آئے تھے یوسفؑ نے اپنے اظہار اجلال کے لئے ملک کا لفظ کہدیا ہو جیسا کہ مقدمۃ الکتاب مین ہم لکھ آئے ہین۔ واللہ اعلم۔

عیصو ابن اسحاقؑ جبال بنی سیعیر (بنو حوی قبایل کنعان) مین مقیم ہوا جو جبال شرات کے نام سے معروف اور مابین تبوک وفلسطین واقع ہے۔ اور جس کو ہندنون بلاد کرک اور شوبک کہتے ہین بروایت توریت انکی نسلی شاخون سے بنو لوطان۔ بنو شوبال۔ بنو صمقون بنو عنا۔ بنو دیشوق۔ بنو لیصد اور بنو دیسان کی سات شاخین اور بنو دیشون سے اشبان موجود تھے عیصو نے پہلے عنا بن سیعین (بنی حوی) کی لڑکی اہلیقاما کا نکاح کیا بعد اس کے عاذا بنت ایلول اور یاسمت بنت اسماعیل سے عقد کیا عاذا کے بطن سے الیفاز عیصو کا پیدا ہوا بعد اسکے بطن یاسمت بنت اسماعیل سے رعویل اور بطن اہلیقاما سے یعوش یعلام قورح تین لڑکے پیدا ہوئے۔

الیفاز خلف اکبر کے چھ لڑکے پیدا ہوئے تیمان - اومار صفو - کعتام - قناز - عمالق - اور یہ چھٹا لڑکا تمنع کے بطن سے ہے جسکا نام تمناع تھا - اور رعویل بن عیصو کے چار لڑکے ناحت - زیدم - شما - مزا - پیدا ہوئے

توریت مین لکھا ہے کہ عیصو کا نام ادوم تھا اور اسیوجہ سے بنی عیصو کو بنی ادوم کہتے ہین بعض اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ ادوم اوس پہاڑ کا نام ہے جہان عیصو آکر مقیم ہوا تھا اور ادوم عبرانی زبان مین جبل احمر کو کہتے ہین جہان نباتات کا نام ونشان نہ پایا جاتا ہو -

اسی ارومؔ کے لفظ نے بعض مورخین کو اس مغلطہ مین ڈال رکھا ہے کہ قیاصرہ روم عیصوؔ
سے ... ولادت مین طبری کہتا ہے کہ رومؔ اور فارسؔ رعویلؔ ابن یاہمت کے اولاد سے
ہین لیکن یہ کُل روائتین صحت او صدق سے منزلون دور ہین میرے نزدیک رومؔ۔ رومسؔ
بانی رومہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہین نہ کہ ارومؔ (عیصوؔ) کے جانب :

الغرض بنی عیصوؔ نے سرزمین سعیرؔ مین بعد نمایان ترقیان کین کہ تھوڑے دنون مین
بنی حوی (کنعانی) اور بنی مدینؔ پر انکے بلاد مین ایلہؔ تک غالب آ گئے اور ان مین تمدن
و معاشرت کی بو آ گئی ملوک اور امرا اُن مین ہوئے از انجملہ فالغؔ بن ساغور اور بعد اسکے
یوذبؔ بن زیدحؔ تھا پھر اس کے بعد ہدادؔ بن مدادؔ ہوا ہے جس نے بنو مدینؔ کو انکے
بلاد سے نکالا ہے۔ ہدادؔ کے بعد بنو عیصوؔ مین نسلاً بعد نسل حکومت دولت چلی آئی
اور یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوتے رہے تا آنکہ یوشعؔ نے شام پر فوجکشی کی اور اریحاؔ
کو فتح کرلیا اور کُل بنو عیصوؔ سے سلطنت و حکومت چھین لی۔ اس واقعہ کے بعد بخت نصرؔ نے
بوقت قبضہ بیت المقدس پھر انکو پامال کیا۔ اِن مین سے بعض یونانؔ اور بعض افریقہ
چلے گئے عمالقؔ بن الیفازؔ کی نسل سے بخیال اسرائیلین عمالقہ شام ہین لیکن نسابین
عربؔ اس سے اختلاف کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ عمالقہ شام عملاقؔ بن لاوذ کی اولاد سے ہین
جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

اور مدینؔ ابن ابراہیمؑ نے لوطؑ کی لڑکی سے نکاح کیا اللہ جل شانہٗ نے اِنکی نسل
مین ایسی برکت عنایت فرمائی کہ شام کے بڑے بڑے قبائل انھین کے نسل اور نواحین
سے ہین اس کے پانچ لڑکے عیفاؔ۔ عیفینؔ۔ حنوخؔ ایندا عؔ الرا عاؔ تھے اور اطراف شام مین بحیرہ
قوم لوطؑ اور ارض حجازؔ کے قریب سرزمین معانؔ مین رہتے تھے۔ اور اس سرزمین کے
یہی لوگ مالک تھے چند دنون بعد جب بُت پرستی اور خیانت کی طرف مائل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے
اُنھین مین سے شعیبؑ بن نویلؔ بن رعویلؔ ابن عیاؔ بن مدینؔ کو مبعوث کیا علامہ سہیلی

کہتا ہے کہ یہ اہل مدین محضر بن جندل بن یعصب بن مدین کے اولاد سے ہین اور شعیب
ان کے نسبی بھائی ہین اور انکے متعدد ملوک گذرے ہین بر کلمات ہجے سے موسوم تھے
وفیہ نظر۔ ابن حبیب کتاب البدء مین شعیب کو نویب بن ابراہیم بن مدین کا لڑکا تحریر کرتا ہے
اور سہیلی انکو ابن عیفا تحریر کرتا ہے بہرکیف یہ وہی شعیب ہین جنکے پاس موسیٰ ہجرت کرکے
گئے تھے اور جنکی لڑکی سے آپکا نکاح ہوا تھا اور جن سے آداب کتاب نبوت کی آپنے
تعلیم لی تھی جس کا تفصیلی بیان موسیٰؑ کے تذکرہ مین آئیگا۔
علامہ صمیری کہتا ہے کہ جس سے موسیٰؑ نے مزدوری کرنے کا اجارہ لیا تھا اور
جس نے موسیٰؑ کا عقد کیا تھا وہ بشیر بن رعویل ہین اور توریت مین آیا ہے کہ انکا نام ہشیم
تھا اور رعویل انکا باپ یا چچا تھا جو عقد نکاح کا متولی و وکیل ہوا تھا۔ اور اسی مدین نے
شام مین بنی اسرائیل لڑے تھے اور انکو مغلوب کرکے انکی حکومت چھین لی تھی۔

لوط علیہ السلام لوطؑ ہاران برادر ابراہیمؑ کے لڑکے تھے اور بعد ہلاکی قوم فلسطین مین
اپنے چچا ابراہیمؑ کے پاس چلے آئے تا آنکہ یہین انکا انتقال ہوا۔
حسب تحقیق محققین ادن دنون موتفکہ مین سدوم کے پانچ بڑے قریہ تھے اور وہ
سب خلاف وضع فطرت فواحش کے مرتکب ہوتے تھے۔ لوطؑ نے انکو خوب سمجھایا لیکن
انمین سے کسی کے کان پر جون تک نہ رینگی تا آنکہ سب کے سب ہلاک کر دئے گئے
اِلّا مَاشَاءَ اللہ (مگر یہ کہ جس کو اللہ نے چاہا)۔
(مترجم) لوطؑ کے قوم کے حالات علامہ ابن خلدون نے اختصار کے ساتھ اوپر بیان
کر دیا ہے اور ہم حسب وعدہ اب تحریر کرتے ہین۔ اہل موتفکہ جب معصیت اور بت پرستی
مین بیحد منہمک ہوگئے اور لوطؑ کے وعظ و پند سے متاثر نہوئے بلکہ وقتاً فوقتاً جناب
موصوف کو سخت و سست کلمات سے یاد کرنے لگے تو جناب باری نے بہ دعائے
جناب لوطؑ اُس قوم ناعاقبت اندیش کے ہلاک کرنے کو چار فرشتے بھیجے یہ فرشتے

انسانی شکل مین متمثل ہوکر سوتفکہ جاتے ہوے ابراہیمؑ کے یہان مہمان ہوئے جب دسترخوان پر بیٹھے تو ان ملائکہ نے کہانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ابراہیمؑ کے دل مین انکی طرف سے ایک خاص قسم کا خیال پیدا ہوا جس کو اون ملائکہ نے جو آدمیونکی شکل مین دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے اپنے اس کلام سے رفع کردیا لا تخف انا ارسلنا الیٰ قوم لوط (توکچھ خوف نہ کر ہم سب قوم لوطؑ کے طرف بھیجے گئے ہین)۔

اس کے بعد ملائکہ نے ولادت اسحاقؑ اور بعد اسحاقؑ کے ولادت یعقوبؑ کی بشارت دی بی بی سارہ کو یہ سنکر تعجب ہوا کیونکہ اسوقت انکا سن اسّی برس سے متجاوز ہوچکا تھا ملائکہ نے کہا "تیرے رب نے ایساہی کہاہے"۔

پھر ابراہیمؑ کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اوسی قوم مین کہ جس کے ہلاک کرنے کو یہ ملائکہ جا رہے ہین لوطؑ بھی ہین اُسوقت ملائکہ نے کہا نحن اعلم بمن فیھا لننجینه واھله (ہم جانتے ہین جو اس مین رہتے ہین ہم لوطؑ کو اور اوس کے اہل کو نجات دیدینگے) اور ابراہیمؑ سے رخصت ہوکر سوتفکہ مین پہونچکر لوطؑ کے مکان پر مقیم ہوئے۔

لوطؑ ان مہمانون (فرشتون) کے آنے سے بہت خوش ہوئے لیکن جب اہل سوتفکہ کے بدافعالیون کا خیال آیا تو دل ہی دل مین سوچنے لگے ہنوز غور و فکر سے فارغ نہوئے تھے کہ لوطؑ کی بی بی نے لوگون کو آگاہ کردیا چنانچہ اون مین سے دس آدمی لوطؑ کے پاس آئے اور ان مہمانون کو طلب کیا۔ لوطؑ نے اولا اونکو نصائح وپند سے سمجہانا چاہا لیکن جب وہ سمجھتے نہ نظر آئے تو مجبوراً فرمایا یا قوم ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید (یہ لڑکیان میری تمھارے لئے مباح ہین (یعنی اپنے نکاح مین لاؤ) اللہ تعالے سے ڈرو ان مہمانون کے لئے مجکو رسوا نہ کرو کیا تم مین کوئی سمجھدار آدمی نہین ہے)

یہ دسون آدمی لوطؑ کا یہ پیغام لیکر اپنی قوم کے پاس آئے انہون نے اونکو الٹے

باذن بصبر نوشادیا اور یہ پیغام بھیجا لقد علمت مالنا فی بناتک من حق و انک
لتعلم ما نرید (تو بیشک اس امر کو جانتا ہے کہ ہمکو تیری لڑکیون سے مطلقاً رغبت نہین
ہے اور تو ہماری ارادون کو خوب جانتا ہے کہ ہمکو عورتون سے کوئی سروکار نہین
ہے) بہتر یہ ہے کہ ان مہمانون کو تم اپنے مکان مین نہ ٹھہرنے دو یا انکو ہمارے حوالہ
کر دو لوط یہ پیغام سنکر سخت کشمکش مین پڑ گئے نہ انکو اپنے گھر سے نکال سکتے تھے
اور نہ انکو اون کے حوالہ کر سکتے تھے اسی پس و پیش مین تھے کہ ان دسون مین سے
کسی نے اون مہمانون (فرشتون) کی طرف ہاتھ بڑہایا اور جبرئیل نے چاہا اللہ جل شانہ کے
حکم سے یہ دسون اندھے ہو گئے اور اپنا سا منہ لیکر اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ ظاہر
کیا کہ لوط کے مہمان جادوگر ہین اونھون نے ہمکو اندھا کر دیا۔ قوم لوط سنکر غصہ کے
مارے جامہ سے باہر ہو گئی اوسی وقت لوط کے پاس کہلا بھیجا کہ "اگر تم اپنے معہ اہل و عیال
کے آج ہی شب کو ہمارے شہر سے نہ چلے جاؤگے تو صبح ہم آکر تمہارے کل اہلبیت
کو اندھا کر دینگے تُمنے آجتک جو کچھ کیا اچھا کیا اب تم نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے
کہ جادوگرون کو اپنے گھرون مین ٹھہراتے ہو اور ہماری قوم کو نقصان پہونچاتے ہو"
لوط یہ سنکر بہت ڈرے تب فرشتون نے کہا اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يصلوا الیك
(ہم لوگ تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین وہ لوگ تجھ تک نہ پہونچ سکین گے) یعنی
تمکو نقصان نہ پہونچا سکین گے جئناك بما كانوا يمترون (ہم تیرے پاس اس لئے
آئے ہین کہ ان سے مجادلہ کرین) ابتک ہم عذاب قہر الٰہی لیکر آئے ہین اسر باهلك
بقطع من الليل و اتبع ادبارهم (اپنے اہل کو جب تھوڑی سی رات گذر جائے
تو روانہ کر دو اور اونکے بعد تم بھی چلے جاؤ) ہم صبح ہوتے ہی ان سب کو عذاب الٰہی
مین مبتلا کر دینگے انکو اس قدر مہلت نہ دینگے کہ وہ صبح کو اوٹھکر تمہارے مکان تک
آئین لوط یہ سنکر مطمئن ہو گئے اور وقت کے منتظر رہے جسوقت شب کا ایک

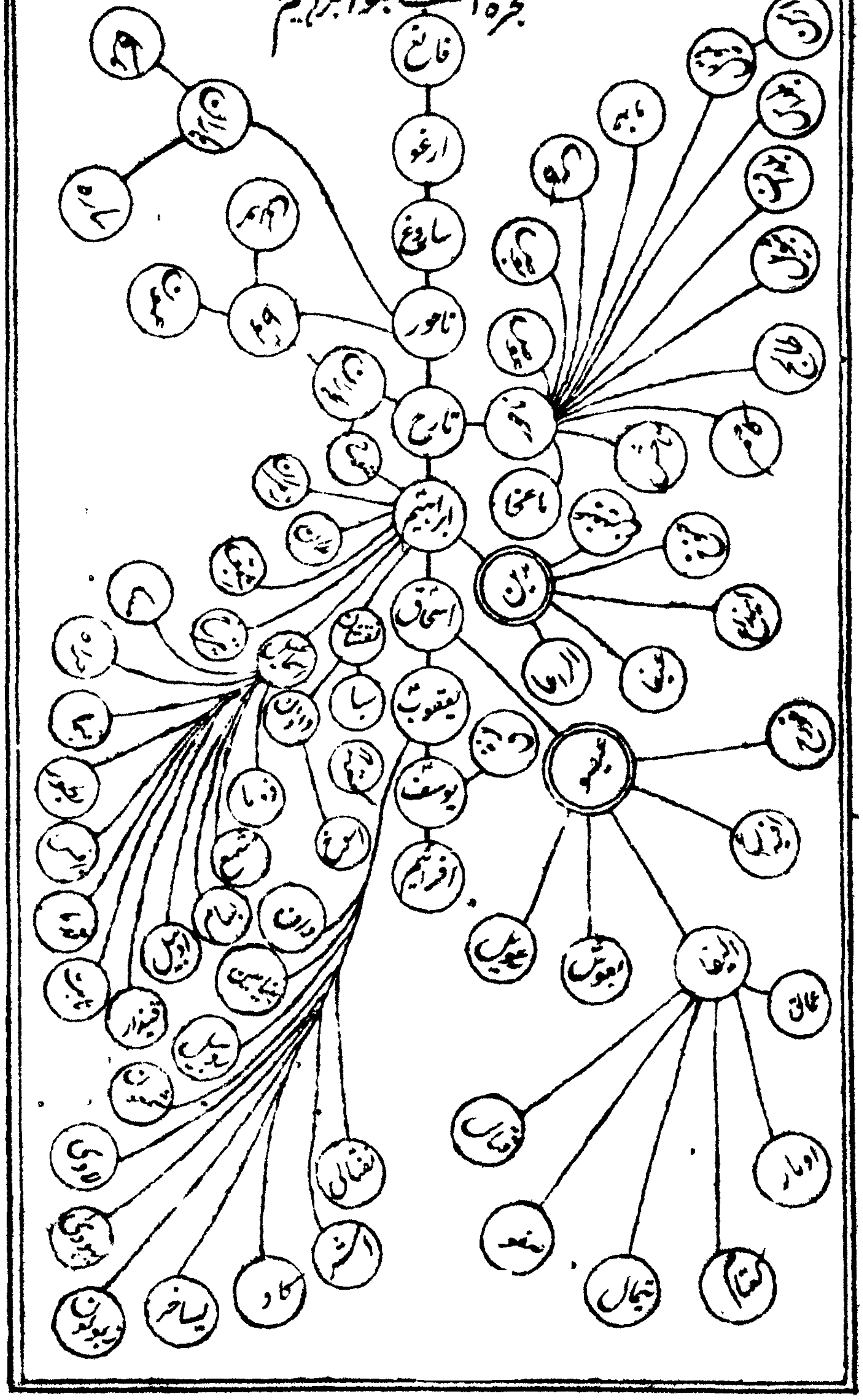
حصہ گذر گیا تب معہ اپنے اہل وعیال کے موتفکہ کو خیر آباد کہکر شام کیطرف روانہ ہوئے اور
ان مہمانوں فرشتوں نے صبح ہوتے ہی موتفکہ کو اُلٹ پلٹ دیا جیساکہ کلام
ربانی کی اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا
(پس جبکہ ہمارا عذاب آگیا ہمنے اوس کے عالی کو اوس کا سافل بنادیا یعنی اُلٹ
دیا) یہ واقعہ تو اون پر گذرا جو شہر موتفکہ مین تھے باقی رہے وہ لوگ جو کسی ضروری
کام سے شہر کے باہر قریب کے دیہاتون مین یا اپنے باغات مین گئے تھے
اون پر آسمان سے سنگ باری ہوئی جس سے وہ بھی جانبر نہ ہوئے۔
لوطؑ معہ اپنے اہل وعیال ومومنین کے چلے جارہے تھے اور آپکی بیوی جو ملحدون
سے در پردہ ملی ہوئی تھی موڑ موڑ کر دیکھتی جاتی تھی بحکم خدا آسمان سے اُس پر بھی ایک
ایسا پتھر گرا کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکی اور وہین اوسکی روح پرواز کر گئی کما
قال اللہ عز وجل لا یلتفت منکم احد الا امرأتک انہ مصیبہا ما
اصابہم (جیساکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کوئی موتفکہ کی طرف نہ
ملتفت ہوگا سوائے تیری عورت کے اور بیشک اوس پر وہی (عذاب) نازل ہوگا
جس مین اہل موتفکہ گرفتار ہوئے تھے۔
لوطؑ ایک شبانہ روز کی مسافت طے کرنیکے بعد اپنے چچا ابراہیمؑ کے پاس سرزمین
فلسطین مین پہونچے اور وہین تازمانہ وفات مقیم رہے۔ آپ کے مزاج مین بے
انتہا سادگی تھی حلیم تھے گندمی رنگ موزون قد تھا آنکھین چمکدار بڑی بڑی تھین
بدن پر گوشت نہ زیادہ موٹا اور نہ زیادہ دُبلا تھا۔ انتہی کلام المترجم۔
حسب روایت توریت لوطؑ کے دو لڑکے عمّون اور موآبی تھے۔ ان
دو کی نسلون مین اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت مرحمت فرمائی کہ شام کے اکثر قبائل انہین
کے شاخ ڈھونڈتے ہین آخر الامر انکی آئندہ نسلون نے سرزمین فلسطین چھوڑ کر اطراف

بلقاء مین سکونت اختیار کرلی تھی اور بنی اسرائیل سے یہ اکثر ہم نبرد رہے تھے جسکو ہم بنی اسرائیل کے تذکرات مین بیان کرینگے۔ انھین مین سے بلعام بن باعور ابن رسیوم بن برسیم بن موآبی مشہور زاہد تھا جس کا قصہ اور اوسکی وہ دعا جو شاہ کنعان اور بنی اسرائیل کی لڑائی کے زمانہ مین شاہ کنعان کے کہنے سے کی تھی توریت مین مذکور ہے اور جسکو ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اوس کے موقع پر تحریر کرینگے۔

ناحور بن آزر برادر ابراہیم جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کرچکے ہین۔ ابراہیم کے ساتھ بابل سے ہجرت کرکے حران مین آئے اور حران سے ارض مقدسہ (بیت المقدس) آگئے اور وہین مقیم رہے اِنکے ساتھ انکی بیوی ملکا ہمشیرہ سارہ زوجہ ابراہیم بھی تھین۔ حسب تصریح توریت بطن ملکا سے اِنکے آٹھ لڑکے تھے۔ عوص بوص۔ قموئیل (یہ ابو الارمن ہے)۔ کاشد (اسکی نسل سے کسدانین ہین جنمین سے بختنصر اور ملوک بابل تھے) حذو۔ بلداس۔ یلداف۔ بثوئیل۔ اور بطن اودماسے جو ناحور کی حرم تھی چار لڑکے طالح۔ کاحم۔ تاخش۔ ماعخا ہین۔ یہ سب ناحور برادر ابراہیم کے لڑکے ہین جنکا ذکر توریت مین بھی آگیا ہے لیکن اس مین سے اب صرف ارمن۔ قموئیل بن ناحور برادر ابراہیم بن آزر کی اولاد ممالک ارمینہ جانب شرق قسطنطنیہ مذہب نصرانیت پر موجود ہے اور باقی کا زمانہ درہم وبرہم ہوگیا اور دولت وحکومت بھی جاتی رہی وَاللّٰهُ وَارِثُ الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا وَهُوَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ (اور اللہ زمین کا اور اون چیزون کا وارث ہے جو زمین پر ہین اور وہی خیر الوارثین ہے۔

یہانتک تو عرب کے طبقہ اولی اور انکے معاصرین کے حالات مین ہم نے خامہ فرسائی کی اب ہم عرب کے طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ کے انساب وحوال کی طرف آتے ہین واللہ سبحانہ تعالیٰ الکفیل بالاعانۃ۔

شجرۃ النسب بنو ابراہیم



عرب مستعربہ عرب نے اس طبقہ کو اس نام سے اسوجہ سے موسوم کرتے ہین کہ کل
اسما و لغات عربیہ انہین عرب کے طبقہ اولیٰ سے منقول ہوکر آئے ہین گویا یہ اب ایسے
حال مین ہو گئے ہین کہ اس سے پیشتر اوس حال پر اونکے اہل نسب نہ تھے اور چونکہ
عرب کا طبقہ اولیٰ بہ نسبت اون کے مقدم ترین گروہ سے تہا اہین لحاظ لغت عربیہ انکی اصلی
زبان مانی گئی تھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عرب کا یہ گروہ دو قسم پر منقسم ہے ایک یمینہ دوسرا سبائیہ
اور اوپر ہم لکھ آئے ہین کہ بنی اسرائیل کے علما نسب عرب کے اس طبقہ کو نبا سبا کی طرف
منسوب کرتے ہین جو کوش بن کنعان کی اولاد سے تھا لیکن عرب کے نسابین اسکی مخالفت
ظاہر کرتے ہین اور صحیح وہ ہے جو تمام نسابین عرب کے بیان کر رہے ہین کہ عرب کے
اس طبقہ کا مورث اعلیٰ قحطان ہے اور سبا یشجب بن یعرب بن قحطان کا لڑکا ہے۔

قحطان کے نسب مین علمار نے بہت اختلاف کیا ہے بعضے تو یہ کہتے ہین کہ یہ
عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام کا لڑکا اور فالغ و یقطن کا بھائی تھا لیکن توریت مین اسکا
کچھ تذکرہ نہین ہے۔ ہان فالغ اور یقطن کا ذکر آگیا ہے۔ اور بعض یہ ظاہر کرتے ہین کہ قحطان
یقطن کا معرب ہے اور عرب اسماء عجمیہ مین تقدیم و تاخیر و تبدیل حروف ایسے تغیرات و تصرف
کر لیتے ہین اور کچھ لوگونکا یہ خیال ہے کہ قحطان یمن بن قیذار کا لڑکا ہے اور بعضے کہتے
ہین قحطان جناب اسماعیل کی اولاد سے ہے اور صحیح ان سب روایتون مین یہ ہے کہ قحطان
یمن بن قیذار کا لڑکا ہے۔ اور بخیال بعض ہمیسع بن یمن بن قیذار کا لڑکا ہے اور اسیکے نام سے
یمن کا نام یمن ہوا۔ ابن ہشام کہتا ہے کہ یعرب ابن قحطان کو یمن بھی کہتے تھے اور اوسی
کے نام سے یمن کا ملک بھی موسوم ہوا۔ پس اس اعتبار سے کہ قحطان اولاد اسماعیل سے
ہے کل اہل عرب بنی اسماعیل ہوئے کیونکہ عدنان اور قحطان عرب کی کل نسلی شاخون کو
گھیرے ہوئے ہین۔

بعض وہ علماء جو قحطان کو اسماعیل کی اولاد سے شمار کرتے ہین اپنے اس دعویٰ

کے ثبوت مین جناب رسول اکرم نبی معظم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو پیش
کرتے ہین جو آپ نے رماۃ انصار کو مخاطب کر کے فرمایا تھا اِرْمُوْا یَا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ
فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا (اے بنی اسمٰعیل تیر پھینکو کیونکہ تمھارا باپ تیر انداز تھا)
اور انصار سبا کی اولاد ہین جو قحطان کا لڑکا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے
اُن لوگون سے یہ فرمایا تھا جو چند لوگ اسلم (قبیلہ افصٰی برادر خزاعہ بن حارثہ) سے ایمان
لائے تھے اس بنا پر کہ اُنکا سلسلۂ نسب سبا تک ختم ہوتا ہے سہیلی کہتا ہے کہ اس
سے اُنکی تردید نہین ہوسکتی کیونکہ کل عرب اسماعیل کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے
کہ آنحضرت صلعم نے ارموا بنی اسماعیل تا آخر اسلم سے ارشاد کیا تھا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان
کیا اور خزاعہ سے مقصود وہ ہے جو معد بن الیاس بن مضر سے تھا اور وہ نہ تو سبا
سے تھا اور نہ قحطان سے کما ہو الصحیح فی نسبہٖ۔

اور لوگون نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ قحطان کا توریت مین کچھ
ذکر نہین ہے۔ اس بنا پر وہ عابر کی اولاد سے بھی نہین ہے۔ پس لزوماً اس سے ثابت
ہوگیا کہ وہ اسماعیل کی اولاد سے ہے لیکن یہ قول غیر قابل التفات و نامقبول ہے
کیونکہ قحطان یقطن کا معرب ہے۔ اور یہی صحیح ہے اور اس مین ذرہ بھر بھی اختلاف
نہین ہے کہ قحطان کل یمنی قبایل کا جد اعلی ہے۔ بہرکیف بنو قحطان عرب عاربہ کے
معاصر تھے باہم دونون مین کبھی کبھی جنگ بھی ہوجایا کرتی تھی گو یہ تب سلطنت سے منزلون
دور تھے اور ہمیشہ بادیہ گرد صحرا نشین رہتے لیکن نہایت کم مدت مین
انھون نے ایسی ترقی کی کہ اُنکی نفوس کی تعداد بھی بڑھ گئی دولت و حکومت مین بھی
سربرآوردہ ہوگئے۔ یعرب بن قحطان اُنکے نامی اور عظیم الشان بادشاہون مین سے
تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے بادشاہون کے تحیۃ (سلام) کے
لئے الفاظ مخصوص مقرر کئے اس کے بعد یشجب اس کا لڑکا جسکو بخیال بعض یمن بھی

سے کہتے تھے تخت نشین ہوا اس کے زمانہ حکومت میں باوجودیکہ خانہ جنگیوں مین دقت بہت ضایع ہوا لیکن باینہمہ اس کے فتوحات ملکی اور اوسکی آبادی بڑہتی گئی اس کے بعد اسکا لڑکا عبد شمس۔ اور بعضے کہتے ہین عامر بادشاہ ہوا جو سبا کے نام سے بھی مشہور ہے اس نے شہر سبا آباد کیا اور بروایت بعض مورخین اس نے اقلیم مصر مین شہر عین شمس آباد کیا اور اپنے لڑکے بابلیون کو اوس کا والی مقرر کیا اس کے بہت سے لڑکے تھے ازآنجملہ حمیر اور کہلان زیادہ مشہور ہین جو یمن کے دو بڑے گروہ کے مورث اعلیٰ اور ذی عزت و صاحب حکومت و دولت تھے اور بہ نسبت کہلان کے حمیر زیادہ مشہور ہے اور اسکی اولاد عظیم الشان و ذی عزت شمار کیجاتی ہے اسی قبیلہ سے ملوک تبابعہ ہین جیسا کہ انکے حالات مین بیان کیا جائے گا سبا کے بعد حمیر ملک و تخت کا مالک ہوا اس کو عرنجج بھی کہتے ہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے سونے کا تاج بنوایا تھا اس نے پچاس برس حکومت کی سہیلی کہتا ہے کہ اس کے چھ لڑکے وائل۔ زید۔ عامر۔ عوف۔ سعد۔ مالک تھے۔ ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ اس کے آٹھ لڑکے تھے جنکے یہ نام ہین۔ ہمیسع۔ مالک۔ زید۔ وائل۔ مشروح۔ معدیکرب۔ اوس۔ مرہ۔ سہیلی لکھتا ہے کہ حمیر کی تین سو برس کی عمر ہوئی۔ بعد اس کے وائل بن حمیر بادشاہ ہوا اور اس کا بھائی مالک بن حمیر بلاد عمان پر مستولی ہوگیا اور دونون مین مدتون لڑائیان ہوتی رہین۔ علامہ ابن سعید کہتا ہے کہ حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بادشاہ ہوا تھا۔ اس کے بعد وائل بن حمیر بعد اس کے سکسک بن وائل نے یکے بعد دیگرے حکومت کی اور مالک بن حمیر کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا قضاعہ عمان پر متصرف ہوا سکسک بن وائل اور قضاعہ بن مالک مین معرکہ آرائیان ہوئین نتیجہ یہ ہوا کہ سکسک نے قضاعہ کو ناکامی کے ساتھ عمان سے نکال دیا۔ سکسک کے بعد یعفر بن سکسک تخت نشین ہوا اور پھر اس سے اور مالک بن الحاف بن قضاعہ سے لڑائی ہوئی اور مدتون

یہ آگ مشتعل رہی اسی اثنا مین یعفر اپنے لڑکے نعمان کو جسکو کہ معافر بھی کہتے ہین حالت حمل مین چھوڑکر مرگیا۔ ماران بن عوف بن حمیر جسکو ذی ریاش بھی کہتے ہین اور بحرین کا حاکم تھا اس نے مالک بن الحاف بن قضاعہ سے مقابلہ کیا جب نعمان سن شعور کو پہونچا اوس نے کل کاربار سلطنت اپنے قبضہ مین کرلیا اور ذی ریاش کو قید کردیا۔ نعمان نے بہت بڑی عمر پائی حکومت بھی اچھی کی انتظام ملکی بھی قابل تعریف رہا۔ اس کے بعد اسحم بن معافر بادشاہ ہوا اسی کے آخر زمانہ سے بنی حمیر کے حالات دگرگون ہونے شروع ہوگئے اور تھوڑے ہی دنون مین طوائف الملوکی شروع ہوگئی۔ تا آنکہ رائش اور ابناء رائش (تبابعہ) مین دولت وحکومت نے قیام اختیار کیا۔ جیسا کہ آئندہ ہم بیان کرین گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بنی کہلان ہمیشہ سے بنی الذرحمیر سے ملکی لڑائیان لڑتے رہے ان مین سے جبار بن غالب بن کہلان اور قحطان کی شاخون مین سے نجران بن زید بن یعرب بن قحطان۔ بعدہٗ بنی ہمیسع بن حمیر سے ابین بن زہیر بن الغوث بن ابین بن ہمیسع اور عبدشمس بن وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر بن ابین بن ہمیسع بن حمیر پھر شداد بن ملطاط بن عمرو بن ذی ہرم بن صوان بن عبدشمس۔ بعدہٗ اس کے بھائی لقمان۔ ذو شدد۔ ہداد۔ ما اثر بعد ازان اس کا لڑکا صعب (بیان کیا جاتا ہے کہ یہی ذوالقرنین تھا) بعدہٗ اس کا بھائی حرث بن ذو شدد جس کو رائش بھی کہتے ہین بادشاہ ہوا۔ یہی بنی حمیر کی طوائف الملوکی کا خاتم اور ملوک تبابعہ کا جد اعلی ہے۔ اور بنو ہمیسع بنی عبدشمس سے حمیر بن حسان بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبدشمس نے بھی بادشاہت کی۔

علامہ ابو المنذر ہشام بن کلبی کتاب الانساب مین لکھتا ہے اور مین نے اس کو اوس نسخہ سے جو قاضی محدث ابو القاسم بن عبد الرحمن بن حبیش کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا نقل کیا ہے کہ علامہ کلبی روایت کرتا ہے ایک شخص سے جو بنی حمیر کے قبیلہ ذی کلاع

سے تھا وہ کہتا ہے کہ قیس یمن مین ایک مقام پر پہونچا جہان ظاہرا ایک عمارت نہایت مختصر بنی ہوئی تھی اور اندرونی حصہ اوس کا بہت وسیع تھا اوس مکان کے بیچ کے دالان مین ایک تخت رکھا ہوا تھا اوس پر ایک مردہ پڑا ہوا تھا سر پر اوس کے تاج تھا اور اوس مین ایک قیمتی یاقوت سُرخ لگا ہوا تھا اور اوس کے ہاتھ مین ایک گرز تھا اور اوس کے سامنے ایک لوح تھی جس پر عبارت ذیل کندہ تھی۔

بسم اللہ رب حمیر انا حسان بن عمرو القیل مات فی زمان ہید وما ہید ہلک فیہا اثنا عشر الف قبیل فکنت اخرہم قبیلا فابتنیت ذا شعبین لیجیرنی من الموت فاہلکنی (شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو حمیر کا رب ہے مین ہون حسان بن عمرو القیل۔ زمانہ ہید و ما ہید مین انتقال کیا۔ اسی زمانہ مین بارہ ہزار قبیلہ ہلاک ہوئے تھے مین اون مین کا پچھلا قبیلہ تھا مین نے ذو شعبین بنوایا تھا تاکہ مجھکو موت سے نجات ملے لیکن انجام یہ ہوا کہ اوس نے مجھکو ہلاک کیا۔)

ملوک سبا یعہ باتفاق علماء نسب یہ ملوک عبد شمس بن وائل بن الغوث کی اولاد ہین اور اس کا نسبی سلسلہ حمیر تک اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہین' انکی دار الحکومت صنعاء و مارب مین تھی۔ ملکہ بلقیس اسی قوم وگروہ کی بادشاہ تھی اس نے دو پہاڑون کے درمیان مین ایک دیوار بنوادی تھی جس سے چشمون اور تمام بارش کا پانی سمٹکر ایک ہی جگہہ پر رُکا رہتا تھا موقع و محل سے کھڑکیان رکھین تھین بقدر احتیاج اوس سے وقتاً فوقتاً اہل شہر پانی لیتے تھے۔ اور اسی کا نام عرم تھا۔ جعدی کہتا ہے۔ ؎

من سبا الحاضرین مارب اذ ۔ یبنون من دون سیلہ العرما

اور بعضون نے اس سد کی بنیاد کی نسبت حمیر یمن کے مورث جد اعلی کی طرف کیا ہے اعشی کہتا ہے۔ ففی ذلک للمؤتسی اسوۃ ۔ ومارب عفی علیہ العرم ۔ رخام بناہ لہ حمیر ۔ اذا جاء من رامہ لم یرم ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ لقمان اکبر ابن عاد نے

بنوایا تھا جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے کہ اوس نے اسکو ایک فرسخ مربع بنایا تھا اور تیس[۳۰]
شعبے رکھے تھے۔ اور اکثر یہ کہتے ہین اور قرین قیاس و اقرب الی الصواب یہی ہے کہ اس سد
کی سبا بن یشجب نے بنا ڈالی تھی اور اوس نے اس مین بڑی صناعی صرف کی تھی لیکن
قبل اتمام اس سد کے وہ خود مر گیا۔ بعد اس کے ملوک حمیری نے اس کو تمام و کمال کو
پہونچایا۔ اور ہم اس قول کی تائید اسوجہ سے کیا چاہتے ہین کہ ایسی عظیم الشان
یادگارین اور مستحکم بنائین ایک شخص تمام و کمال کو نہین پہونچا سکتا۔ جیسا کہ ہمنے کتاب
الاول (یعنی مقدمہ تاریخ) مین بیان کیا ہے۔

اون دنون یہ بلاد آباد و سرسبز ترین بلاد سے شمار کئے جاتے تھے اس مین
دورویہ عمارتین سنگین و خوش نما بنی ہوئی تھین اوس کو لوگ جنت سے تعبیر کرتے تھے
جسوقت اس قوم سے گمراہی و بیدینی مین انہماک پیدا کیا اللہ جل شانہ نے گھونس کو ایسی
قوت دی کہ اوس نے اوس سد مین جو پانی کو روکے ہوئے تھا سوراغ کر دیا جسکی
وجہ سے کل شہر اور باغات غرق ہوگئے اور ان کے وہ باغات جو سرسبزی و شادابی مین
جنت کے ہم پلہ ہو رہے تھے بنجر اور زمین شور سے بدل دئے گئے کما وصف فی القرآن[۱]
(جیسا کہ قرآن مین اس کا بیان آگیا ہے)۔

---

[۱] قرآن مجید کے بائیسوین پارہ سورہ سبا مین اس قوم کا قصہ اس طرح پر مذکور ہے۔ لَقَدْ
كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ
رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ
مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ (بیشک
قوم سبا کے لئے اونکے وطن مین ایک نشانی تھی دو باغ داہین اور بائین سے تھے (کہا گیا تھا کہ)
اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اوس کا شکریہ ادا کرو شہر عمدہ و پاکیزہ ہے اور رب معاف[م]

ملوک تبابعہ متواتر عصور او متعاقب دہور مین گذرے ہین جنکا حصر کسی قدر غیر ممکن سا نظر آرہا ہے کبھی یہ ملوک حدود یمن سے نکلکر عراق اور ہند اور سرزمین مغرب کی طرف بڑہ جاتے تھے اور کامیابی اور فتح نصیبی کا سکہ عالم مین چلا دیتے تھے اور کبھی یمن ہی کے سرزمین پر اکتفا کرتے تھے جیسا انکے احوال مختلف اور پریشان وغیر مجتمع پائے جاتے ہین ویسا ہی انکے نامونکی نقل مین بھی غلطیان ہوگئی ہین اور متعدد ملوک کے متحد نام ہونیکی وجہ سے زمانہ بھی ادھر کا ادہر ہوگیا ہے لیکن ہم حتی الامکان نہایت غور وفکر سے وہی حالات تحریر کیا چاہتے ہین جن پر اصولاً اعتماد ہو سکتا ہے۔ واللہ المستعان۔

سہیلی کہتا ہے کہ تبع کے معنی ہین الملک المتبع۔ اور صاحب محکم کہتا ہے کہ تبابعہ ملوک یمن کو کہتے ہین۔ اور انکے ایک کو تبع کہینگے۔ کیونکہ ملوک یمن ایک دوسرے کے تابع ہوتے تھے۔ جب ایک بادشاہ مرجاتا تو دوسرا جو اس کا قایمقام ہوتا تھا وہ سیرۃ و دمامۃ اپنے ماسبق کا تابع ہوتا تھا اور تبابعہ مین ایک ب محض بخیال ارادہ نسب زیادہ کردیا ہے۔ زمخشری کہتا ہے کہ ملوک یمن کو تبابعہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہین۔ مسعودی کا یہ بیان ہے کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ کو اوس وقت تک

کرنیوالا ہے اگر سہواً تمسے کوئی لغزش ہوگی) پس انھون نے نافرمانی کی (یعنی بجائے شکر۔ کفران نعمت پر کمربستہ ہوگئے) اسوجہ سے ہمنے اونپر عرم (بند) کا پانی چھوڑ دیا اور اون کے دو باغون کے بدلے دو سرے دو باغ دئے جنمین بدمزہ پھل اور جھاؤ اور کسیقدر بیر تھین یہ ہم نے اونکی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکرون ہی کو بدلہ دیتے ہین۔ اگرچہ اس آیہ کریمہ سے ثابت نہین ہوتا کہ اوس بند مین گھونس نے سوراخ کردیا تھا یا کسی اور ذریعہ سے وہ بند ٹوٹ گیا تھا جو باعث عذاب وقہر الہی ہوا لیکن یہ بات ضرور ثابت ہورہی ہے کہ اس بند کے ٹوٹنے کیوجہ سے وہ شہر خراب اور باغات ویران ہوئے ممکن ہے کہ وہ بند گھونس کے کہودنے سے ٹوٹا ہو جیسا کہ مورخین تحریر کررہے ہین ہمکو اس امکان عقلی کے تسلیم کرلینے مین جبکہ وہ کلام اللہ کے مخالف نہو کچھ عذر نہونا چاہیئے اور نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قوم

تبع نہ کہتے تھے جب تک وہ یمن، شحر، حضرموت کا بادشاہ نہوجاتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ تبع کہلائے جانے کی ایک یہ شرط بھی تھی کہ بنی جشم بن عبد شمس اوس کے تابع ہوجائین اور جسمین ان دونون صفتون مین سے ایک بھی نہ پائی جاتی تو وہ ملک (بادشاہ) کہلاتا تھا۔ نہ کہ تبع۔

باتفاق مورخین ملوک تبابعہ مین سے سب کے پہلے حرث رائش نے حکومت وسلطنت کی رائش اُسکو اسوجہ سے کہتے تھے کہ اس نے عام طور سے انعام واکرام کو عام کر رکھا تھا۔ نسابین نے اس کے نسب مین اختلاف کیا ہے بعد اس کے اُنھون نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ یہ (حرث رائش) وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر ابن ایمن بن ہمیسع بن حمیر کی اولاد سے ہے۔

حرث رائش نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایکسوپچیس [۱۲۵] برس حکومت کی یہ تبع کے نام سے موسوم اور بروایت سہیلی خداپرست تھا اس کے بعد اسکا لڑکا ابرہہ ذوالمنا[ر] ایکسواسی [۱۸۰] برس بادشاہت کرتا رہا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ابن ہشام کا یہ قول ہے کہ ابرہہ ذوالمنار صعب بن ذومداثر بن ملطاط کا لڑکا ہے اور ذوالمنار اسوجہ سے کہتے ہین کہ اس نے ایک مینار بنوایا تھا جس سے راستہ کا پتہ چلتا تھا اس کے بعد افریقش بن ابرہہ تخت نشین ہوا اور اس نے ایکسوساٹھ [۱۶۰] برس حکومت کی ابن حزم لکھتا ہے۔ کہ افریقش قیس بن صیفی کا لڑکا اور حرث رائش کا بھائی ہے اور یہ وہی ہے جو قبائل عرب کو ہمراہ لیکر افریقہ پر حملہ آور ہوا تھا اور اسی کے نام سے افریقہ موسوم ہوا ہے او[ر] بربریونکو بھی اسی نے ارض کنعان سے نکال کر افریقہ مین پہونچا دیا ہے اور جبکہ اون پر یوشع غالب آئے تھے۔ اون کے بادشاہ جرجیر کو بھی قتل کر ڈالا۔ مشہور یون ہے کہ

سبا سے مراد یہی ملوک تبابعہ حمیری دکھلاتی ہین۔ جناب باری نے ان کو انکے مورث وجد اکبر کی طرف اس آیت مین منسوب کر دیا ہے۔

اہل بربر کو اوسی نے بربر کے نام سے موسوم کیا ہے بربرہ لغت عرب مین اختلاط
اصوات غیر مفہومہ کو کہتے ہین افریقش بوجہ عربی نژاد ہونے کے جس وقت اس نے
ملک مغرب کو فتح کیا اُنکے کلام کو نہ سمجھ سکا اور بیساختہ "ما اکثر بربرتہم" بول اوٹھا
اوسی روز سے اس گروہ کو بربری اور برابرہ کہنے لگے۔ جنگ افریقہ سے واپسی کیوقت
قبائل حمیر سے صنہاجہ اور کتامہ کو وہین چھوڑ آیا اور اسوقت تک اُنکی اولاد وہان موجود
ہے وہ ہرگز بربریون سے نہین ہین جیسا کہ طبری و جرجانی۔ و مسعودی و ابن کلبی و
سہیلی اور کل نسابین نے کہا ہے۔ پھر افریقش کے بعد اس کا بھائی عبد بن ابرہہ
تخت نشین ہوا اور پچیس برس تک حکومت کرتا رہا۔ یہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے
زمانہ مین اور کسی قدر اونسے پہلے تھا اس نے بھی ممالک مغرب پر چڑھائی کی تھی کیکاؤس
بن کنعان شاہ فارس اس کے ملک پر چڑھ آیا تھا دونون مین خوب لڑائی ہوئی بالآخر کیکاؤس
کو ذوالاذعار نے گرفتار کر لیا۔ ایک مدت کے بعد اوس کے وزیر رستم نے کل لشکر
فارس لیکر حملہ کیا اور کئی لڑائیون کے بعد کیکاؤس کو قید سے چھوڑا لایا جیسا کہ آئندہ ہم
ملوک فارس کے تذکرہ مین بیان کرینگے۔ طبری کہتا ہے کہ ذوالاذعار کا نام عمرو بن ابرہہ
ذی المنار بن حرث رائش بن قیس بن صیفی بن سبا اصغر ہے۔ اور بروایت ابن ہشام
ذوالاذعار کو ملکہ بلقیس نے زہر دیدیا تھا بعد ذوالاذعار کے ہدہاد بن شرحبیل بن عمرو
بن ذوالاذعار تخت حکومت پر بیٹھا ہدہاد کو ذوالصرح بھی کہتے تھے یہ چھبیس یا دس برس تک
حکومت کرتا رہا بعد اس کے اسکی لڑکی ملکہ بلقیس تخت حکومت پر جانشین ہوئی سات
برس تک اسکی حکومت رہی۔ بعد ازان یمن پر سلیمانؑ غالب آئے۔ طبری تحریر کرتا ہے
کہ بلقیس کا نام یلقمہ تھا اور شرح بن حرث بن قیس کی لڑکی تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جناب سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور بعض
کہتے ہین کہ جناب موصوف نے اوس کو معزول کر دیا تھا اور اوس نے سدو بن مندعہ

بن سبا سے اپنا عقد کیا تھا اس کا تخت نہایت قیمتی اور تیس گز کا مربع تھا یہ بہت بڑی ذی شعور عورت تھی۔

اس واقعہ کے بعد اہل یمن چوبیس برس تک سلیمانؑ اور ان کے لڑکے کے ماتحت رہے۔ بعد ازاں ان یمن ناشر بن عمرو ذوالاذعار بادشاہ ہوا اس کو ناشر النعم بھی کہتے تھے۔ ہشام بن کلبی بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد ناشر بن عمرو بن یعفر جس کو یاسر النعم بھی کہتے تھے یمن کا بادشاہ ہوا۔ اہل یمن کا یہ خیال ہے کہ اس نے اہل مغرب پر حملہ کیا تھا اور وادی رمل تک جہاں کہ کوئی نہیں جا سکتا پہونچ گیا تھا۔ پھر آگے بوجہ کثرت ریگ نہ بڑھ سکا لیکن اس کے بعض ہمراہی وادی رمل عبور کر گئے اور پھر واپس نہ ہو سکے۔ ناشر النعم نے اوس وادی کے کنارہ ایک بت تانبے کا بنوا کر رکھوا دیا تھا اور اسکے سینہ پر جلی خط سے عبارت ذیل کندہ کرا دی تھی۔

”ھذا الصنم لناسر النعم الحمیری لیس وراءہ مذھب فلا یتکلف احدٌ ذلک فیعطب“۔

اس کے بعد شمر مرعش (اس کا لڑکا) تخت پر بیٹھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عراق۔ فارس۔ خراسان کے اکثر بلاد کو فتح کیا اور دریائے جیحون سے گزر کر شہر صغد کو ویران کر کے اوس کے قریب ایک دوسرا شہر آباد کیا عجمی اس شہر کو ویران کرنے سے شمر کند (شمر نے خراب کیا) کہنے لگے جس کو عرب نے معرب کر کے سمرقند کر دیا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ قباد بادشاہ فارس سے لڑا تھا اور اوسکو قید کر لایا تھا۔ بہرکیف شمر مرعش ایک سو ساٹھ برس تک تخت حکومت پر رہا۔

سہیلی کی تحریر یہ شہادت دیتی ہے کہ شمر مرعش جس کے طرف سمرقند کا قصہ منسوب کیا جاتا ہے وہ شمر بن مالک تھا اور مالک وہی ہے جس کو املوک بھی کہتے تھے اور یہ شمر یاسر النعم کا لڑکا ہے لیکن سہیلی کی یہ غلطی ہے اسوجہ سے کہ مورخین نے اس امر پر

اتفاق کرلیا ہے کہ املوک جناب موسیٰؑ کے زمانہ مین تھا اور شمر۔ ذوالاذعار کی اولاد سے ہے جو جناب سلیمانؑ کے وقت مین تھا۔ واللہ اعلم۔

بعد شمر مرعش تبابعہ مین تبع الاقرن جس کا نام زید تھا بادشاہ ہوا سہیلی کہتا ہے کہ یہ شمر مرعش کا لڑکا تھا اور طبری کا یہ بیان ہے کہ عمرو ذوالاذعار اس کا باپ تھا اس نے تیرپن (۵۳) برس تک اور بروایت مسعودی تیرسٹھ (۶۳) سال تک حکمرانی کی بعدہٗ اس کا لڑکا کلکیکرب بادشاہ ہوا۔ یہ بڑا بزدل تھا لڑائی سے جان چھپاتا تھا نہ تو اس نے کسی ملک پر حملہ کیا اور نہ کسی سے لڑنے پر آمادہ ہوا تا آنکہ مرگیا اور اوس کے بعد اوس کا لڑکا تبان بن اسعد ابوکرب تخت نشین ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب سے پہلا تبع ہوا اور یہ ملوک تبابعہ مین بہ نسبت اوروں کے زیادہ مشہور ہے۔

اس نے یمن سے بقصد ملک گیری خروج کیا مقام حیرہ مین پہونچکر راستہ بھول جانے سے اسکا لشکر متحیر ہوا اور اس مناسبت سے اس مقام کا نام حیرہ رکھا اور چند لوگونکو قبایل۔ ازد۔ لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ۔ کو چھوڑکر آگے بڑہا انلوگون نے اس مقام پر ڈیرے ڈالدئے۔ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیان بناکر قیام کر دیا پھر کچھ لوگ قبایل۔ طیرہ۔ وکلب وسکون وایاد وحرث بن کعب کے انمین آملے۔

پھر تبان اسعد انبار ہوتا ہوا موصل مین پہونچا اور وہانسے نکلکر آذربائیجان والون سے اپنی قوت و مردانگی کی داد لیتا ہوا ترکون سے معرکہ آرا ہوا اور انکو شکست دیکر مال غنیمت اور قیدیونکو لیکر یمن کی طرف واپس ہوا۔ اطراف وجوانب کے ملوک اسکی سطوت سے ڈر گئے ملوک ہند نے مصالحت کرلی۔ بعد اس کے تبان اسعد نے اپنے ایک لڑکے حسان کو صغد کیطرف اور دوسرے لڑکے یعفر کو روم کیطرف اور اپنے برادرزادہ شمر ذی الجناح کو فارس کی جانب فوجین لیکر روانہ کیا۔ شمر نے کیقباد شاہ فارس سے جنگ کرکے اسکو شکست دی اور سمرقند پر قبضہ حاصل کرکے چین کی طرف بڑہا لیکن اس کے

پہونچنے سے پیشتر اس کا بھائی حسان اس جانب پہونچ گیا تھا۔ دونون نے ملکر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور بیشمار مال غنیمت لیکر اپنے باپ کے پاس واپس آئے پھر تبان اسعد نے اپنے لڑکے یعفر کو قسطنطنیہ کیجانب روانہ کیا بادشاہ قسطنطنیہ نے خراج دیکر صلح کر لیا بعد ازان یعفر نے رومہ پر پہونچکر محاصرہ کر لیا اثنار محاصرہ مین اسکی لشکر مین طاعون پھوٹ نکلا رومیون نے موقع پاکر حملے شروع کر دیئے۔ جب یعفر کے فوج کا حصہ کثیر برباد ہوگیا اُسوقت وہ مجبور ہوکر باقی ماندہ فوج کو لیکر یمن کیطرف لوٹا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ ملوک تبابعہ مین سے جو تبع مشرق کی طرف بڑھا تھا وہ تبان اسعد ابو کرب بن ملکیکرب بن زید الاقرن ابن عمرو ذو الاذعار تھا اور تبان اسعد کا نام حسان بن تبع تھا اور اسی نے بخیال بعض علما رتاریخ سب کے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑہایا اور بنی جرہم کو اس کا متولی کیا اور کعبہ مین دروازہ لگایا مفتاح مقرر کی ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ پھر یہ یہودی ہوگیا اور اسکی یہودیت کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ جسوقت تبان اسعد یمن سے نکلکر حدود مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا یثرب ہوکر گزرا اور اوس پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو بجائے اپنے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اہل یثرب نے آپس مین مشورہ کر کے اوس کے لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ اُن دنون بنی نجار کا ایک مشہور شخص عمرو بن طلہ نامی اونکا رئیس و سردار تھا تبان اسعد کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو بہت برہم ہوا۔ اور اُسیوقت لڑائی اور آگے کا بڑہنا موقوف کر کے مدینہ کی طرف متوجہ ہوا دُو دُو دن کا راستہ ایک ایک روز مین طے کرتا ہوا یثرب کے قریب پہونچکر یثرب کا محاصرہ کر لیا کل ابنا، قبیلہ نے یکجا ہوکر مقابلہ کیا اثنار جنگ مین یہود بنی قریظہ کے دو عالم متبحر تبان اسعد کے پاس آئے اور اوس سے کہا تو اپنے اس فعل سے باز آ تو اپنے اس خیال کے پورا کرنے پر قادر نہین ہو سکتا اور نہ یثرب

کسی صورت سے خراب و ویران ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ نبی آخر الزمان کا جو قریش مین
پیدا ہوگا مہاجر (جائے ہجرت) ہے اور یہین وہ آکر قیام پذیر ہون گے۔ تبان اسعد
انکی باتون سے اس قدر متاثر ہوا کہ اُس نے لڑائی موقوف کر دی۔ اور دین یہودیت
قبول کر لیا اور ان دونون کو ہمراہ لئے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوا جسوقت مکہ کے قریب
پہونچا غالبا ایک منزل باقی رہی تھی کہ بنی ہذیل کے چند آدمی اس کے پاس آئے
اور اس کو کعبہ کے مال و جواہرات اور خزائن کے طمع مین مبتلا کرنا چاہا لیکن ان
دونون عالمون نے اوس کو اس فعل سے روکدیا اور اسپر یہ امر ظاہر کیا کہ بنی
ہذیل تیرے قتل کی فکر مین ہین تبان اسعد نے یہ سنتے ہی انکو قتل کر ڈالا اور خود
معہ ان دونون عالمون کے مکہ معظمہ مین داخل ہوا ان علما نے جو اوس کے
ہمراہ تھے اوس کو طواف کرنیکی ہدایت کی چنانچہ تبان اسعد نے خانہ کعبہ کا طواف کیا
اور اوس کو پوشش پنہائی اور بنی جرہم کو اس کا متولی مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ حائضہ
اور نفساء (حیض اور نفاس والی عورتین) اس کے قریب نہ آنے پائین خانہ کعبہ کا دروازہ
بھی اس نے قائم کیا اور کنجی بھی مقرر کی۔ بعد اس کے یمن کی طرف روانہ ہوا یمن مین
اسکی کل قوم بت پرست تھی وہ مطلع ہو کر اسکی یہودیت سے محاکمہ کرنے پر آمادہ ہوئی چنانچہ اس
زمانہ کے دستور کے موافق آگ مشتعل کی گئی بنی حمیر اپنے بتون کو لئے ہوئے اور
یہود کے وہ دونون عالم توریت کو گلے مین حمائل کئے ہوئے آگ مین داخل ہوئے
حمیریون کو آگ نے جلادیا اور یہ دونون عالم صحت کی نورانی پیشانی سے پسینہ ٹپک
رہا تھا صحیح و سالم نکل آئے۔ اس واقعہ سے بنی حمیر بھی یہودی ہو گئے اور یہودیت
نہایت کم دنون مین ایسی پھیل گئی کہ گویا انکا یہی اصلی مذہب تھا۔

علامہ مسعودی اس تبع کے اخبار مین تحریر کرتا ہے کہ اسعد ابوکرب نے فتوحات
ملکی مین ناموری پیدا کی تھی اس نے اکثر ممالک عجم پر بزور تیغ قبضہ کر لیا تھا سرزمین عراق

مین قباد سے لڑا اور اوسکو شکست دی یہ قباد۔ قباد بن فیروز نہین ہے۔ بلکہ ملوک الطوائف سے تھا۔ بعد اس کے ابوکرب عراق و شام و حجاز پر قابض ہو گیا اسی مضمون کو خود تبع ابوکرب کہہ رہا ہے۔

اذ حسینا جیادنا من دماء
ثم سرنا بها مسیرا بعیدا
واستبحنا بالخیل خیل قباد
وابن اقلید جاء نا مصفودا
وکسونا البیت الذی حرم اللہ
ملا منضدا وبرودا
واقمنا من الشہر عشرا
وجعلنا لبابہ اقلیدا

جب ہمنے خون اعدا اپنے گھوڑونکو پلا دیا
پھر گئے ہم اونپر دور و دراز تک
اور مباح کر دیا ہمنے اپنے سوارونکو قباد کے سوارونکا خون
اور ابن اقلید ہمارے پاس آیا بندھا ہوا
اور پہنایا ہمنے اوس مکان کو جسکی اللہ نے عزت کی ہے
ڈھنکی ہوئی تہ پر تہ چادرین
اور ٹھہرے ہم وہان دس مہینہ تک
اور اُسکے دروازہ کی کنجی ہمنے بنا دی

اس سے اور کندہ سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین بالآخر حجر بن عمرو بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ (قبیلہ کہلان کا بادشاہ) فتحیاب ہوا۔ اور ابوکرب یمن مین لوٹ آیا بنی حمیر نے یہ سمجھکر کہ یہ بزدلی سے بھاگ آیا ہے اوس کو قتل کر ڈالا اس کا زمانہ حکومت تین سو برس تک رہا۔ بروایت ابن اسحاق ابوکرب کے بعد ربیعہ بن نصر بن حرث بن نمارہ بن لخم برادر جذام یمن کا بادشاہ ہوا۔

طبری بروایت ابن اسحاق باشا دبعض اہل علم تحریر کرتا ہے کہ اس نے ایک خوفناک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر کے لئے دو کاہنون کو بنی ایاد و غسان سے بلوایا جو اُس زمانہ مین فن کہانت و نجوم مین عدیم النظیر تھے اون مین سے ایک کا نام شق ابو صعب شکر بن وہب بن اسول بن یزید بن قیس بن عبقر بن ایاد۔ اور دوسرے کا نام سطیح ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن ذیب بن عدی بن مازن بن غسان تھا

ان کاہنون نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ ربیعہ او قحطان کے ستر برس کے بعد حبشہ یمن کے بادشاہ ہوجائین گے۔ بعد اس کے ابن ذی یزن عدن سے خروج کرے گا اور انکو یمن سے نکال باہر کرے گا اور خود یمن کا بادشاہ ہوجائیگا۔ بعد اس کے بنی غالب بن فہر مین ایک نبی مبعوث ہوگا۔ ربیعہ کے دل مین یہ باتین ایسی جاگزین ہوئین کہ اوس نے فورًا اپنے اہل وعیال کو عراق کی طرف روانہ کردیا اور سابور بن خرداذ شاہ فارس کو سفارشی خط لکھدیا اوس نے اسکی اولاد کو مقام حیرہ مین ٹھیرایا۔ اسی کے خاندان سے نعمان نامی بادشاہ حیرہ ہوا تھا جسکا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر"۔ ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ربیعہ بن نصر کے بعد مملکت یمن کا مالک حسان بن تبان اسعد ابوکرب ہوا۔ اور ملوک تبابعہ کی طرح جہانگیری کے قصد سے اہل یمن کو لیکر نکلا۔ لیکن بنی حمیر اور یمن کے قبائل نے اسکی ہمراہی کو ناپسند کیا اور مراجعت پر تل گئے اور اوس کے بھائی عمرو نامی سے یہ کہا "تو اپنے بھائی کو قتل کر ہم تجھکو بادشاہ بنائین گے" عمرو نا انجام بینی سے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہوگیا ذورعین نے بنی حمیر کے اس رائے سے اختلاف کیا اور عمرو کو بھی اس کام سے روکا لیکن اوس کے دماغ مین بادشاہی کی بو سمائی ہوئی تھی اوس نے اوس کے کہنے پر کچھ لحاظ نہ کیا تب ذورعین نے یہ دو شعر ایک کاغذ پر لکھکر اس کے پاس بطور امانت رکھدیا۔

الا من یشتری سہرا بنوم	وہ کون شخص ہے جو بیداری کو خواب کے بدلے خریدتا ہے
سعید من یبیت قریر عین	نیکبخت وہ ہے جو ٹھنڈی آنکھین سوئے
فاما حمیر غدرت وخانت	چونکہ حمیر نے غداری کی اور خیانت کی
فمعذرة الاله لذی رعین	پس ذورعین کا اللہ حافظ ہوئے

جسوقت عمرو اپنے بھائی کو قتل کرکے معہ بنی حمیر یمن کی طرف واپس آیا تو بیداری نے اسکی نیند کو بالکل اوڑا دیا۔ اطباء اور کاہنین سے بیخوابی کی شکایت کی اون سب نے باتفاق یہ کہا "جو شخص اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اوس پر بیخوابی مسلط کیجاتی ہے"۔ عمرو یہ سُنکر بہت برہم ہوا اور جو شخص یہ کہتا تھا کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے اوس کو عمرو قتل کر ڈالتا تھا ایک روز اس کے ذہن مین ذورعین کا خیال گذرا فوراً طلب کر لیا لیکن ذورعین کو اوس کے اُن دو شعروں نے بچا لیا جنکا ذکر اوپر ہو چُکا اور اس عمرو کو موثبان بھی کہتے تھے۔ طبری اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا اِسوجہ سے اس کو موثبان بھی کہتے تھے اور ابن قتیبہ کہتا ہے کہ بوجہ قلت جنگ اور اکثر زم بچھونے پر پڑے رہنے سے اس نام سے موسوم ہوا بہرحال اس نے اپنی حکومت کے ترسٹھ [۶۳] برس بعد انتقال کیا جرجانی اور طبری لکھتے ہین کہ اس کے بعد ملوک حمیر کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا حسان تبع کے لڑکے چھوٹے چھوٹے تھے جنمین ملکداری کی قابلیت نہ تھی اور جو بڑا لڑکا تھا وہ مخبوط ہو گیا تھا اسی وجہ سے ملکِ تبابعہ پر عبد کلال مستولی ہو کر چورانوے [۹۴] سال تک حکومت کرتا رہا یہ دین عیسویت کا پابند تھا۔ پھر ابن حسان باہوش وحواس ہوا اور تبابعہ کی زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لیلی۔ بروایت جرجانی اس نے بہتر [۷۲] برس حکمرانی کی یہی تبع اصغر ذوالمغازی والآثار ہے۔ اس کے بعد مرثد بن عبد کلال اس کا مادری بھائی تخت نشین ہوا یہ اکتالیس [۴۱] سال تک بادشاہت کرتا رہا۔ اس کے بعد ولیعہ بن مرثد سینتیس [۳۷] برس تک ابرھہ بن الصباح بن لہیعہ بن شیبہ بن مرثد وقیلف بن یعلق بن معدیکرب بن عبداللہ بن عمرو بن ذی اصبح الحرث بن مالک برادر ذورعین اور کعب پدر سبا اصغر یکے بعد دیگرے حسب ترتیب حکمران رہے۔ جرجانی لکھتا ہے کہ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ابرھہ بن الصباح صرف تہامہ کا حکمران تھا اس کے

بعد عمرو بن تبع بن کلیکرب ستاون برس تک تخت حکومت پر رہا۔ بعد ازان لخنیعہ
بادشاہ ہوا۔ یہ خاندان شاہی سے نہ تھا اس کے جبر وظلم کی کوئی حد نہ تھی۔ اس نے حمیر کے
نیک اور اچھے اچھے آدمیونکو چن چنکر قتل کر ڈالا خاندان سلطنت کو نیست و نابود کردیا
ستائیس برس تک اسی حالت وکیفیت سے حکمرانی کرتا رہا تاآنکہ ذو نواس زرعہ تبع
بن تبان اسعد ابوکرب لخنیعہ پر ٹوٹ پڑا اور اس کو قتل کرکے آپ شاہ یمن ہوگیا۔
ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ جسوقت حسان قتل کیا گیا تھا یہ بچہ تھا جب یہ جوان ہوا
تو اس نے لخنیعہ کو خلوت مین جبکہ وہ ایک فعل شنیع کا مرتکب ہو رہا تھا قتل کر ڈالا
اور بنی حمیر وقبائل یمن کو اس حال سے آگاہ کیا اُن لوگون نے متفق ہو کر اسکو یمن
کے تخت حکومت پر بٹھا دیا اسکی تخت نشینی سے تبابعہ کی حکومت گویا از سر نو قائم
ہوگئی۔ یہ یوسف کے نام سے مشہور تھا۔ بروایت ابن اسحاق اڑتھ سال تک یہ تخت
حکومت پر متمکن رہا۔ ذو نواس کے اور اُس کے بعد کے یہ واقعات ہین۔ باتفاق
اہل اخبار ذو نواس تبان اسعد کا لڑکا اور اسکا نام زرعہ ہے جب یہ اپنے آبائی
ممالک پر مستولی ومتصرف ہوا تو یوسف کے نام سے پکارا جانے لگا یہ یہودی تھا
اس نے اکثر قبائل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا اور ہمیشہ یہودیت پھیلانے مین کوشش
کرتا رہتا تھا لیکن باین ہمہ دیار عرب مین نصرانیت کا بھی زور تھا اہل نجران کل نصرانی
المذہب تھے۔ جسکی شیوع کی یہ بیان کیجاتی ہے کہ فیمیون نامی ایک شخص جو اصحاب
حوارئین عیسیٰ کا پیرو تھا معہ ایک دوسرے آدمی کے جس کا نام صالح تھا شام سے
یہودیون کے خوف سے نکل کھڑا ہوا اثنار راہ مین راہگیرون نے ان دونونکو
گرفتار کرلیا اور نجران مین لاکر فروخت کر ڈالا اہل نجران اون دنون ایک درخت کی
پرستش کرتے تھے۔ عیدون مین اس کو کپڑے پہناتے اور اوس کے سامنے
کھانے رکھتے تھے یہ دونون غریب جسوقت نجران مین پہونچے اور اپنے مذہب

سے کرد [illegible] عبادت کرنے لگے اہل نجران جدید طرز عبادت دیکھکر سخت متعجب
ہوئے اپنے رئیس عبداللہ بن الثامر سے بیان کیا اوس نے انکو طلب کرکے
انکے مذہب کو دریافت کیا فیمیون نے کہا ہمارا مذہب عیسائی ہے جس مین شرک
کی ممانعت ہے تم لوگ درخت کی پرستش کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا
ہے عبداللہ نے کہا کہ اگر ہمارا مذہب باطل اور اس درخت کی پرستش شرک
ہے اور تمہارا مذہب سچا ہے تو تم دعا کرو کہ یہ درخت خشک ہو جاوے ہم تمہارا
دین بسر و چشم قبول کرین گے فیمیون نے دعا کی مشیت ایزدی سے وہ خشک
ہوگیا اہل نجران مع اپنے رئیس عبداللہ کے یہ واقعہ دیکھکر فوراً عیسائی ہوگئے۔
ابن اسحاق نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ فیمیون نجران کے
ایک گاؤن مین آکر ٹھہرا تھا اور اسی طرف سے اہل نجران کے لڑکے ایک ساحر
کے پاس جادو سیکھنے جاتے تھے منجملہ اون لڑکون کے عبداللہ بن الثامر بھی تھا
اکثر یہ فیمیون کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور اوسکی باتین غور سے سنتا تھا رفتہ رفتہ اُسکے
دل مین اوسکی باتین اثر پذیر ہوگئین اور یہ عیسائی ہوگیا۔ شاہ نجران یہ واقعہ دیکھکر
اس کے قتل کے درپے ہوا لیکن وہ اپنے اس ارادہ مین ناکام رہا چند دنون
کے بعد جب وہ مر گیا اور عبداللہ نجران کا حکمران ہوا کُل اہل نجران عیسائی ہوگئے
اور یہی مذہب اون مین پھیل گیا۔ اہل نجران ایک مدت تک عیسائیت پر قایم رہے
لیکن بعد چندے انمین طرح طرح کی بدعتین پیدا ہوگئین ذونواس نے انکو دین یہودیت
کی طرف بلایا انلوگون نے اس سے انکار کیا تب ذونواس اہل یمن کو لیکر اُن پر
چڑھ گیا۔ بروایت ابن اسحاق بیس ہزار سے کچھ زائد آدمیون کو قتل کرکے جلا ڈالا
صرف ایک شخص سپاہ سے بچ گیا جسکو دوس ثعلبان کہتے تھے یہ اپنے تیز گھوڑے پر
سوار ہوکر ریگستان کو طے کرتا ہوا نکل گیا اور ذونواس کے سپاہی بمجبوری تعاقب

نہ کر سکے۔

ملوک حبشہ ہشام ابن محمد کلبی ذونواس اور اہل نجران کی لڑائی کا یہ سبب ظاہر کرتا ہے کہ نجران مین ایک یہودی رہتا تھا اوس کے دو لڑکے تھے اہل نجران مذہبی اختلاف کی وجہسے اوس سے عداوت رکھتے تھے ایک روز اہل نجران سے اور ایک عیسائی سے جو اس کے پڑوس مین تھا تکرار ہوئی۔ چونکہ عیسائیون اس سے جلتے پہلے سے چلی آرہی تھی ایک یہ حیلہ جدید پیدا ہو جانے سے سکے دونون لڑکون کو مار ڈالا غریب ومظلوم یہودی اُفتان وخیزان یمن مین ذونواس کے پاس پہونچا اور اپنا ماجرا بیان کیا ذونواس یہ سُنکر آگ بگولا ہوگیا۔ اور اسیوقت نجران پر فوجکشی کردی۔ اہل نجران ایک تو بہ نسبت اس کے کمزور تھے اور دوسرے غافل بھی تھے اس وجہ سے اون مین سے سوائے دوس ذوثعلبان کے اور کوئی جانبر نہوا دوس ثعلبان نجران سے نکلکر قیصر روم کے دربار مین پہونچا۔ اور ذونواس کے نابرداشتنی ظلم اور زیادتیون کو بیان کیا اور انجیل کے اوراق جلے ہوئے دکھلائے قیصر روم کو ذونواس کا یہ فعل بہت ناگوار گذرا اُس نے اوسیوقت نجاشی والی حبشہ کو اسکی اعانت کو لکھا اور امداد کی سفارش کی۔ چنانچہ نجاشی ستر ہزار حبشیونکو ہمراہ لیکر یمن کی طرف بڑھا۔ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ دوس ذوثعبان پہلے نجاشی کے پاس گیا تھا اور نجاشی نے جنگی جہازون کی کمی کیوجہ سے قیصر کے پاس جلی ہوئی انجیل بھیجدی جب قیصر روم نے کشتیان بھیجین تو نجاشی نے لشکر حبشہ کو بسر گروہی ارباط یمن کی طرف یمنیون کے قتل وغارت وقید کی قسم لیکر روانہ کیا۔ ارباط کے ہمراہ اس مہم مین ابرہتہ الاشرم بھی تھا جو حبشیونکا ایک نامی جنرل تھا ارباط اور ابرہہ کے جنگی جہاز نہایت کم مدت مین ساحل یمن پر لنگر زن ہوئے۔ چونکہ ذونواس کو اس سے آگاہی نہ تھی اور وہ غافل بیٹھا ہوا تھا۔ اس وجہ سے حبشیونکو دریا سے

خشکی پر اوترنے مین کچھ تردد نہین کرنا پڑا اور نہ خواہ مخواہ کسی قدر وقت ضرر اوٹھانی پڑی۔ الغرض جسوقت ذونواس کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی کف افسوس ملنے لگا۔ لیکن پھر اوس نے نہایت تیزی سے جس قدر یمن کے قبائل نے اوس کا ساتھ دینا پسند کیا اونکو ہمراہ لیکر لشکر حبشہ کا مقابلہ کیا میدان جنگ مین زیادہ سے زیادہ دوپہر تک یمنیون کو ہمراہ لئے ہوئے لڑتا رہا بعد دوپہر سب لڑائی کا رنگ بدلتا نظر آیا اور اوس نے یہ سمجھ لیا کہ چند لمحون کے بعد مین بھی گرفتار ہو جاؤن گا اسوقت اوس نے اس خواری کی گرفتاری سے موت کو بہتر سمجھکر فوراً اپنے گھوڑے کو دریا مین ڈالدیا موج کے تھپیڑون نے نہایت عجلت سے بنی حمیر کے اس آخری بادشاہ کو قعر دریا مین پہونچا دیا۔ ارباط فاتحانہ شان سے یمن مین داخل ہوا اور یمنیون کو جہانتک ممکن ہوا ذلیل وخوار وگرفتار وقتل کیا نجاشی کو لڑائی کے آخری نتیجہ سے مطلع کیا اور یمن سے کچھ تحائف بھیجے اور خود یمن ہی مین مقیم رہا۔

ہشام بن محمد کلبی کی روایت سے مفہوم ہوتا ہے کہ نجاشی کے پاس جسوقت قیصر نے کشتیان بھیجدین اسوقت اس نے ابرہہ کو امیر لشکر کرکے یمن کی طرف بھیجا تھا جسوقت ابرہہ صنعا مین پہونچا ذونواس منہ چھپا کر بھاگا اور دریا مین ڈوب کر جان دیدی ابرہہ بلامزاحمت ومخاصمت یمن پر قابض ہوگیا لیکن اوسنے خلاف عہد نجاشی کو تحائف نہ بھیجے اسوجہ سے نجاشی نے دوبارہ ارباط کو ایک بڑی اور قوی لشکر کا افسر بناکر ابرہہ کی سرکوبی کو روانہ کیا جسوقت ارباط ساحل یمن پر پہونچا ابرہہ نے ارباط سے سازش کی کوشش کی لیکن جب اوس مین اوس کو ناکامی ہوتی نظر آئی تو چار ناچار مقابلہ پر آیا اور دھوکہ مین ارباط کو اس نے مار ڈالا نجاشی اس واقعہ سے بہت برہم ہوا اور اوس نے اسکی قتل کی قسم کھالی

لیکن ابرہہ نے اپنی چالاکیون سے اوس کو راضی کرلیا" اور فاضل ابن اسحاق کا یہ خیال ہے کہ یمن مین سب سے پہلے ارباط آیا تھا اور ابرہہ اوسکی ماتحتی مین تھا بعد فتح یمن ابرہہ اور ارباط مین کچھ تکرار ہوگئی دونون مین سخت لڑائی ہوئی بالآخر ارباط مارا گیا۔ نجاشی کو ابرہہ کا یہ فعل ناگوار گذرا۔ لیکن ابرہہ نے راضی کرلیا اور یمن کا حاکم بنا رہا۔ واللہ اعلم۔

ابرہہ نے یمن پر مسلط ہونیکے بعد حمیریون کو ذلیل وخوار کرنا شروع کیا انکے روساء اور امراء کی تحقیر کرنے لگا۔ ریحانہ بنت علقمہ بن مالک بن زید بن کہلان کو اوسکے شوہر ابی مرہ بن ذی یزن سے ناجائز دباؤ ڈالکر چھوڑا کر اپنی زوجیت مین لیلیا بطن ریحانہ سے ابومرہ کا ایک لڑکا معدیکرب پیدا ہوا تھا بعد ازان صلب ابرہہ سے ایک لڑکا مسروق اور ایک لڑکی بسباسہ نامی پیدا ہوئے۔

ابرہہ اور اس کا غلام عتودہ جو اکثر اطراف یمن کا حاکم تھا یہ ایک دوسرے سے بدافعالیون مین بڑھے چڑھے تھے۔ دنیا کا کوئی ناجائز فعل اِنکے ہاتھون نہین بچا بنی حمیر جس قدر اس سے پہلے معزز تھے اوس سے بدرجہا اس زمانہ مین ذلیل وخوار ہورہے تھے انکی عورتون کو اپنے لئے مباح کر رکھا تھا اور مردون سے غلامی کا کام لیتا تھا۔ بنی حمیر یا خثعم کے ایک شخص نے اسکو موقع پاکر قتل کر ڈالا ابرہہ نے اس کا خون مباح کردیا۔

واقعہ اصحاب فیل بعد چند سے ابرہہ نے اس تشکریہ مین کہ حکومت یمن کی اوسکو بالاستقلال ملگئی تھی صنعاء مین ایک کلیسا بنوایا جس مین قیمتی پتھرون کی پچیکاری کرائی اور شیشہ وآلات سے بھی خوب سجایا۔ نجاشی اور قیصر روم کو اِس کی اطلاع دی اور یہ تحریر کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ عرب کو حج کعبہ سے روکون اور اِسی کے طواف کے عادی بنادون چنانچہ اسی خیال سے اطراف عرب مین آدمیون کو روانہ کیا جسوقت یہ داعی (بلانیوالا) بنی کنانہ کے شہر (مکہ) مین پہونچا عروہ بن حیاض نے اوسکو ایک ایسا تیر مارا کہ اوسکے

دوبارہ دم تک نہ لیا اس کا دوسرا ہمراہی بحال پریشان گرتا پڑتا ابرہہ کے پاس پہونچا اور کل ماجرا بیان کیا ابرہہ کو یہ امر ناگوار گزرا اور اس قدر برافروختہ ہوا کہ اوسی وقت ایک جرار اور کثیر فوج لیکر معہ ہاتھیون کے مکہ کی طرف اس غرض سے روانہ ہوا کہ کعبہ کو منہدم کردے اور بنی کنانہ (قریش) کو قتل کر ڈالے -

جسوقت ابرہہ سرزمین یمن سے نکلکر ارض حجاز مین پہونچا- ذونفر حمیری دو ہزار عرب ہمراہ لیکر اس کے مقابلہ پر آیا اگرچہ ذونفر حمیری فی نفسہ توانائی اور قوت مین معدود سوسے کم نہ تھا لیکن ایک طرف معدودے چند آدمی اور دوسرے طرف ٹڈی دل بہلا دونون مین مساوات کیسے ہوسکتی آخر الامر ذونفر حمیری کو ہزیمت ہوئی ابرہہ نے اوس کو گرفتار کرلیا اور رہبری کے لئے اپنے ہمراہ رکھا- ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ طایف مین داخل ہونے پر ابرہہ کے مقابلہ پر مسعود بن معتب ثقفی بنی ثقیف کو لیکر ابرہہ کے پاس آیا اور اوس کی اطاعت قبول کرلی بنی ثقیف نے ابو رغال نامی ایک شخص کو رہبری کے غرض سے اسکے ہمراہ کردیا اس نے ابرہہ کو طایف اور مکہ کے درمیان مغمس مین ٹہیرایا جو مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر ہے پھر ابو رغال کا اسی مقام پر انتقال ہوگیا- بعدازان عرب نے اسکی قبر کو سنگسار کیا- جریر کہتا ہے ؎

اذا مات الفرزدق فارجموہ ۔ کما ترمون قبر ابی رغال -

بعد اسکے ابرہہ نے ایک دستہ سوارون کا بسرگردہی اسود ابن مقصود حبشی مکہ کی طرف روانہ کیا اس غرض سے کہ اونٹ وغیرہ باربرداری کے لئے اور کچھ آدمی اسباب وغیرہ کے اوٹھانے اور لادنے کے غرض سے گرفتار کر لاوین چنانچہ اسود ابن مقصود اطراف مکہ مین گیا اور اہل مکہ کی کچھ مویشیان اور اونٹ جس مین دو سو اونٹ عبدالمطلب (جد نبی صلعم) کے تھے پکڑ لایا عبدالمطلب اون دنون قریش کے سردار اور مکہ کے سربرآوردہ آدمیون مین سے تھے پہلے انکا قصد لڑائی کا ہوا- لیکن جب یہ معلوم ہوا

کہ اس کے مقابلہ کی طاقت نہین ہے تو خاموش ہو رہے۔ ابرہہ نے دوسرے
دن حناط حمیری کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ اہل مکہ کو اس کے ارادہ سے آگاہ کرے
اور اگر اہل مکہ انہدام کعبہ سے کچھ چون وچرا کرین تو لڑائی پر آمادہ ہو جائین عبدالمطلب
نے یہ پیام سُنکر جواب دیا۔ واللہ ما نرید حربہ وھذا بیت اللہ فان
یمنعہ فھو بیتہ وان تخلے عنہ فما لنا من دافع[1] اور چند رؤساء
قریش کو ہمراہ لیکر ابرہہ کے پاس گئے پہلے ذونفر حمیری سے ملاقات کی جس کو ابرہہ نے
قید کر رکھا تھا۔ ذونفر نے فیلبان کے ذریعہ سے ابرہہ کو عبدالمطلب کے آنے کی
اطلاع کرا دی ابرہہ نے انکا بڑے تپاک سے استقبال کیا تخت سے اوترکر
فرش پر ان کے ساتھ بیٹھا اثناء کلام مین عبدالمطلب نے اپنے اونٹون کی رہائی کی
سفارش کی ابرہہ نے متعجب ہو کر کہا "بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبہ کے بارے
مین تم نے مجھ سے کچھ التجا نہ کی یہ تو تمھارا اور تمھارے آبا و اجداد کا مذہبی مکان ہے
اور اونٹون کا سوال کیا" عبدالمطلب نے جواب دیا " انا رب الابل وللبیت رب
سیمنعہ" (مین اونٹون کا مالک ہون اونٹون کو مانگتا ہون اور اس گھر کا بھی ایک
مالک ہے وہ غالباً روکے گا) ابرہہ نے سُنکر تھوڑی دیر تک سکوت اختیار کیا بعد
اس کے بے تامل عبدالمطلب کو اُنکے اونٹ واپس کر دئے۔

علامہ طبری تحریر کرتا ہے کہ اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ عبدالمطلب کے ساتھ
عمرو بن لعابہ بن عدی بن ربل سردار کنانہ اور خویلد ابن واثلہ سردار بنی ہذیل گئے تھے
اور ابرہہ سے یہ درخواست کی تھی کہ "تہامہ کی ثلث آمدنی خراج مین دیجائیگی بشرطیکہ
کعبہ منہدم نہ کیا جائے" لیکن جب ابرہہ نے اس سے انکار کیا تو عبدالمطلب بعد

[1] خدا کی قسم ہے ہم اوس سے لڑائی کا ارادہ نہین رکھتے یہ اللہ کا گھر ہے پس اگر وہ (خدا) اوسکو
روکے تو یہ اوس کا گھر ہے اور اگر وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرے تو ہم اس کو دور نہین کر سکتے

اپنے ہمراہیون کے واپس آئے اور قریش اور کل اہل مکہ کو ہدایت کی کہ مکہ چھوڑ کر پہاڑون پر چلے جائین اور خود وقت روانگی خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کے کھڑے ہو گئے اوسوقت انکے پاس قریش کے چند منتخب آدمی موجود تھے اور سب گڑگڑا کر دعائین کر رہے تھے اور عبد المطلب یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

لاهم ان العبد یمنع	اے خدا بندہ اپنے گھر کو بچاتا ہے تو اوس کے
حله فامنع حلالك	محل میں آنے سے کوئی منع کر سکے جو تیرے مکان پر آئے
لا یغلبن صلیبهم	اگر ان کی صلیب اور ان کا غصہ کبھی تیرے
ومحالهم ابدا محالك	غصہ پر غالب نہ آنے گا
وانصر علی آل الصلیب	اور مدد کر اہل صلیب اور اوس کے
وعابدیه الیوم آلك	پرستش کرنیوالون پر آج اپنے اہل کو

بعد اس کے عبد المطلب مع اپنے ہمراہیون کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابرہہ کعبہ کے گرانے کی غرض سے مکہ کی طرف بڑھا اللہ جل شانہ نے ایسے جانورون کا ایک جھنڈ دریا سے بھیجا جو اس ناہنجار لشکر پر سنگباری کرنے لگا جس پر وہ پتھر پڑتا تھا وہ اوسی مقام پر رہ جاتا تھا اور مقام ضرب مین اون کے اجسام پر چیچک کے سے دانے بھی نکل آئے تھے جس سے اکثر ہلاک ہو گئے اور ابرہہ کے بدن پر بھی چند دانے نکل آئے جسکی وجہ سے کل اعضا اوس کے یکے بعد دیگرے کٹ کٹ کر گر گئے لشکریون کا جب یہ حال ہوا تو ہاتھیونکو آگے کیا جو ہاتھی آگے بڑھایا جاتا تھا وہ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کو ہٹتا تھا آخر الامر ہاتھیون کے اجسام پر بھی چیچک کی طرح دانے نکل آئے اور وہ سب مر گئے تب اللہ جل شانہ نے ایک سیل بھیجا جو ان سب کو دریا مین بہا لیگیا۔

بعد ہلاکی ابرہہ اوس کا لڑکا یکسوم تخت حکومت یمن پر بیٹھا اس نے بھی بنی حمیر

اور قبائل یمن کی ذلت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اون کے مردونکو قتل کر ڈالا اور اونکے عورتون کو جبراً گھر مین ڈال لیا انکے لڑکون کو غلامی مین رکھ لیا۔ یکسوم کے مرنے پر اس کا بھائی مسروق تخت نشین ہوا جب اس نے یکسوم سے زیادہ بدعتین شروع کردین اور اپنے متقدمین سے ظلم و بدعت وستم مین بدرجہا بڑھتا نظر آیا تو سیف بن ذی یزن نے خروج کیا اور کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس گیا اور وہان سے لشکر لیکر یمن مین آیا اور مسروق کو قتل کرکے حبشیون کے حکومت کا خاتمہ کردیا۔ بعد اس کے کہ حبشیون مین سے یمن مین تہتر برس مین چار شخصون نے حکومت کی پہلا ارباط دوسرا ابرہہ تیسرا یکسوم ابن ابرہہ چوتھا مسروق ابن ابرہہ۔

(مترجم) ہم اس سے پہلے کہ سیف ابن ذی یزن کے نسب مین گفتگو کرین یا کسریٰ فارس کے پاس اس کے جانے کی تفصیلی کیفیت تحریر کرین مناسب یہ سمجھتے ہین کہ اس مقام پر طیر ابابیل کے قصہ کو چھیڑ کر اوس پردہ کو اوٹھا دین جس نے ایک زمانہ کو غلطان و پیچان کر رکھا ہے۔ ہمارا اصلی مقصود یہ ہے کہ دلچسپی کے ساتھ واقعات کی تحقیق بھی ہوتی جائے ہم عام مترجمون اور مورخون کی طرح بے پر کی نہین اوڑایا چاہتے۔ آیئے! ذرا غامض نظرون سے طیر ابابیل کی تحقیق کو ملاحظہ فرمایئے۔

متقدمین مورخین اور علما تفسیر نے اس واقعہ مین ذرہ برابر بھی اختلاف نہین کیا۔ اور وہ متفق الکلمہ کہہ رہے ہین کہ اللہ جل شانہ نے اصحاب فیل پر چڑیونکا ایک جھنڈ بھیجا تھا جنہون نے ان پر سنگ باری کی تھی۔ صاحب جامع البیان فی تفسیر القرآن اس قصہ کو سورہ فیل کے تفسیر مین یون تحریر کرتا ہے۔

فلما وصلوا اقرب مكة تهيأوا للدخول ارسل الله طيرا من البحر امثال الخطاطيف	(پس جبکہ لشکر ابرہہ مکہ کے قریب پہونچا اور مکہ مین داخل ہونیکا قصد کیا اللہ تعالے نے دریا کے جانب سے

مع کل فی منقارہ و رجلیہ ثلثۃ احجار اصغر من حمصۃ فی متہم

چمگادڑون کی طرح چڑیان بھیجین۔ ہر ایک کے ساتھ اونکے چونچ اور دونون پاؤن مین تین تین سنگریزہ تھے جو چنے سے چھوٹے تھے وہ اپنے سنگریزون کو پھینک (مار) رہی تھین

اور تفسیر بصیر الرحمٰن وتیسیر المنان مین اس طرح مذکور ہے ۔

(وارسل علیہم طیرًا) یعنی طیرًا کثیرۃ متفرقۃ یتبع بعضہا بعضا خرجت من شطی البحر سوداء او خضراء او صفراء فی منقار کل طیر حجر وفی رجلیہ حجران (ابابیل) اسم جماعات متفرقۃ فی الطرق اذ ہربوا متفرقین فجعل لہم اضعف الاسلحۃ (ترمیہم بحجارۃ) اکبر من العدسۃ واصغر من الحمصۃ۔

(اور بھیجا اصحاب فیل پر بہت سی چڑیان متفرق جو ایک دوسرے کے پیچھے تھین اور نکلی تھین دریا کے جانب سے سیاہ رنگ کی یا زرد رنگ یا سبز رنگ کی تھین ہر چڑیا کے منقار مین ایک سنگریزہ اور دونون پاؤن مین دو سنگریزے تھے (ابابیل) یعنی متفرق جماعت تھین راہون پر جب کہ وہ متفرق ہو کر بھاگ گئے تھے پس وہ اونکو اضعف الاسلحہ کر دیتی تھین (ترمیہم بحجارۃ) مارتی تھین وہ اونکو سنگریزون سے جو مسور سے بڑے اور چنون سے چھوٹے تھے ۔

علاوہ ان دو تفسیرون کے اور تفاسیر بیضاوی و مدارک و تفسیر کبیر وغیرہ بھی باواز بلند کہہ رہی ہین کہ سورہ فیل مین "حجارہ" کے معنی سنگریزہ اور "طیر" کے معنی چڑیا کے ہین اور اصحاب فیل پر فی الواقع چڑیون نے سنگباری کی تھی "طیر" کے معنی بلا اور "حجارہ" کے معنی بیماری کے نہین ہین جیسا کہ آجکل بعض وہ لوگ جنکے دماغ مین مغربی متعفن ہوا سما رہی ہے قایل ہو رہے ہین یہ عجیب بات ہے کہ محال عقلی اور عادی کے ظہور

پذیر ہونے کے وہ قائل ہی نہین ہوتے اسی بناء پر بعض معجزات سے انکار اور بعض کی تاویل کرتے ہین حالانکہ محال عادی یا عقلی کے ظہور پذیر ہونیکا کسی حالت مین نہ قائل ہونا قدرت باری سے انکار کرتا ہے قطع نظر اس سے معجزہ نام ہی اوس کا ہے کہ جس کے کرنے سے عامہ بشر عاجز ہون اور اوس کو خدا کا ایک بندہ (نبی یا رسول) کر دکھائے اگر عام فیل مین ہمارے نبی آخر الزمان صلعم یا کوئی اور نبی موجود ہوتا تو ہم بے تکلف تحریر کر دیتے کہ یہ اوس کا معجزہ تھا لیکن اس امر کے مفقود ہونے سے ہم یہ تحریر کرنے سے بھی باز نہین رہ سکتے کہ یہ ارہاصات (علامات) نبوت جناب رسالت مآب صلعم سے تھا جسکو جناب باری نے سورہ فیل مین ذکر فرمایا ہے تاکہ منکرین رسالت کو عبرت ہو کہ خانہ خدا کی ہتکِ حرمت سے ابرہہ پر یہ قہر الہی نازل ہوا تھا اور اگر اوس کے دین اور نبی کی ہتک حرمت کیجائیگی تو جو عذاب نازل ہو وہ کم ہے۔ اوسی کی برکت سے خدائے علیم نے یہ غیبی مدد بھیجی تھی کیا اس واقعہ کی اعتراف نہ کرنے والون کو اب بھی کوئی انکار کا مقام باقی ہے ؟ ۔

ہمارے اس دعوی کی شہادت صاحب تفسیر خازن ان الفاظ سے دے رہا ہے اور ہمارے خیال کی پوری پوری تائید کرتا ہے وہ تحریر کرتا ہے ۔

وفی قصة اصحاب الفیل دلالة عظیمة علی قدرة اللہ تعالیٰ وعلمه وحکمه اذ یستحیل عند العقل ان طیرا تاتی من قبل البحر تحمل حجارة ترمی بها اناسا مخصوصین وفیها دلالة عظیمة علی شرف محمد وذلك ان اللہ	اور اصحاب فیل کا قصہ اللہ تعالی کی قدرت وعلم وحکمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ عقلاً محال ہے کہ دریا کی جانب سے چڑیان آئین جو سنگریزہ لئے ہوئے ہون اور وہ مخصوص آدمیون کو مارین اور یہ بہت بڑی دلیل ہمارے نبی محمد صلعم کی شرافت کی ہے اور یہ اللہ تعالی نے محض اوسکی

تعالیٰ انما فعل ذلك لنصرة من
ارتضاه وهو محمد الداعی الیٰ
توحیده واهلاك من سخط
علیه ولیس ذالك لنصرة
قریش فانهم كانوا كفارا
لا كتاب لهم والحبشة لهم
كتاب فلا یخفی علی عاقل
ان المراد بذالك نصر
محمد فكانه تعالیٰ قال انا الذی
فعلت ما فعلت باصحاب الفیل
تعظیماً لك وتشریفاً لقد ومك
واذ قد نصرتك قبل
قدومك فكیف اترکك
بعد ظهورك -

مدد کے لئے کیا جس کو اوس نے برگزیدہ
کر لیا ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلعم ہین جو
اوس کے توحید کیطرف لوگونکو بلاتے ہین
اور اوسکی ہلاکت کے بھی یہی حجت ہے
جسپر اللہ ناراض ہوا ہے اور اس مین قریش
کی مدد نہ تھی کیونکہ وہ اُسوقت کفار تھے
اونکے پاس کتاب نہ تھی اور حبشہ اہل کتاب تھے
پس ہر ذی شعور پر یہ امر مخفی نہ رہے گا کہ مقصود
اس سے نصرت جناب محمد صلعم تھی پس گویا
کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ مین ہی نے کیا جو کچھ
کہ کیا اصحاب فیل کے ساتھ تیرے تعظیم اور تیرے
تشریف آوری کی غرض سے اور جبکہ مین نے
تیرے آنے سے پہلے تیری مدد کی ہے تو اب
کیسے تیرے ظہور کے بعد تجھکو چھوڑ دونگا
یعنی مدد نہ کرونگا -

واقعی اس واقعہ سے یہ چند امور ظہور مین آئے جو جناب رسالت مآب صلعم کی شرافت
وعظمت پر دال ہین - اوّل فیلون کا مکہ کیجانب رُخ نہ کرنا اور وہ جب دوسرے ممالک
کی طرف پھیر دئے جاتے تھے تو بے تکان دوڑتے تھے اور مکہ کی طرف بجائے چلنے
کے بیٹھ جاتے تھے دوسرے پرندونکا دریا کی طرف سے آنا جو ظاہرا پرندون کی
سکونت کی جگہ نہین ہے اور پھر بعد اس واقعہ کے وہ پرندہ دکھلائی دئے تیسرے
یہ کہ اون سنگریزون کا معدن معلوم نہین ہے - چوتھے اون سنگریزون مین یہ تاثیر

قوی تھی کہ جسپر وہ پڑتے تھے وہ جانبر نہو تا تھا۔

مورخین اس واقعہ کو تحریر کرتے ہوئے دوام تحریر کرتے ہین ایک یہ کہ پہلے لشکر ابرہہ پر پرندونکا ایک جھنڈ آیا تھا جواون پر سنگباری کرتا تھا اور دوسرے یہ کہ اون کے اجسام پر چیچک کے سے دانہ نکل آئے تھے اور اسی پچھلی صورت کا آجکل کے نئے روشنی کے مقلد مغربی تعلیم کے پابند اعتراف کرتے ہین اور یہ امر اون کی بے بصیرتی پر دلالت کرتا ہے۔کیونکہ ابرہہ کے لشکر پر سنگباری مقام مغمس مین ہوئی تھی اور چیچک کے سے دانے مقام محرمین نکلے تھے یہ دونون واقعہ دو مختلف مقام پر واقع ہوئے تھے نہ کہ ایک مقام پر۔

البتہ تفسیر کشاف کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض روایتون مین یہ آیا ہے کہ اُن سنگریزون کی یہ تاثیر تھی کہ جس کے بدن پر وہ پڑتے تھے اوسکے بدن پر چیچک کے سے دانے پیدا ہوجاتے تھے اور وہی باعث ہلاکت ہوتے تھے چنانچہ اس روایت کی شہادت مین یہ حدیث پیش کی جاتی ہے "عن عکرمۃ من اصابتہ جدرتہ" (عکرمہ سے مروی ہے کہ جس پر وہ سنگریزے پڑتے تھے وہ مجدور یعنی چیچک والا ہوجاتا تھا) لیکن اس شہادت سے بھی نئی روشنی والون کا کام نہ چلا کیونکہ اس روایت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حبشیون کے بدن پر خود بخود چیچک کے دانے نکل آئے تھے بلکہ اس سے یہ امر ظاہر ہورہا ہے کہ اُن سنگریزون کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر وہ پڑتے تھے وہ مجدور ہوجاتا تھا اور یہی قرار علی ما منہ الفرار ہے علاوہ اس کے کہ علماء تفسیر و تواریخ نے واقعہ فیل مین اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ اصحاب فیل پر چڑیون کے ذریعہ سے سنگباری کی گئی تھی شعراء جاہلیت بھی اپنے اپنے قصائد مین اسکا ذکر کررہے ہین جو اس واقعہ مین موجود تھے اگر اطالت کلام کا خیال ہمکو مجبور نہ کرتا تو ہم ضرور کل شعراء کے کلام فرداً فرداً اس موقع پر شہادتاً پیشکر

کرنے اسوجہ سے کہ یہی عرب کی تاریخ کا اصل ماخذ ہے تاہم بغرض اثبات مدعا واسکات خصم حضرت عبدالمطلب (جد رسولؐ) کے چند اشعار ذیل مین تحریر کرتے ہین۔ جو اس واقعہ مین موجود تھے۔

صرمت وما لك لا تصرم	مین منقطع تعلق ہوگیا اور تجھکو کیا ہوگیا کہ تو منقطع نہیر ہوا
وبراسك من كبر اشيم	اور سر تیرا پیری سے ابلق ہوگیا ہے
وبيد ولك الشيب بعد الشباب	اور ظاہر ہوگا تجھپر بوڑہاپا جوانی کے بعد
فما لك من خلة مزعم	پس تو عشق و دوستی سے کیا گمان رکہتا ہے
فدع عنك ذكر ليال الوصال	وصل کی راتون کا ذکر ترک کردے
فانك من ذكرها احلم	کیونکہ تو اوس کے ذکر سے زیادہ دانا ہے
وعد القوافي ذات الصواب	اور ان اشعار کو پڑہو جو کہ سچے ہون
بجيش اتاك به الاشرم	اور جسمین اوس لشکر کا ذکر ہو جسکو اشرم (ابرہہ) لیکر آیا تھا
اراد وابه دحض بيت الاله	اوس کے ذریعہ سے خانہ خدا کو گرانا چاہا تھا
ليترك بنيانه يهدم	تاکہ ویران وخراب پڑا رہ جائے
فردهم الله عن هدمه	پس اللہ نے اون کو گرانے سے روکدیا
واعياهم الفيل لا يقدم	اور اونکے ہاتھیونکو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑہ سکے
بطير ابابيل ترميهم	چڑیونکی ایک جماعت سے جو اونکو مار رہی تہین
كان مناقيرها العندم	گویا کہ اونکی چونچ دم الاخوین سے ہے

ہمکو بخوبی یاد ہے کہ ابو طالب نے بھی اپنے اوس قصیدہ مین اس کا تذکرہ کیا ہے جسکو اونھون نے بازار عکاظ مین پڑہا تھا جسوقت کفار مکہ نے جناب رسالتمآب صلعم کی ایذا رسانی کا باہم عہد وپیمان کرلیا تھا۔ جس طرح آجکل بعض لوگون نے اپنی غلط فہمی سے اس واقعہ کا صریحی انکار کردیا ہے اوس طرح عوام الناس بھی یہ سمجھ رہے ہین

کہ جن پرندون نے اصحاب فیل پر سنگباری کی تھی وہ یہی ابابیل ہین۔ حالانکہ آیہ کریمہ مین ابابیل کے معنی گروہ کے ہین نہ کہ پرند مخصوص کے۔

سیف بن ذی یزن

(مترجم) سیف بن ذی یزن یمن کا رہنے والا تھا۔ اسی سرزمین پر اوسکے آبا و اجداد حکومت کرتے تھے یہ عافر بن اسلم بن زید بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کا لڑکا تھا۔ افسوس ایک وہ زمانہ تھا کہ ملوک حمیری کا (جسکے نسل سے سیف بن ذی یزن ہے) لوگ رعب سے نام تک نہ لے سکتے تھے اور ایک یہ زمانہ آگیا کہ اونکی پچھلی نسلین تخت حکومت پر بیٹھنے کے عوض خاک مذلت پر آسن مارے بیٹھی ہین عجیب کس مپرسی کی حالت ہے نہ کوئی یار ہے نہ یاور ہے۔ انیس ہے تو ذلت و رسوائی ہے مونس ہے تو بیکسی و بینوائی ہے ابرہہ اور اوس کے لشکر کے ہاتھون یہ خاندان سلطنت برباد ہوگیا ہے کوئی نام کا لینے والا باقی نہین رہا ہے ہان سیف بن ذی یزن معلوم نہین کس وجہ سے اسی سرزمین پر چلتا پھرتا دکھائی دیتا ہے باوجودیکہ تباہ و خراب حال ہوگیا ہے لیکن اپنے آبا و اجداد کے گرے پڑے کھنڈرونکو چھوڑنا نہین پسند کرتا۔ اسکے آبا و اجداد اور خاندانی جاہ و جلال کے دیکھنے والے جو دو چار زندہ باقی رہ گئے ہین وہ اس کو عبرت اور افسوس کے آنکھون سے دیکھتے ہین اسکی بیکسی اور کس مپرسی دیکھکر اونکا دل بھر آتا ہے لیکن حبشیون کے خوف سے کوئی اوسکی ہمدردی نہین کرسکتا (انتہی کلام المترجم)

اگر سیف بن ذی یزن اسی مسکنت و مذلت مین رہنے پاتا۔ تو بھی وہ یمن چھوڑ کر کہین نہ جاتا لیکن غضب یہ ہوا کہ ابرہہ نے اسکی بی بی ریحانہ کو جبراً گھر مین ڈال لیا۔ اسی وجہ سے سیف ابن ذی یزن یمن سے نکلکر اولاً قیصر روم کے پاس گیا اور اس ماجرے کو بیان کرکے مدد طلب کی جب اوس نے اتحاد مذہبی کے وجہ سے مدد دینے سے انکار کیا تو کسرائے فارس کی خدمت مین حاضر ہونیکی غرض سے نعمان بن منذر والی

حیرہ کے پاس گیا اور اوس سے اپنی سرگذشت بیان کی۔ نعمان بن منذر نہایت رحمدل خداترس تھا اوس نے فوراً اپنی دامان مرحمت سے اُسکے آنسو پونچھے اور اپنے ساتھ کسریٰ کے دربار مین لیگیا اور حبشیون کے ظلم کی شکایت اور سیف بن ذی یزن کی ذلت و رسوائی کا حال عرض کر کے امداد کا خواستگار ہوا کسریٰ نے کہا "یمن ہمارے ملک سے بہت دور و دراز راستہ پر ہے قطع نظر اس سے عرب کی سرزمین مین سوا بکریون اور اونٹون کے اور کیا ہے ہمکو اس سے کچھ حاصل نہوگا۔ ہمکو یمن کے تسخیر کی ضرورت نہین ہے" کسریٰ نے یہ کہکر سیف بن ذی یزن کو ایک خلعت اور ایک توڑا اشرفیون کا دیا سیف بن ذی یزن نے دربار سے نکلکر اشرفیون کے توڑے کو پھینکدیا لوگون نے اس کو لوٹ لیا کسریٰ کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یزن کو بلاکر تعریضاً اس کا سبب دریافت کیا اوس نے کمال ادب سے عرض کیا "مجھکو ان اشرفیون کی ضرورت نہین ہے میرے ملک مین سونے اور چاندی کے پہاڑ ہین مین اس غرض سے نہین آیا تھا بلکہ میرا مقصود یہ تھا کہ مجھکو آپ حبشیون کے ظلم سے بچالین گے" کسریٰ نے یہ سنکر تھوڑی دیر سکوت کی بعد اعیان دولت سے مشورہ طلب کیا سبھون نے باتفاق یہ راے ظاہر کی کہ "جو قیدی واجب القتل قیدخانہ مین ہین وہ اس مہم پر روانہ کئے جائین اگر وہ مارے گئے تو شاہی حکم یہی تھا اور اگر وہ کامیاب ہوگئے تو بے محنت و مشقت ایک ملک ممالک محروسہ مین شامل ہوجائیگا" کسریٰ نے اس راے کو پسند کیا اور وہرز دیلمی کو (جو ایک شریف النسب امیر کبیر تھا) بسرگردہی آٹھ سو قیدیون اور چارسو سپاہیون کے یمن کی طرف روانہ کیا۔

مسعودی اور ہشام بن محمد و سہیلی کا یہ خیال ہے کہ سیف بن ذی یزن نے کسریٰ سے امداد کی درخواست کی تھی اور کسریٰ نے وعدہ کیا تھا لیکن وہ اس سے پہلے کہ وہ اپنے وعدہ کو وفا کرتا قیصر روم کی لڑائی مین مصروف ہوگیا۔ تا آنکہ سیف بن ذی یزن بہ انتظار امداد

آنکھین کھولے ہوئے اس جہان سے راہی ہوگیا جب معدی کرب نے ہاتھ پاون نکالے جوان ہوا تو اسکی مان ریحانہ نے ایک روز کل حالات بتلائے اس وقت معدیکرب اپنی مان سے رخصت ہوکر فارس کو روانہ ہوا اور دربار کسریٰ مین حاضر ہوکر اس امداد کا خواستگار ہوا جس کا وعدہ اس کے باپ سے کیا گیا تھا کسریٰ نے اس کو اشرفیان دین جسے باہر نکلکر پھینکدیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

الغرض وہرز دیلمی معہ سیف بن ذی یزن کے جنگی جہازون کا بیڑا ہمراہ لئے ہوئے ساحل پر پہونچا مسروق کے نکبت کے ایام قریب آگئے تھے وہ آنے والے دن سے بیخبر قوت و ملک کے نشہ مین مست پڑا ہوا تھا وہرز نے سیف سے کہا "تمہاری کیا رائے ہے" سیف نے جواب دیا - "یہ تلوار ہے اور مین ہون نہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ سے چھوٹے گا اور نہ مین تمہارا ساتھ چھوڑونگا لڑائی کے میدان مین جو سب سے پہلے لڑنے کو جائیگا وہ مین ہونگا میری قوم والے بھی تمہارا ساتھ دینگے" وہرز دیلمی نے کہا "انصفت" بعد اس کے ایرانی فوجین دوسرے روز خشکی پر اترین اور مرتب ہوکر آگے بڑہین مسروق بن ابرہہ ایک لاکھ حبشیون کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی شروع ہوگئی مسروق نے ہرچند کوشش کی کہ لشکر مخالف کو منتشر کرکے ساحل تک راستہ صاف کرلے لیکن فارس کے تیراندازون کے تیر سے اوسکو کوئی چیز بچا نہ سکتی تھی اس کا لشکر جب ایک قدم بھی آگے بڑہنے کا قصد کرتا تھا ایرانی تیراندازون کے حملون سے دس دس قدم پیچھے ہٹ آتا تھا اثنا جنگ مین وہرز نے سیف سے مسروق کو دریافت کیا سیف نے مسروق کو اشارہ سے بتلایا یہ اسوقت ہاتھی پر سوار تھا اس کے بعد مسروق ہاتھی سے اوترکر ایک خچر پر سوار ہوا وہرز دیلمی اوس کے اس عبث فعل سے بہت ہنسا اور تفاؤلاً کہا اوتھا ترکب بنت الحمار ذلّ و ذلّ ملکہ (سوار ہوا مسروق بنت الحمار پر یعنی

۱؎ عرب والے بنت الحمار بنظر استعارہ خچر کو کہتے ہین۔

ذلیل ہوا اور اس کا ملک بھی ذلیل ہوا) پھر وہرز دیلمی نے ترکش سے تیر نکال کر کمان سے جوڑ کر ایسا نشانہ مارا کہ مسروق کا خود توڑ کر دماغ سے ہوتا ہوا نکل گیا مسروق زخم کھا کر زمین پر گرا اور لشکر حبشہ بھاگ نکلا چاروں طرف سے کشت و خون کا بازار گرم ہوگیا حبشیونکو بھاگنے جگہ نہ ملتی تھی دس دس پندرہ پندرہ حبشیوں کو ایک یمنی فارسی سپاہی گرفتار کرلیتا تھا اور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کرڈالتا تھا۔ ایک ہفتہ کے اندر یمن کی سرزمین حبشیوں سے ایسی پاک وصاف ہوگئی گویا وہ کبھی وہاں نہ تھے۔

وہرز دیلمی نے کسریٰ کو اس فتحیابی کی اطلاع دی اور حسب حکم کسریٰ سیف کو یمن کے تخت حکومت پر بٹھلایا اور اپنا ایک نائب یمن میں چھوڑ کر کسریٰ کی طرف واپس گیا۔

سیف بن ذی یزن اس خداداد کامیابی کے بعد یمن کی مستقل حکومت کرنے لگا اور مقررہ سالانہ خراج کسریٰ کو بھیجتا رہا عرب کے نامی نامی شعراء نے تہنیت کے قصاید لکھے امراء وعظماء قریش اس سے ملنے کو آئے اور اس غیبی امداد پر اس کو مبارکباد دی منجملہ انکے قریش کے نامی سردار عبدالمطلب (جد رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے سیف بن ذی یزن نے انکی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور کمال عزت سے انکو رخصت کیا۔ طبری لکھتا ہے کہ وہرز کے مرنیکے بعد کسریٰ نے یمن پر اسکے لڑکے مرزبان کو گورنر بنایا پھر جب مرزبان مرگیا تو اس کے پوتے خسرو بن تیجان بن مرزبان کو مامور کیا بعد چندے کسی وجہ سے اسپر شاہی عتاب ہوا اور یہ قید کرکے دربار شاہی میں بھیجدیا گیا اور بجائے اس کے باذان یمن کی گورنری پر متعین ہوا اور یہی تا زمانہ بعثت یمن کا گورنر رہا تا آنکہ آنحضرت (صلعم) مبعوث ہوئے۔ اور باذان مسلمان ہوگیا اور یمن میں اسلام کا شیوع ہوا جیسا کہ آئندہ بیان کرینگے

ہذا آخر الخبر عن ملوک التبابعۃ من الیمن ومن ملک بعدھم من الفرس

ہرگاہ کہ ہمکو عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے حالات واخبار کی تحریر سے فراغت

حاصل ہوئی لہذا ہم حسب قرارداد شرط کتاب اونکے معاصرین ملوک عجم کے حالات احاطہ تحریر مین لاتے مین تاکہ اخبار عالم پورا ہوجائے اور اجیال عرب ہر طرح کے اور لوگون سے ممتاز ہوجائے، اور جو لوگ عرب کے طبقہ اولیٰ وثانیہ کے معاصر تھے وہ نبط سریانی۔ اہل بابل پھر جراقمہ اہل موصل پھر قبط پھر بنو اسرائیل وفارس ویونان و روم تھے اب ہم انمین سے ایک ایک کا تذکرہ اختصاراً اپیش نظر کرتے ہین واللہ ولی العون والتوفیق لارب غیرہ ولا ماسول الاخیرہ۔

ملوک بابل وموصل ونینویٰ اس سے پہلے یہ امر ظاہر کردیا گیا ہے کہ نوح کے بعد کنعان بن کوش بن حام تخت حکمرانی پر رونق افروز ہوا۔ بعد اس کے اس کا لڑکا نمرود پادشاہ ہوا اور یہ بدعت صابیہ کا معتقد تھا اور بنی سام خالص موحد تھے اور اُس توحید کے پابند تھے جو اِن سے پہلے کلدانیون مین رائج تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ کلدانین کے معنی "موحدین" کے ہین۔ توریت مین نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا ہے اور کنعان بن کوش کا کوئی تذکرہ نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

ابن سعید کہتا ہے کہ عابر بن شالخ بن ارفخشد خروج کر کے اطراف بلاد پر مستولی ہوگیا اور کوثا سے ارض جزیرہ وموصل کی طرف چلا آیا اور یہین اُس نے ایک شہر مجدل نامی آباد کیا اور تاحین حیات مقیم رہا۔ بعد اس کے اُس کا لڑکا فالغ اسکا وارث وقایم مقام ہوا۔ اور نمرود اور اس کے قوم پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین بلبلہ آیا بلبلہ ایک مشہور واقعہ ہے اس کا ذکر توریت مین بھی آیا ہے لیکن اس کے معنی ہم نہین سمجھ سکتے۔ اور یہ کہنا کہ کل بنی آدم کی ایک زبان تھی وہ سب کے سب شب کو سوئے اور صبح کو جب اوٹھے تو اونکی زبانین مختلف ہوگئین بالکل خلاف قیاس اور عادتاً بعید ہے مگر یہ کہ اس کو ہم خوارق انبیاء سے شمار کرین اور اسوقت یہ معجزہ مین داخل ہوجائے گا حالانکہ اسکی روایت کسی نے نہین کی۔ ہان یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اس خرق عادت اور

اختلاف السنہ (زبانون) کو تقدیر الٰہی کا ایک نمونہ اور اوسکی کبریائی کا کرشمہ تصور کرین اور سوائے اس کے بلبلہ کے اور کوئی معنی نہین سمجھ ہو سکتے۔

ابن سعید کا یہ بیان ہے کہ سوریان بن نبیط نے فالغ کو بابل کی حکومت پر مامور کیا تھا لیکن اس نے نقض عہد کیا اور اوس سے لڑا اور جب فالغ مرگیا اور اوسکا لڑکا ملکان حکمران ہوا تو سوریان نے ارض جزیرہ کو لیلیا اور بنی عابر (ملکان) کو ارض جزیرہ کر نکال باہر کرکے جزیرہ کی حکومت اپنے ہمشیرزادہ موصل بن جرموق کو دیدی ملکان معہ اپنے اہل وعیال کے پہاڑ پر چلا گیا اور وہین اوس نے سکونت اختیار کرلی بعض کا یہ خیال ہے کہ خضر اسی کی نسل سے ہین۔ اس واقعہ کے بعد موصل اپنے ماموں سوریان بن نبیط سے باغی ہوکر بابل کا مستقل حاکم بن بیٹھا اسی کے زمانہ سے ایک حکومت بنام نہاد جرامقہ علیحدہ قائم ہوگئی اور ملوک جرامقہ ملوک نبیط سے ممتاز ہوگئے۔

موصل کے بعد اس کا لڑکا راتق تخت حکومت پر بیٹھا بنی نبیط سے اکثر یہ لڑتا رہا اسکے بعد اثور بن راتق نے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ بعد ازان نینوی بن اثور بادشاہ ہوا اس نے موصل کے مقابلہ مین ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا پھر اسکی اولاد سے سنجاریف بن اثور بن نینوی بن اثور حکمران ہوا اس نے شہر سنجار آباد کیا اور بنی اسرائیل سے لڑا پس اسکو انلوگون نے بیت المقدس مین سولی پر چڑھایا۔ بیہقی روایت کرتا ہے کہ سنجاریف کے قتل کے بعد اس کا بھائی ساطرون جزیرہ کا بادشاہ ہوا اس نے سنجار کے میدان مین نہر ترتار کے کنارہ شہر حضر آباد کیا اسکے بعد زان بن ساطرون تخت حکومت پر بیٹھا یہ صابیہ مذہب رکھتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونس بن متی اسی کے طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یونس بن متی جرامقہ سے بنیامین بن اسرائیل کے سبط سے ہین زان بن ساطرون آپ پر ایمان لایا پھر اس کے بعد جب بخت نصر نے بابل پر حملہ کیا تو اوسکو پھر دین صابیہ کی دعوت دی اور جزیرہ اور بابل کی حکومت

پر اُسکو برقرار رکہنے کا وعدہ کیا۔ زان نے بختنصر کی یہ دعوت قبول کرلی اور جزیرہ پر قابض
رہا تا آنکہ ارتاق سپہ سالار فارس نے جزیرہ پر چڑہائی کی اور اس نے کامیابی کے بعد دین
مجوسی قبول کرلینے کی شرط پر جزیرہ و بابل پر قابض رہنے دینے کا اقرار کیا اور بہمن شاہ فارس
کو لکھ بھیجا بہمن نے ارتاق کو لکھا کہ "یہ شخص غیر قابل اعتماد ہے اور یہ ادیان کے ساتھ
مذاق کرتا ہے اسوجہ سے اسکو زندہ رکہنا قرین مصلحت نہین ہے" ارتاق نے بہمن کا
یہ حکم پاتے ہی زان کو قتل کرڈالا۔ تیرہ سو برس کے بعد جزیرہ جرامقہ کے ہاتھون سے
جاتا رہا اور ملوک فارس اوسپر قابض ہوگئے۔

اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ سنجاریف ملوک نینوی سے ہے اور وہ سب موصل
بن اشوذ بن سام کے اولاد سے ہین اس سے پہلے موصل مین انہین مین سے فول
تلفات۔ بلناص وغیرہ بادشاہت کرچکے ہین انھین لوگون نے اسباط عشرہ
کے مشہور شہر شورون (جسکو سامرہ کہتے ہین) لیلیا تھا اور اسباط کو شورون (سامرہ)
سے نکال کر اطراف اصفہان وخراسان کی طرف جلا، وطن کردیا اور اہل کومہ (کوفہ)
کو شمورون مین آباد کیا اللہ جل شانہٗ نے اس قدر درندہ حیوان پیدا کردئے کہ جسطرف
نظر جاتی تھی دس پانچ آدمی زخمی و مُردہ دکھائی دیتے تھے لوگون نے اِسکی شکایت سنجاریف
سے کی اور اُوس نے یہ دریافت کیا کہ شوردن کس ستارہ کے حصہ مین ہے تاکہ صابیہ
کے طریقہ سے اُس ستارہ کی روحانیت اوتاری جائے سنجاریف نے اس سے
اعراض کرکے دو یہودی کاہنون کو بھیجدیا اِنھون نے اہل شوردن کو دین یہودیت
کی تعلیم دی اور سنجاریف نے شوریون پر مستولی ہونیکے بعد بیت المقدس پر چڑہائی
کی اور کثرت لشکر پر مغرور ہوکر بنی اسرائیل سے کہا "تمھارا رب کہان ہے جو تم کو
مرے ہاتھون سے نجات دے" بنی اسرائیل کا بادشاہ یہ سُنکر اپنے زمانہ کے نبیؑ
کے خدمت مین حاضر ہوا اور اُس سے دعا کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ اوسکی دعا سے

سنجاریف کے لشکر پر ایسا وبال آیا اور وہ ایسی سماوی آفت مین گرفتار ہوا کہ صبح کو اوسکے ایک لاکھ پچاسی ہزار سپاہی مُردہ پائے گئے بمجبوری سنجاریف نینوی کو واپس آیا اور اپنے لڑکون کے ہاتھ مارا گیا جسوقت کہ وہ اپنے معبود (کوکب) کو سجدہ کر رہا تھا سنجاریف کے قتل کے بعد اسرحدون ابن سنجاریف نینوی کا بادشاہ ہوا۔ بعد ازان بختنصر اسپر غالب آیا جیسا کہ ہم آیندہ اس کے حالات مین بیان کرینگے

ملوک بابل نبط ہین اور وہ نبط بن اشوذ بن سام کی اولاد سے ہین مسعودی اُن کو نبط بن ماش بن ارم کی طرف منسوب کرتا ہے یہ ارض بابل مین رہتے تھے انمین سے سب سے پہلے شوریان بن نبط نے بادشاہت کی مسعودی کہتا ہے کہ انکو فالغ نے بابل کی حکومت پر مامور کیا تھا فالغ کے انتقال کے بعد اسنے بدعت صابیہ ظاہر کی اور اسی مذہب کا پابند ہوا بعدہٗ اس کا لڑکا کنعان ملقب بہ نمرود تخت حکومت پر بیٹھا اور اسنے اس مذہب کو خوب پھیلایا بعدہٗ اسکا لڑکا کوش بادشاہ ہوا جو ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور جس نے آزر (پدر سیدنا ابراہیم) کو بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا تھا کیونکہ ارغو بن فالغ بعد انتقال فالغ کوثا مین چلا آیا اور نمارڈہ کے ساتھ مذہب صابیہ اختیار کر لیا یہی مذہب اس کے خاندان مین نسلاً بعد نسلٍ آزر ابن ناحور تک برابر چلا آیا پس ہاجر بن کوش نے آزر کو بیت الاصنام کا داروغہ مقرر کیا اور ابراہیم پیدا ہوئے انکے حالات جو کچھ صحیح اور ثقات کے نقل کے موافق تھے انکو ہم اوپر لکھ آئے ہین۔

الغرض بابل مین نمارڈہ (نمرودون) کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بختنصر انھین مین سے تھا جیسا کہ بعضون نے لکھا ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ جرامقہ (اہل نینوی) نے بابل پر فوجکشی کی چنانچہ سنجاریف اوس پر مستولی ہوا اور اُسنے اپنے امراء مین سے بختنصر کو اسکا گورنر بنایا پھر بعد چندے اہل بیت المقدس نے نقض عہد کیا

تب بخت نصر نے بنی اسرائیل سے بیت المقدس مین معرکہ آرائی کی اور بعد محاصرہ وقتل
وقید کے بنی اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور انکی مسجد کو ویران کر دیا۔ پھر جب
بخت نصر مرگیا تو اوس کا لڑکا نشبت نصر بادشاہ ہوا بعدہٗ بنبیصر حاکم ہوا اس سے اور
ارتاق مرزبان کسریٰ سے لڑائی ہوئی ارتاق نے اوسکو مار ڈالا اور بابل اور اطراف
بابل کا حاکم بن بیٹھا۔ بعد اس کے نبط اور جرامقہ دولت فارس کی رعیت مین شمار
کئے جانے لگے اور دولت وحکومت نمارده کی بابل سے منقطع ہوگئی۔ ھکذا
ذکر ابن سعید ونقلہ عن داھر مورخ دولۃ الفرس (ایسا ہی ابن
سعید نے ذکر کیا ہے اور اسکو نقل کیا ہے داہر مورخ دولت فارس سے)

ابن سعید نے سریانیین او نبط کو ایک گروہ اور ایک ہی دولت قرار دیا ہے
لیکن مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ دو دولتین تھین سریانیین کے نسبت وہ کہتا ہے
کہ "بعد طوفان جہان مین سب کے پہلے سریانیین نے بادشاہت کی ایک صدی یا
کسی قدر اور زیادہ زمانہ مین اونکے نو بادشاہون کے نام باسماء عجمیہ تحریر کیا ہے جسکو
ہم بوجہ قلت وثوق وعدم اعتبار صحت نقل تحریر نہین کیا چاہتے۔ ہان شوشان کے بارے
مین وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور یہی تاج کا
موجد ہوا ہے اور چوتھے بادشاہ نے قلعے بنوائے شہر آباد کئے اسکے زمانہ مین ہند کا
بادشاہ رتبیل تھا اور اُس نے اکثر ملوک مغرب کی سلطنتین چھین لین اور اونکی دولت و
حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ آٹھوین کا نام ماروت بتلاتا ہے اور اپنے آخر کلام مین ظاہر
کرتا ہے کہ وہ لوگ موصل اور بابل کے مالک تھے۔ ملوک چین ان سے اکثر مغلوب اور
کبھی غالب رہتے تھے نوین کے نسبت لکھتا ہے کہ وہ غیر مستقل تھا اوس کے
مزاج مین تلون حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اور اوس کے بھائی نے سلطنت تقسیم کر لی
تھی" غرضکہ اسی طرح وہ تحریر کرتا ہے "کہ سب سے پہلے جس نے خمر (شراب) کھینچی وہ

فلان شخص تھا جس نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا وہ فلان تھا جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ فلان تھا الی غیر ذلک حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس باتین اور صحت سے منزلون دور ہین اصل بات یہ ہے چونکہ یہ بانیین اقدم الخلیقہ (خلقت مین سب سے مقدم) ہین اسی وجہ سے کل قدیم چیزین مثلاً لغت۔ سحر۔ خط وغیرہ اونکے جانب منسوب کئے جاتے ہین واللہ اعلم۔

نبط کے نسبت مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ بابل سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا پہلا بادشاہ نمرود جبار تھا اور یہ ماش بن ارم بن سام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس نے بابل مین محل بنوایا تھا اور کوفہ کی نہر کھدوائی تھی اور دوسرے مقام پر اسی نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا ہے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ یہ دونون نمرود ایک تھے یا کہ دو پھر نمرود کے بعد چودہ سو برس کے اندر چھیالیس بادشاہون کے نام باسماء عجمیہ تحریر کرتا ہے جنکو ہم بوجہ دقت و عدم صحت نقل نہین کیا چاہتے لیکن "الموفی" مین نو صدی کے اندر بیس بادشاہون کے نام تحریر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ نوین صدی مین ملوک بابل اہل فارس سے لڑتے تھے، چودھوین صدی مین بیان کرتا ہے کہ اس صدی مین سنجاریف بادشاہ تھا یہی بنی اسرائیل سے لڑا تھا اور انکو بیت المقدس مین گھیر رکھا تھا اور ان سے اس نے جزیہ لیا تھا اور اس کا سب سے پچھلا بادشاہ داریوش تھا جو دارا کے لقب سے مشہور تھا جسکو سکندر نے قتل کیا جبکہ اوس نے بابل پر قبضہ حاصل کر لیا تھا اس نے اپنے اس سلسلہ کلام اور ملوک بابل کے بیان مین خلیل علیہ السلام کے نمرود کا کچھ ذکر نہین کیا حالانکہ ان نمارده (نمرودون) کی سکونت ارض بابل بتلاتا ہے واللہ اعلم۔

طبری کہتا ہے کہ نمرود بن کوش بن کنعان ابن حام ابراہیم الخلیل علیہ السلام کے عہد مین تھا پہلے عاد ارم کہا جاتا تھا جب وہ گروہ ہلاک ہو گیا تو ثمود ارم کہے جانے لگے

جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو نمرود ارم کے نام سے مشہور ہوئے جب یہ بھی ہلاک ہو گئے
تو کل اولادِ ارم کو ارمان کہنے لگے پس یہ سب نبط ہین اور یہ موحد تھے اور بابل مین رہتے
تھے تا آنکہ نمرود بادشاہ ہوا اور اُس نے اُنکو بت پرستی سکھلائی انتہیٰ کلام الطبری۔ ہروشیوش
مورخ رومی کہتا ہے کہ جس نے اہل بابل کو بت پرستی کی طرف مائل کیا وہ نمرود اعظم تھا
اور بابل مربعۃ الشکل آباد کیا گیا تھا۔ اس کا شہر پناہ اسّی میل کا تھا دیوارین اوسکی
دوسو گز بلند اور پچاس گز عریض اینٹ اور چونے سے بنائی گئی تھین شہر پناہ کے سو دروازے
تھے جنمین تانبے کے کواڑے لگے ہوئے تھے اور اوس کے اوپر محافظین کے رہنے
کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیون کا فصیلون اور دیوارون پر پہرہ
رہتا تھا شہر پناہ کے باہر خندق تھا اور خندق کے بعد ایک عمیق نہر تھی اس شہر پناہ کو
ملک جیرش (کسریٰ اول) بادشاہ فارس نے مسمار کیا جبکہ اس کو بابل پر قبضہ ملگیا تھا
انتہیٰ کلام ہروشیوش۔ انلوگون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نمرود لقبی نام ہر بادشاہ
بابل کا ہے اس وجہ سے کہ انساب مختلفہ مین کبھی سام کی طرف اور کبھی حام کی طرف منسوب
کر دیتے ہین۔

بعض مورخین یہہ گمان کرتے ہین کہ خلیل علیہ السلام کا نمرود۔ نمرود بن کنعان بن
سنجاریف بن نمرود الاکبر تھا اور بختنصر اوسکی نسل سے ہے اور یہ ابن برازاد بن سنجاریف
بن نمرود ہے اور شاہان کیانی (فارس والے) بابل پر چڑھ آئے تھے اور بختنصر کو معزول
کر دیا تھا لیکن پھر اوسکو بحال رکھا اور کسی قدر اوس سے خراج مقرر کر لیا تھا اور بنی
ساسان سے کسریٰ اول نے شہر بابل کو ویران کیا ہے اور اسرائیلین اپنے انبیاء
دانیالؑ اور ارمیاؑ کی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ بختنصر۔ کاسد بن حادر کے نسل سے
ہے اور یہ ابراہیم الخلیلؑ کا بھائی ہے بنو کاسد ملوک بابل سے شمار کئے جاتے ہین اور
اونکو کسدانیین بھی کہتے ہین انھین مین سے بختنصر بھی تھا۔ جو اکثر معمورات عالم پر

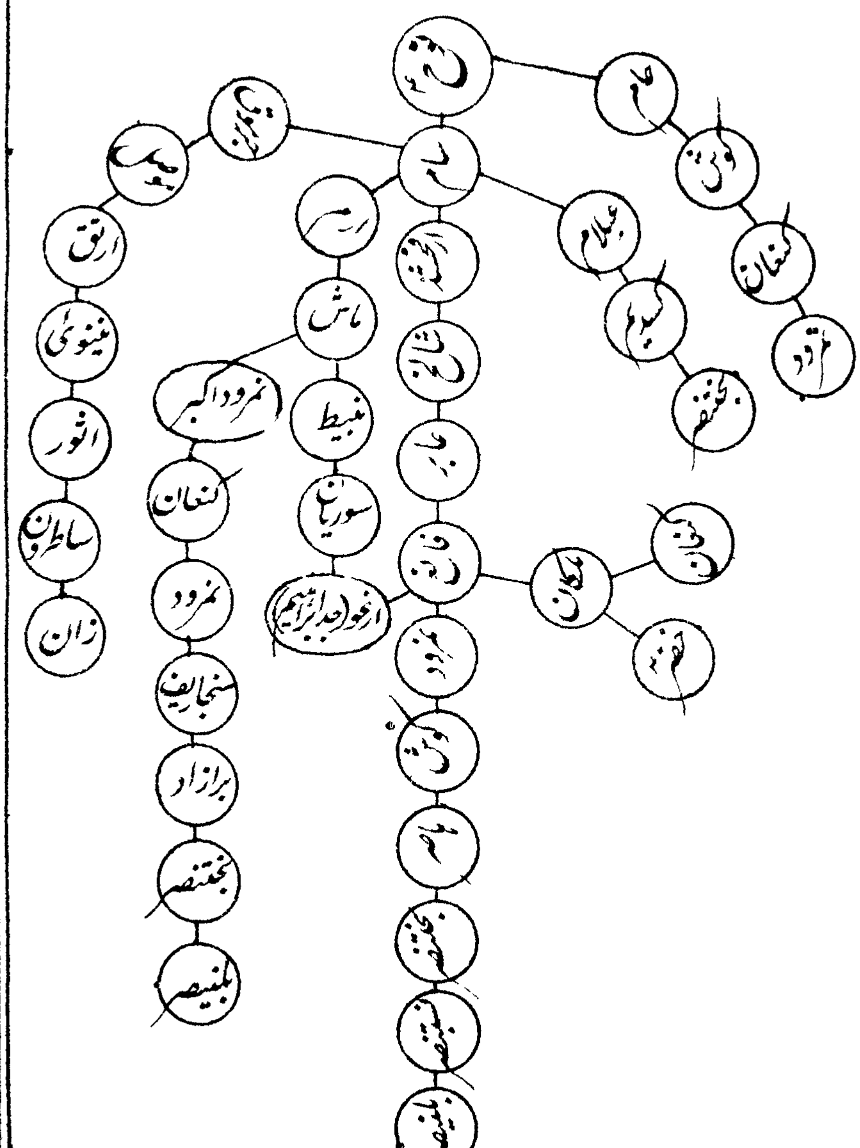
قابض ہوگیا تھا اوبنی اسرائیل کو مغلوب کردیا تھا اوراونکی حکومت چھین لی تھی۔ اور بیت المقدس کو ویران کردیا تھا اسکی حکومت مصر سے متجاوز ہوگئی تھی پینتالیس[۴۵] برس تک یہ سلطنت کرتا رہا۔ بعدہٗ اس کا لڑکا اوبل مرود ابن بختنصر تیئیس برس تک حکومت کی کرسی پر بیٹھا رہا بعد ازان بلینصر ابن اوبل مرود تین برس تک حکمران رہا اسی کے اخیر زمانہ مین دارا (شاہ فارس) اور اوس کے داماد کورش نے بابل پر چڑھائی کی اور اوس کا محاصرہ کرلیا بعض اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ بختنصر اور ملوک بابل کسدیم کے اولاد سے ہین اور کسدیم عیلام بن سام (برادر اشوذ) کے نسل سے ہے اور اشوذ سے ملوک موصل ہین انتہٰی الکلام فی ملوک الموصل و ملوک البابل۔ وہذا غایۃ ما ادی الیہ البحث من اخبارہم و انسابہم۔

ملوک بابل و موصل کا مذہب ملوک بابل و موصل ستارونکی پرستش کرتے تھے اور اُسکی روحانیت کو بذریعہ طلسم اور سحر اوتارتے تھے اسی طریقہ کا نام صابیہ ہے طلسمات اور سحر مین انکو بہت بڑا دخل تھا ستارون کے حرکات اور اثار سے خوب ماہر تھے کبھی اس دعوی پر آیت "وما انزل علی الملکین" بکسر اللام کی شہادت پیش کیجاتی ہے کہ ہاروت[لہ] و ماروت ملوک سریانیین سے تھے اور یہی اول ملوک بابل ہین اور بقرأت مشہور یہ دونون (ہاروت و ماروت) فرشتہ تھے اس صورت مین اس فتنہ کا اختصاص ارض بابل کے ساتھ اس امر کو تبلا رہا ہے کہ اہل بابل سحر و طلسمات مین بہ نسبت باشندگان عالم کے ید طولی رکھتے تھے اور منجملہ اُن دلائل کے جو انکے نجومیت اور ساحریت پر پیش کئے جا سکتے ہین یہ ہین کہ ہم نے یہ علوم (نجوم و سحر) اہل مصر سے پایا ہے اور اہل مصر انکے ہمسایہ تھے ملوک مصر کو بھی اس فن کی طرف خاص توجہ تھی۔ چنانچہ جناب موسیٰ کے

لہ ہاروت اور ماروت کے واقعہ مین اختلاف ہے بعضون نے انکو فرشتہ لکھا ہے اور بعضے انکو بابل کا بادشاہ کہتے ہین۔

معارضہ کو ساحرین مجتمع کئے گئے تھے صعید مصر مین ابتک زبان حال سے بقایا آثار سحر یہ اس دعوی کی شہادت دے رہے ہین - واللہ اعلم -

شجرۃ النسب ملوک بابل و موصل و نینوی



ملوک قبط یہ گروہ بھی قدیم الخلقت تسلیم کیگئی ہے اور باعتبار حکومت کے اس کا زمانہ دراز گذرا ہے۔ انھون نے اپنی سکونت کے لئے مصر اور اطراف مصر کو پسند کیا تھا یہ ابتدائے عالم سے وہین رہے اور اُسی مقام پر انکی دولت وحکومت رہی تا آنکہ آفتاب اسلام کی روشنی نے اِنکی چمک ودمک کو ماندہ کر کے اِنکی دولت و حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

کبھی یہ اپنے معاصرین (عمالقہ۔ فرس۔ روم) سے مغلوب ہو جاتے تھے جبکہ یہ کمزور ہو جاتے تھے اور گاہے یہ اون پر غالب آجاتے تھے اور انکو اپنے ممالک سے نکال دیتے تھے۔ تا آنکہ مملکت اسلام نے دولت وحکومت انکے ہاتھ سے چھین لیا۔ کتب قدیمہ سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ اہل مصر اپنے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے بعد چند زمانہ کے لغات متغیر ومختلف ہو جانے کے وجہ سے یہ اسم مجہول المعنی رہگیا۔

مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ نسباً حام بن نوحؑ کی طرف منسوب کئے جاتے ہین مگر مسعودی انکو بنصر بن حام کے نسل سے بتاتا ہے۔ حالانکہ توریت مین بنصر بن حام کا کچھ ذکر نہین آیا ہے۔ البتہ مصرایم، کوش، کنعان، قوط کا تذکرہ آیا ہے۔ سہیلی کہتا ہے کہ قبطی یہ کنعان بن حام کے اولاد سے ہین۔ کیونکہ قبطی مصر کی طرف منسوب کئے جاتے ہین اور مصر نبیط یا قبط بن نبیط کا لڑکا ہے اور نبیط۔ کوش بن کنعان بن حام کے اولاد سے ہے۔ ہروشیوس بیان کرتا ہے کہ قبطی قبط بن لایق بن مصر کے اولاد سے شمار کئے جاتے ہین اور اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ یہ قوط ابن حام کے اخلاف سے ہین اور بعضون کے نزدیک یہ کفتویم بن قبطقائین کے نسل سے ہین اور قبطقائین کے معنی قبط کے ہین۔

مسعودی کی تحریرات سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ بنصر بن حام۔ نمرود بن کنعان کے عہد حکومت مین ارض مصر کی حکومت وسرداری کے لئے منتخب کیا گیا تھا چنانچہ

اس نے وہین سکونت اختیار کی اور وقت انتقال ارض مصر کی حکومت کی وصیت
اپنے لڑکے مصر کی حق مین کی اس نے اپنے دائرہ حکومت کو اسوان ومین وعریش
وایلیہ وفرسیہ تک بڑہالیا۔ اسی کے طرف یہ سرزمین منسوب کیگئی اور مصر کے نام
سے مشہور ہوئی اس کے جہات اربعہ مین جانب جنوب کے نوبہ اور جانب شرق شام
اور شمال مین بحر زقاق اور غرب مین برقہ ونیل ہین مصر نے بڑی عمر پائی تھی اس کے
حالت حیات مین اسکے لڑکے جوان ہوگئے تھے اس نے ملک وحکومت کی وصیت
اپنے بڑے لڑکے قبط کے حق مین کی قبط بن مصر بھی طویل العمر ہوا یہی ابوالاقباط (قبطیون
کا باپ) ہی اسکے بعد اشمون بن مصر بعد ازان صاثم بعد ازان اتریب کے بعد دیگرے
بادشاہ ہوئے بعد اتریب کے اور ملوک کے نام باسماء عجمیہ تحریر کئے ہین جنکو ہم بوجہ
عجمیت احاطہ تحریر مین نہین لاسکتے اتریب کے بعد چھ کو ذکر کرکے تحریر کرتا ہے
پس مصر بن حام کی کثرت اولاد ہوئی اور اوس کی نسلین متعدد شاخون مین پھیل گئین
اور جب اونپر عورتین حکومت کرنے لگین تو بادشاہ شام عمالقہ سے ولید بن دومع
نے اونپر حملہ کیا اور اونکی خودمختاری چہین کرکے اونکو اپنا باجگذار اور مطیع بنالیا۔
علامہ ابن سعید باستشہاد کتب مشارقہ تحریر کرتا ہے کہ مصر کے بعد اوس کا
لڑکا قبط بادشاہ ہوا اس کے زمانہ حکومت مین شداد بن مداد بن شداد بن عاد نے
ملک مصر پر فوجکشی کی اور شیبی مصر پر قبضہ کرلیا جب قبط اثناء لڑائی مین مارا گیا تو اوس کا
بھائی اتریب تخت حکومت پر بیٹھا اوس نے اپنی قوم کیگئی ہوئی قوت کو پھر مجتمع کیا اور باعانت
بربر وسوڈان عرب کو مصر سے نکالکر شام کی طرف کردیا۔ اتریب نے بہت اچھی حکومت
کی اس نے اپنے زمانہ حکومت مین دو شہر آباد کئے ایک تو اپنے نام کا اور دوسرا شہر
عین شمس بعد اس کے بودشیر بن قبط مصر کا بادشاہ ہوا اسکی تحریک سے ہرمس
مصری جبل القمر کی طرف گیا اور اوس نے بلاد الواحات وغیرہ آباد کئے۔ بعدہٗ عدیم

بن بودشیر تران بعد شدات بن عدیم پھر ادس کا لڑکا سندوش بن شدات (اس نے
شہر عین شمس کو از سرنو آباد کیا اسکو سحر طلسمات مین بڑا توغل تھا) پھر مقلادش بن مقنادس
عبد البقر مرقیس یکے بعد دیگرے حسب ترتیب تحریر بادشاہ ہوئے مرقیس اس سلسلہ
کا آخری بادشاہ ہے اس کے زمانہ مین اشمون بن قبط اس کے چچا نے حملہ کر کے
مصر کی عنان حکومت اپنے قبضہ مین لے لی اور ایک شہر اشمون نامی آباد کیا بعدہ اشکا
بن اشمون۔ پھر صا بن قبط (یہ اشاد کا چچا تھا۔ اس نے بھی ایک شہر اپنے نام کا آباد
کیا) ندراس (یہ بہت بڑا حکیم تھا اس نے ہیکل زہرہ بنایا جسکو بخت نصر نے مسمار کیا)
پھر مالیق بن ندراس تخت حکومت پر بیٹھے مالیق اس خاندان مین ایک ایسا بادشاہ ہوا
جو صابیہ دین کو چھوڑ کر موحد ہو گیا۔ بربر اور اندلس کی طرف بڑھا اور فرنج (فرانس) سے
لڑا اس کے بعد اس کا لڑکا حربیا بن مالیق بادشاہ ہوا اس نے اپنی بدقسمتی سے صابیہ مذہب
پھر اختیار کر لیا بلاد ہند و سودان و شام پر چڑھائی کی اس کے بعد کلکی بن حربیا حکومت کی
کرسی پر بیٹھا اس کو قبطی حلیم الملوک کے لقب سے یاد کرتے ہین اس نے ہیکل زحل
بنایا یہ اپنے بھائی مالیا بن حربیا کو ولی عہد کر کے لہو ولعب مین مصروف ہو گیا۔
اسکو اس کے لڑکے خرطیش نے حالت غفلت مین مار ڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا
یہ بہت بڑا سفاک و بیرحم و قاتل و ظالم تھا قبطی اسکو خلیل علیہ السلام کا فرعون کہتے ہین
اور اس کے نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ یہی اول الفراعنہ (فرعونون کا اول) ہے
جب اس نے اپنے اعزہ واقارب پر دست درازی شروع کی تو اسکی لڑکی حوریا نے
اسکو زہر دیکر مار ڈالا اور خود قبطیون کی بادشاہ بن بیٹھی ابراحس جو اس کے چچا اتریب کی
اولاد سے تھا وہ اُٹھ کھڑا ہوا فریقین مین متعدد لڑائیاں ہوئین۔ بالاخر ابراحس شام کی
طرف بھاگ کر چلا گیا پھر کنعانیون کے امداد سے انکے سپہ سالار جیرون کو اپنے ہمراہ
لیکر مصر پر چڑھائی کی جسوقت مصر کے قریب پہونچا حوریا جیرون کے پاس آئی جیرون اسکو

دیکھکر فریفتہ ہوگیا حوریا نے کہا مین اس شرط سے تجھکو اپنی شوہریت کا اعزاز دیسکتی ہون کہ تو ابراحس کو قتل کرڈال اور اسکندریا کو بنادے" جیرون کے نرم دل پر اسکا عشق غالب آچکا تھا۔ اور وہ اس پر مفتون ہوچکا تھا اس نے اُسکی دونون شرطین قبول کرلین اور دونون کو اتمام کو پہونچادیا لیکن حوریا نے جیرون کو بھی زہر دیدیا اور آپ بے غل وغش مستقل طور سے حکومت کرنے لگی اس نے منارہ اسکندریہ بنوایا اور اپنے زمانہ حیات مین اپنے عم زادی دلیقیہ کو ولی عہد کیا جب حوریا کا انتقال ہوگیا اور دلیقیہ تخت حکومت پر بیٹھی تو اتریب کی اولاد سے ایمین نامی ایک شخص نکلا اور وہ ابراحس کے خون کا بدلہ لینے کو مستعد ہوا اور اسی غرض سے عمالقہ کے بادشاہ ولید ابن دومع سے جاکر ملا اور اوس سے مدد چاہی ولید ابن دومع ایمین کے ساتھ مصر کی طرف بڑھا اور نہایت کم مدت مین اوس پر قبضہ کرلیا اسی کے زمانہ مین قبطیون کے ہاتھ سے مصر کی حکومت جاتی رہی اور عمالقہ اوسپر قابض ہوگئے۔ ولید ابن دومع عیش وعشرت مین زیادہ منہمک رہتا تھا اطفیر اس کا وزیر کل کاروبار حکومت وانتظام کررہا تھا یہ عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا اور اسی کی قایم مقامی یوسف صدیق نے کی اور وحی والہام کے ذریعہ سے قحط اور خزاین کا انتظام کیا ولید ابن دومع کے بعد دارم بن ریان بادشاہ ہوا اس کو قبط ویموص کہتے ہین۔ یوسف نے اسکی بھی وزارت کی تھی اسی کے زمانہ مین آپکا انتقال ہوا بعد انتقال یوسف صدیق اس کا کارخانہ بالکل درہم برہم ہوگیا کج خلقی۔ ظلم اور ہزارہا بدعتون کا بانی ہوا آخرکار نیل مین ڈوب کر مرگیا بعد اس کے اسکا لڑکا معدانوس بن دارم تخت حکومت پر بیٹھا اور اس نے رہبانیت کی بناڈالی پھر اس کے بعد اسکا لڑکا کاشم تخت نشین ہوا اس نے بنی اسرائیل کو ذلیل کیا اسی کے وقت سے بنی اسرائیل کا شمار اراذل مین ہونے لگا اسکو اسکے دربان نے مارڈالا اور اسکی جگہ پر اس کے لڑکے لاطش کو تخت نشین کیا لاطش تخت حکومت پر

بیٹھتے ہی لہو لعب مین مشغول ہوگیا۔ اراکین سلطنت نے اِسکو تخت سے اوتار کر
ندراس کی نسل سے ایک دوسرے شخص لہوب (لاہب) نامی کو تخت حکومت پر
بیٹھایا یہ بہت بڑا جابر تھا قبط کا یہ خیال ہے کہ یہ موسٰی علیہ السلام کا فرعون ہے اور
اہل اثر کہتے ہین کہ فرعونِ موسٰیؑ ولید بن مصعب تھا اور یہ بخار تھا رفتہ رفتہ جان نثاران
کے فوج مین شامل ہوگیا پھر ترقی کرکے وزارت تک پہونچا اور وزارت سے بادشاہت
کے رتبہ پر پہونچ گیا لیکن یہ بعید از قیاس ہے جیسا کہ ہم کتاب الاول (مقدمتہ تاریخ)
مین لکھ آئے ہین۔ مسعودی کہتا ہے کہ موسٰیؑ کا فرعون قبطیون مین سے تھا بعد
ہلاکی فرعون قبطیون پر ملوک شام کا خوف غالب ہوا اونھون نے دلوکہ نامی ایک
عورت کو شاہی خاندان سے اپنا بادشاہ بنایا جس نے ارض مصر پر ایک دیوار کھینچی
جو حایط العجوز کے نام سے مشہور ہے دلوکہ کے بعد مسعودی نے آٹھ بادشاہونکے
نام باسماء عجمی لکھے ہین اور آٹھوین کے نسبت لکھتا ہے کہ وہ فرعون الاعرج ہے اسکے
سایہ امن مین بنی اسرائیل آئے تھے جبکہ بخت نصر نے اُنپر حملہ کیا تھا۔ پس بخت نصر مصر مین
داخل ہوا اور اوس کو قتل کرکے ہیاکل صابیہ کو منہدم کرکے آتشکدہ بنوایا۔
مسعودی کہتا ہے کہ ابن عبد الحکم روایت کرتا ہے کہ اس بڑھیا دلوکہ نے تردرہ
نامی ساحرہ کو بُلوایا اور اُس کے ذریعہ سے وسط شہر منف مین ایک طلسمی مکان بنوایا۔
جسمین حیوانات ناطق (انسان) اور اعجم (غیر ناطق) کی تصویرین بنائین جو حادثات ان
تصویرون پر واقع ہوتے تھے وہ اثر بعینہ جو خارج طلسم انسان یا حیوان تھے اونپر
پڑتا تھا اس ذریعہ سے اہل مصر اپنے ہر مخالف کے شر و فساد سے محفوظ رہتے تھے
اس نے بیس برس حکومت کی بعد اس کے درکون بطلوس نامی ایک لڑکا تخت نشین
کیا گیا۔ اس کے بعد بیردکیس بن درکون بطلوس پھر نقاس بن نقراس بعدہٗ مرینا بن
مرینوس بعدہٗ آران استمارس بن مرینا یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے۔ استمارس

سکے زمانہ مین سلطنت بہت ضعیف ہوگئی تھی اکثر مقامات مین بلوہ اور بغاوتین آئے
دن ہوتی رہتی تھین خاص مصر مین چند سپاہیون نے بہ سازش بعض امرا بلوہ کیا اور
استمارس کو قتل کرکے بلوطیس بن سناکیل کو تخت نشین کیا اس نے چالیس برس
حکومت کی اس کے بعد مالوس بن بلوطیس بعدہ اس کا بھائی سناکیل بعدہ برکت
بن سناکیل یکے بعد دیگرے تخت حکومت کے مالک رہے۔ برکت بن سناکیل
نے اکیسویں برس سلطنت کی اسی کو فرعون الاعرج کہتے ہین اسی نے بیت المقدس
پر حملہ کیا تھا اور اہل قدس کو اپنا تختۂ مشق بنایا تھا جیسا اسکا ابتدائی زمانہ باعتبار امن و
عدل کے قابل تعریف تھا ویسا ہی آخری زمانہ ظلم و تعدی کے لحاظ سے لائق نفرین
ہے۔ ابن عبد الحکم کہتا ہے کہ اس کے بعد مرینوس بن برکت تخت حکومت پر بیٹھا
بعدہٗ فرقون بن مرینوس بادشاہ ہوا اور اس نے ساٹھ برس حکومت کی۔ اس کے
بعد نقاس بن مرینوس بادشاہ ہوا۔ نقاس کے زمانہ مین دلوکہ کا وہ طلسمی مکان جسکا
ذکر اوپر ہو چکا ہے قریب منہدم ہونے کے ہوگیا کیونکہ دلوکہ کے بعد پھر کسی شخص مین
ایسی صلاحیت اور قابلیت باقی نہ رہی جو اسکو وقتاً فوقتاً درست کرتا جاتا۔ نقاس کے بعد
قوس بن نقاس بادشاہ ہوا اور ایک مدت تک حکومت کرتا رہا۔ بعدازان بخت نصر نے
بیت المقدس پر قبضہ کرلیا اور بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے بنی اسرائیل بیت المقدس
سے بھاگ کر قوس کے پاس چلے آئے قوس نے انکو پناہ دی۔ بخت نصر نے
قوس کو اس سے منع کیا لیکن جب قوس نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا تو بخت نصر
مصر کی طرف بڑھا اور پہلے ہی حملہ مین قوس کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا۔ مصر کو لوٹ لیا
چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا۔ بعدہٗ ارمیا نے مصر مین سکونت اختیار کی اور اہل
مصر پھر آباد کئے گئے بعدازان سلاطین فارس و روم تمام دنیا پر غالب آئے۔ اور
پھر روم اور اہل مصر مین لڑائیان ہوئین اہل مصر نے خراج دینا منظور کیا اور فارس و

روم نے ملک مصر کو تقسیم کرلیا۔ ایک زمانہ درازتک نوابین فارس و روم مصر پر حکومت کرتے رہے تاآنکہ اسکندر یونانی کا مصر پر قبضہ ہوا اس نے اسکندریہ اور آثار قدیمہ کو از سرنو بنوایا بعدازان قیاصرۂ روم۔ مصر و شام پر غالب آئے اور مصر کی حکومت اپنی طرف سے قبط کو دی یہانتک کہ اسلام کا پھریرہ کامیابی کی ہوا مین اُڑتا نظر آیا اِندنون اسکندریہ اور مصر مین قبطیون کا آخری فرمانبردا مقوقس حکومت کررہا تھا اِسکا نام بروایت سہیلی جُریج بن مینا تھا جیسا کہ سہیلی نے نقل کیا ہے۔ جناب رسالتمآب صلعم نے حاطب رضہ بن ابی بلتعہ کو نامہ مبارک دیکر اس کے پاس روانہ فرمایا تھا پس یہ اسلام قبول کرنے پر مائل ہوگیا اور رسول مقبول صلعم کی خدمت مین چند چیزین ہدیتاً روانہ کین جنکو اہل سیر نے ذکر کیا ہے منجملہ اون کے ایک خچر تھا جسپر رسول مقبول صلعم اکثر سوار ہوا کرتے تھے جسکا نام دُلدُل رکھا گیا تھا اور ایک گدہا تھا جو یعفور کے نام سے مشہور تھا اور ماریہ قبطیہ والدہ جناب ابراہیم ؑ ابن رسول مقبول صلعم اور انکی والدہ اور ہمشیرہ شیرین بھی تھین جناب رسول مقبول صلعم نے شیرین کو حسان بن ثابت کو مرحمت فرمایا۔ اور چند پیالہ شیشے کے تھے جو اکثر رسول مقبول صلعم کے استعمال مین رہتے تھے۔ اور شہد مصری جو عسل الطیب کے نام سے مشہور ہے بھیجا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہرقل روم کو جب مقوقس کے اِن ہدایا کی اطلاع ہوئی تو اوس نے مقوقس کو متہم بالاسلام کرکے ریاست مصر سے معزول کردیا۔

مُسلم نے اپنی صحیح مین بروایت ابوذر غفاری رضہ بیان کیا ہے اِنَّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا فتحتم مصرا وانکم مستفتحون مصر فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم ذمة ورحما او صھرا بیشک رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تُم مصر کو فتح کرنا اور بیشک مصر کو تُم فتح کروگے پس اہل مصر کے ساتھ نیکی کرنا کیونکہ اِنکو ذمہ اور رحم ہے یا صھر (دامادی) ہے۔ علامہ ابن اسحاق زہری سے

روایت کرتا ہے کہ مین نے زہری سے کہا کہ ما الرحم اللتی ذکر (وہ کونسا رحم ہے جسکا ذکر کیا گیا) زہری نے جواب دیا کہ جنابہ ہاجرہ مادر اسماعیل اونھین مین سے تھین اور بعض رواۃ حدیث صہر کی تفسیر یہ کرتے ہین کہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم اونھین مین سے تھین جنکو مقوقس نے جناب رسول مقبول صلعم کو ہدیۃً بھیجا تھا۔

طبری کہتا ہے کہ عمرو ابن العاص رض نے جسوقت مصر پر قبضہ کیا تو لوگون نے جناب رسول صلعم کی وصیت سے اونکو آگاہ کیا عمرو ابن العاص نے کہا "یہ ایسا نسب ہے کہ جسکے حقکی نگہداشت سوائے نبی کے اور کوئی نہین کرسکتا کیونکہ یہ نسب بعید ہے" اور اہل مصر نے عمرو ابن العاص سے بیان کیا کہ ہاجرہ لونڈی نہ تھین بلکہ خاندان سلطنت سے تھین وہ ہمارے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کی بیوی تھین ہم سے اور اہل عین شمس سے لڑائیان ہوئین اہل عین شمس ہمپر غالب آئے انکے بادشاہ نے ہمارے شاہی محل کو لوٹ لیا بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور انکی عورتون اور بچون کو گرفتار کرلیا اُنھین عورتون مین ہاجرہ بھی تھین جو ابراہیم تمھارے باپ کو دیگئین

الغرض جس وقت مصر و اسکندریہ کی فتح انام کو پہونچی اور قیصر روم نے قسطنطنیہ مین جاکر جان چھپائی مقوقس اور بقیہ قبط اوس شرائط صلح پر راضی ہوگئے جسکو عمرو ابن العاص رض نے طے کیا تھا اور اوس جزیہ کا دینا قبول کرلیا جو اونپر قایم کیا گیا تھا اسی وجہ سے مقوقس اپنے قوم کی سرداری پر بحال و قایم رکھا گیا وہ اپنے ہر کام مین اسلامیون سے مشورہ کرتا تھا کبھی وہ اسکندریہ مین رہتا تھا اور گاہے منف (اعمال مصر) مین جاکر مقیم ہوتا تھا عمرو ابن العاص نے مقام فسطاط پر اپنا خیمہ نصب کرایا تھا اور اسی مقام سے مصر کا محاصرہ کیا تھا مسلمانون نے اسی مقام پر سکونت اختیار کرلی اور اس شہر کو چھوڑ دیا جہان مقوقس رہتا تھا تا آنکہ وہ شہر ویران و خراب ہوگیا اوس شہر کے ویران ہونے

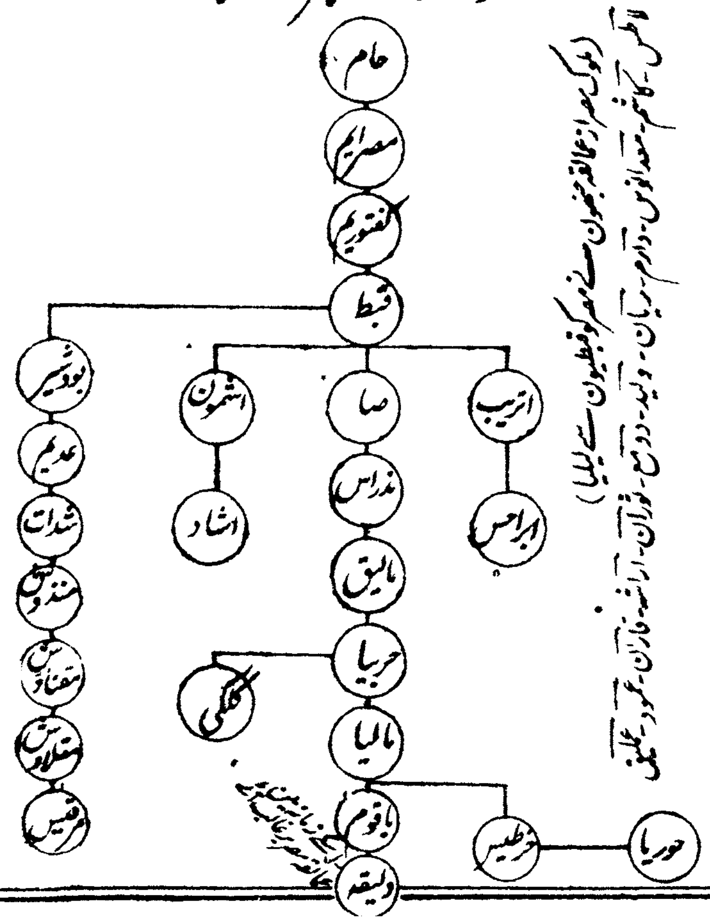
اور مقوقس کے مرنے سے قبطیون کی دولت وحکومت کا خاتمہ ہوگیا اور اونکی پچھلی نسلین ابتک باقی ہین جنکو اہل دول اسلامیہ اپنے مالی وانتظامی محکمون مین ملازم رکھتے ہین اور بعض اون مین سے اسلام قبول کرلیتے ہین سلطان وقت کے نزدیک انکی قدر ومنزلت بڑہجاتی ہے اور سب سے بڑا رتبہ مصر مین مرتبہ وزارت ہے انکے عوام الناس اوسی نصرانی مذہب پر ہین جس پر کہ پہلے تھے اور اکثر انکی قوم اطراف صعید اور اعمال مصر مین حرفت وصناعت کرتے ہین۔ واللہ غالب علی امرہ

عبد الرحمن بن شماسہ کی روایت باستشہاد شیوخ مصر اس امر کو ظاہر کر رہی ہے کہ شہر عین شمس ہیکل شمس تھا اس مین بنائین اور ستونین اور لہو لعب کی چیزین اس کثرت سے تہین کہ کسی اور قدیم شہر مین نہین ہین شہر منف ہمیشہ ملوک وسلاطین مصر کا دار السلطنت رہا فراعنہ مصر کے پہلے کے ملوک بھی وہین رہتے تھے اور بعد فراعنہ مصر بھی اوسی شہر کو شاہان عظام کے دار السلطنت ہونیکا اعزاز حاصل رہا تاآنکہ بختنصر نے اوسکو ویران ومسمار کیا جیساکہ قومس بن نقاس کے عہد حکومت کے ضمن مین ہم تحریر کرچکے ہین۔ فرعون مدینہ منف مین رہتا تھا اس شہر کے شہر پناہ کے ستر دروازے تھے اس کا شہر پناہ لوہے کا تھا اس مین نہرین تھین جو فرعون کے تخت کے نیچے سے جاری تھین۔ ابو القاسم بن خردازبہ کتاب المسالک والممالک مین تحریر کرتا ہے کہ شہر منف کا طول بارہ میل کا تھا مصر کا خراج اٹھارہ کرور دینار فرعونی تھا دینار فرعونی تین مثقال کا ہوتا ہے اور ہر مثقال ساڑہے چار ماشہ کا۔

مصر کو مصر اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسی شہر مین مصر بن بیصر بن حام نے سکونت اختیار کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نوح کے ساتھ کشتی مین تھا جناب نوح نے اسکے حق مین دعائے برکت فرمائی تھی اللہ جل شانہ نے انکی دعا مقبول کرلی اور برکت مرحمت فرمائی مصر کی حد طولاً برقہ سے ایلہ تک اور عرضاً اسوان سے رشید تک ہے پہلے اسکے

کل باشندے صابیہ مذہب رکھتے تھے بعد ازان قیاصرہ روم نے اسپر قبضہ کرلیا تو قسطنطین نے انکو نصرانیت کی طرف مائل کرلیا پس انھون نے اپنے ہمسایہ جلالقہ وصقالبہ وبرجان وروس وقبط وجبشہ ونوبہ کو نصرانیت کی تعلیم دی پھر جب پاک مذہب اسلام کا آفتاب مطلع دنیا مین نکلا تو اوس نے انکو اپنے نور ایمان سے منور کرکے اسلام کی راہ راست دکھلائی سو اللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

ملوک قبط کا شجرۃ النسب



بنی اسرائیل

اس سے پہلے ہم جناب ابراہیم کے تذکرہ مین لکھ چکے ہین کہ یعقوب بن اسحاق معہ اپنے اسباط کے مصر مین سکونت پذیر ہوتے تھے۔ توریت مین مذکور ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے انکو اسرائیل کے نام سے یاد فرمایا تھا۔ ایل کے معنی عبد کے ہین اور اسر اللہ جل شانہٗ کے اسماء صفاتی سے ہے چونکہ زبان عجم مین مضاف ہمیشہ متاخر ہوتا ہے اس وجہ سے ایل آخر کلمہ ہوا اور مضاف الیہ مقدم ہوا۔ یعقوب کا انتقال ایک سو سانتی ۱۸۰ برس کی عمر مین مصر مین ہوا اور یوسف نے حسب وصیت آپ کے باجازت فرعون فلسطین مین آپکی آبائی مقبرہ مین لاکر دفن کیا۔ بعد فراغ تجہیز وتدفین یوسف مصر مین پھر واپس چلے آئے اور وہین مقیم رہے تا آنکہ ایک سو بیس کی عمر مین آپ نے بھی انتقال کیا اور مصر مین دفن کئے گئے آپ نے وقت انتقال وصیت کی تھی کہ جب بنی اسرائیل مصر سے ارض موعود (یعنے بیت المقدس) کے طرف نکلکر روانہ ہون تو اپنے ہمراہ آپ کا تابوت بھی لیلین یوسف کے انتقال کے بعد اسباط نے مصر مین سکونت اختیار کی تھوڑے دنون مین انکی نسلی ترقی اس قدر ہوئی کہ قبطی انکو رشک وحسد کی آنکھون سے دیکھنے لگے توریت مین لکھا ہے کہ ایک بادشاہ فراعنہ مصر سے بعد یوسف کے تخت نشین ہوا اور وہ بنی اسرائیل کی قدر ومنزلت سے ناواقف تھا وہ نہ انکو پہچانتا تھا اور نہ انکے آبا واجداد سے آگاہ تھا اوس نے انکا خون مباح کردیا اور ان سے خدمت کا کام لینے لگا اس کے بعد کاہنون نے یہ ظاہر کیا کہ عنقریب بنی اسرائیل مین ایک نبی ہونیوالا ہے جو تمھارے ملک کا مالک اور تمھارے بربادی کا باعث ہوگا علی ہذا اسی طرح اور جو کچھ اس واقعہ کے متعلق اونکو معلوم تھا اوس سے بتایا فرعون مصر نے بنی اسرائیل کے قطع نسل کا بیڑہ اوٹھا لیا اونکے مردونکو عورتون سے علیحدہ کردیا لڑکون کو قتل کرنے لگا۔ اسی حالت پر ایک زمانہ گذر گیا تا آنکہ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

موسیٰ علیہ السلام موسیٰ - عمران ابن قاہث بن لاوے بن یعقوب کے لڑکے تھے انکے ماںکا نام یوحانذ تھا لاوے کی لڑکی اور عمران کی پھوپھی تھین - قاہث بن لاوے جناب یعقوب کے ہمراہ مصر مین آئے تھے اور عمران صلب قاہث سے مصر مین پیدا ہوئے عمران کی تہتر برس کی عمر مین ہارون اور اسی برس کی عمر مین موسیٰ پیدا ہوئے یوحانذ (مادر موسیٰ) نے بالہام خدا موسیٰ کو ایک صندوق مین رکھکر دریا[1] مین بہا دیا - ہمشیرہ موسیٰ دور سے کہڑی ہوکر دیکہنے لگین اتفاق یہ کہ فرعون کی لڑکی معہ اپنے خواصون کے دریا کے طرف آئی تھی اوس نے اس صندوق کو دریا سے نکلوایا جب صندوق کھولا گیا تو موسیٰ کی صورت دکہائی دی اس کو آپ کی صورت دیکہکر رحم آگیا - آپکی رضاعت کی اس کو فکر ہوئی ہمشیرہ[2] موسیٰ نے کہا " اگر تم اجازت دو تو مین ایک دودھ پلانی لادون فرعون کی لڑکی نے یہ منظور کرلیا - موسیٰ کی بہن گئین اور اپنی ماں کو بلا لائین - فرعون کی

---

[1] طبری کہتا ہے کہ مادر موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تین روز دودھ پلاکر چوتھے روز صندوق مین رکہکر دریا مین ڈالا تھا اور مفسرین و علماء اخبار کہتے ہین کہ تین مہینہ تک دودھ پلاکر چوتھے مہینہ مین موسیٰ کو اپنے کپڑے پہناکر صندوق مین رکہکر دریا مین بہادیا تھا اور صندوق پر اسنڈ ہا ہوا تھا صندوق کا بنانیوالا حزبیل نامی ایک شخص فرعون کے قوم سے تھا مگر باایمان تھا -

[2] اس قصہ کو اور مورخین نے اس طرح بیان کیا ہے اور یہی کلام مجید کے نص صریح سے مطابقت رکہتا ہے کہ جب تابوت موسیٰ کو آسیہ زوجہ فرعون یا فرعون کی لڑکی نے دریا سے نکلوایا اور فرعون سے بالتجا موسیٰ کو لیلیا تب اوس کو انکی رضاعت کی فکر ہوئی - جو دودھ پلائی آتی تھی اوس کا دودھ موسیٰ علیہ السلام نہ پیتے تھے تا آنکہ دوپہر کا وقت آگیا آسیہ یا فرعون کی لڑکی کو اس امر کا خیال گذرا کہ شدت گرسنگی سے موسیٰ کا انتقال نہو جائے اسوجہ سے وہ بہت پریشان ہوئی جب موسیٰ کی بہن کو اس حالت سے آگاہی ہوئی تب اونھون نے لونڈیون سے کہا هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم وهم له ناصحون " کیا تمکو ایسے اہلبیت کو بتلاؤن جو اسکی کفالت منظور کرلی اور وہ

لڑکی نے موسیٰؑ کو ان کی ماں یوحانذ کے سپرد کر دیا جب ایام رضاعت ہوگئے
اور موسیٰؑ فرعون کے لڑکی کے پاس لائے گئے اس نے انکا نام[1] موسیٰؑ رکھا اور خود
انکی پرورش کرنے لگی موسیٰؑ نے چونکہ فرعون کے گھر مین پرورش پائی تھی اور یہ بات عام
طور سے مشہور تھی کہ فرعون کی بی بی آسیہ یا اوسکی لڑکی نے آپ کو گود لیا ہے اسوجہ سے
اہل مصر آپ کا بہت لحاظ کرتے تھے لوگون کے دلون مین آپ کا بہت بڑا رعب و داب
تھا اور اسی خیال سے قبطی آپ کے مامون ہوتے ہین۔
موسیٰؑ نے جوان ہونیکے بعد ایکروز[2] دیکھا کہ ایک عبرانی (بنی اسرائیل) کو ایک
مصری (قبطی) مار رہا ہے آپ نے مصری کو اس فعل سے روکا مگر اوس نے آپکا
کچھ خیال نہ کیا موسیٰؑ کو غصہ آگیا اور آپ نے ایک ایسا طمانچہ اوس کو مارا کہ مر گیا دوسرے

---

۳ اسکی نصیحت بھی کرینگے" لونڈیون نے یہ سنکر فرعون کی لڑکی سے کہا اوس نے اپنے ملازمین کو ہمشیرہ
موسیٰؑ کے ساتھ کردیا اور وہ لوگ مادر موسیٰؑ کو بلا لائین موسیٰؑ نے اپنی ماں کا دودھ پاکر پینا شروع کردیا۔
[1] موسیٰؑ کو عبرانی مین موشا کہتے ہین اسکے معنی آب و درخت کے ہین چونکہ موسیٰؑ پانی اور درختون مین
پلے گئے تھے اسوجہ سے انکا نام موشا رکھا گیا اور تازی زبان مین موسیٰؑ کہنے لگے۔
[2] اس واقعہ سے پہلے جسوقت موسیٰؑ بچے تھے یہ حکایت کیجاتی ہے کہ ایک روز فرعون اپنے محلسرا مین
آیا آسیہ نے انکو فرعون کی گود مین دیدیا اور یہ کہا کہ یہ تیرا لڑکا ہے فرعون نے کہا کہ مجکو اس سے کچھ سروکار
نہین ہے مین مصری ہون یہ عبرانی لڑکا ہے آسیہ اور فرعون مین یہ باتین ہورہی تھین کہ موسیٰؑ نے فرعون
کی ڈاڑھی پکڑکر ایک چپت رسید کی فرعون اس حرکت سے برہم ہوکر کہنے لگا کہ یہ بنی اسرائیل کا لڑکا ہے اسی کو
ڈھونڈھ رہا تھا مین اس کو ضرور مار ڈالونگا۔ آسیہ نے کہا کہ اس نے یہ حرکت نادانی سے کی ہے دانستہ اس نے
یہ فعل نہین کیا اگر دانستگی سے اس فعل کا مرتکب ہوتا تو البتہ موجب عقوبت تھا فرعون نے اس خیال کی تردید کی
تب آسیہ نے آزمائش کی غرض سے دو طشت ایک یاقوت سرخ کا اور دوسرا آگ کا منگوا کر موسیٰؑ کے روبرو
رکھدیا موسیٰؑ نے بحکم الہی آگ اوٹھا کر منہ مین رکھ لیا فرعون کو اس سے یقین ہوگیا کہ موسیٰؑ نے
دانستگی مین وہ حرکت نہین کی اور اس خیال کے پیدا ہوجانے سے وہ اسکی اذیت سے محفوظ رہگئے۔

روز پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا مگر یہ کہ اس واقعہ مین دونون بنی اسرائیل سے تھے موسیٰ نے
شخص غالب کو زجر و توبیخ سے منع کرنا چاہا اوس نے کہا اترید ان تقتلنی کما
قتلت نفسا بالامس (کیا تو نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ مجکو قتل کر ڈالے گا جیسا کہ
کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا)[۱] موسیٰ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور اسکی خبر فرعون تک پہونچگئی
اوس نے آپ کی گرفتاری کا حکم نافذ کیا موسیٰ اس واقعہ سے مطلع ہو کر ارض مدین[۲] کے
طرف نکل کھڑے ہوئے اسوقت آپکی عمر چالیس برس کی تھی۔ مدین کے قریب پہونچکر
ایک چشمہ پر دو لڑکیون کو دیکھا اور ان کے مویشیونکو پانی پلا دیا وہ دونون لڑکیون نے
اپنے باپ کو اس سے مطلع کیا انکے باپ نے انمین سے ایک کا نکاح موسیٰ
کے ساتھ کر دیا جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اکثر مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ
شعیبؑ بن نوفل بن عیفا بن مدین علیہ السلام نبی تھے اور طبری کہتا ہے کہ جس نے
موسیٰ کا عقد اپنی لڑکی سے کیا تھا وہ رعویل (جو مدین کے عالمون سے تھے) ہین انکا

[۱] یہ دونون واقعہ موسیٰ کے چالیس برس کے عمر مین واقع ہوئے ہین اور اس سے پہلے جب آپ بیس برس کے ہوئے تو فرعون نے آپکی شادی کردی تھی اس بیوی سے موسیٰ کے دو لڑکے جرشون اور الیعازر پیدا ہوئے اور چالیسوین برس کی عمر مین یہ دونون واقعے اسی طرح واقع ہوئے کہ ایک روز خلاف معمول موسیٰ فرعون سے جدا ہو کر دوپہر کے وقت شہر منف مین وارد ہوئے منف مصر سے دو کوس کے فاصلہ پر تھا اوسوقت ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو مار رہا تھا موسیٰ نے قبطی کو اس حرکت سے روکا لیکن جب اوس نے آپکا کچھ خیال نہ کیا تو آپنے اوس کے سینہ پر ایک تھپکی سی دی باتفاق سے اوس کا اثر اس کے قلب پر پہونچا اور وہ مر گیا فرعون کو جب قبطی کے مارے جانے کی اطلاع ہوئی تو اوس نے قاتل کی تفتیش کا حکم دیا موسیٰ نے خوف و بیم مین یہ رات گذرانی اور وہین رہ گئے مصر مین نہ آئے اتفاق سے دوسرے روز پھر ایسا ہی قصہ پیش آیا کہ اسی بنی اسرائیل کو دوسرا قبطی مار رہا تھا آپنے قبطی کو روکا قبطی نے کہا تو بڑا جابر معلوم ہوتا ہے کل تو ایک کو مار چکا ہے آج تو نے میرے مارنیکا ارادہ کیا ہے موسیٰ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور اسنے فرعون کو جا کر اس واقعہ سے مطلع کر دیا۔ ۱۲

[۲] اہل مدین۔ مدین بن ابراہیمؑ کی اولاد سے تھے۔

نام یثیر تھا اور حسن بصری کا یہ بیان ہے کہ شعیبؑ بنی مدین کے سردار تھے۔

الغرض موسیٰؑ نے اپنے خسر شعیبؑ کے پاس قیام کیا اور عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے تا آنکہ اسّی برس کی عمر مین وحی نازل ہوئی اور آپکے بھائی ہارون پر نزول وحی تراسی برس کی عمر مین ہوئی۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ نے اونکو فرعون کی طرف بھیجا کہ وہ بنی اسرائیل کو مملکت قبط و جور فراعنہ سے نکالکر ارض مقدسہ کی طرف لیجائین جسکے دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ سے کیا تھا چنانچہ موسیٰؑ و ہارونؑ فرعون کے پاس گئے اور بنی اسرائیل کو دین حق کی دعوت دی وہ لوگ ایمان لائے اور اُنکی اتباع کی پھر فرعون سے بنی اسرائیل کے آزاد کرنیکو کہا موسیٰؑ نے معجزہ عصا کا دیکھایا اُسنے اس کو جھٹلایا ساحرون کو جمع کیا پھر سب ساحر موسیٰؑ پر ایمان لائے جیسا کہ قرآن مین منصوص ہے۔

(مترجم) تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جسوقت موسیٰؑ ارض مدین مین پہونچے اور ایک چشمہ پر بیٹھ گئے دیکھا کہ لوگ گروہ کے گروہ آتے ہین اور اپنے مویشی کو پانی پلا کر چلے جاتے ہین ماسوا انکے دو عورتین کچھ فاصلہ پر کھڑی ہین اور اپنے مویشیون کو روک رہی ہین موسیٰؑ نے اُنسے اسکی وجہ دریافت فرمائی اُنھون نے جواب دیا کہ جب تک یہ لوگ اپنے مویشیون کو پانی پلا کر نہ چلے جائینگے اسوقت تک ہم اپنے مویشیون کو پانی نہ پلاسکین گے انکا بچا ہوا پانی ہم اپنی مویشیونکو پلاتے ہین ہمارا باپ ضعیف ہے اوس سے کچھ کام نہین ہوسکتا۔ موسیٰؑ کو انکی بیکسی پر رحم آیا اور کنوئین کے مُنہ سے اوس پتھر کو اوٹھا کر اُنکی مویشیون کو پانی پلا دیا جس کو کئی آدمی ملکر اوٹھایا کرتے تھے۔ لڑکیون نے لَوٹ کر اپنے باپ سے اس واقعہ کو بتلایا اور ایک اون مین سے اپنے باپ کے کہنے سے موسیٰؑ کے بُلانے کو آئی اور موسیٰؑ سے کہا۔ چلو تم کو ہمارا باپ اِسی پانی پلانے کی اُجرت دینے کو بُلاتا ہے" موسیٰؑ یہ سُنکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور اُس کے پیچھے پیچھے چلے جب ہوا سے اوس کا کپڑا اوڑنے لگا تو

آپ نے کہا کہ تم مجکو پیچھے سے رہبری کرو مین تمھارے آگے چلتا ہون الغرض موسیٰ
شعیب کے پاس پہونچے اور اپنا کل ماجرا کہہ سنایا شعیب نے کہا لاتخف نجوت
من القوم الظالمین بعد اس کے اوسی لڑکی نے اپنے باپ شعیب سے کہا
کہ اے باپ اِس کو اس کے کام کی اچھی مزدوری دینا یہ بڑا قوی اور امین ہے" شعیب نے
کہا کہ تو نے اسکی قوت کا اندازہ تو اوسکے پتھر اوٹھا لینے سے کیا مگر اس کے امین ہونیکا
تجکو کیسے یقین ہوا لڑکی نے بجواب اس کے راستہ مین ہمراہ آنے کا قصہ بیان کیا شعیب
نے موسیٰ سے کہا کہ "میرا یہ ارادہ ہے کہ ان دونون لڑکیون مین سے ایک کا نکاح تمھارے
ساتھ کردون بعوض اس مہر کے کہ آٹھ برس میری مزدوری کردو اور اگر دس برس پورے
کردوگے تو اور زیادہ مناسب ہوگا مین تمپر جبر نہین کیا چاہتا" موسیٰ اس شرط پر راضی
ہوگئے جب شام ہوئی اور کھانا سامنے لایا گیا تو موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور یہ کہا
کہ ہم ایسے اہلبیت سے ہین کہ اعمال آخرت پر اُجرت نہین لیتے شعیب نے جواب دیا
کہ وہ اوسکی مزدوری نہین ہے بلکہ یہ ہماری اور ہمارے آبا و اجداد کے عادات مین داخل
ہے موسیٰ یہ سنکر خاموش ہوگئے اور ساتھ بیٹھکر کھانا کھالیا شعیب نے انکا نکاح اپنی لڑکی
صفورا سے کردیا جسنے پانی پلانیکا ماجرا بیان کیا تھا اور موسیٰ کو اپنے ہمراہ لیگئی تھی شعیب
نے اوس سے کہا مویشیون کے ہانکنے کیواسطے ایک لکڑی لادو صفورا ایک لکڑی اوٹھا
لائی جسکو ایک فرشتہ آدمی کی شکل مین آکر رکھ گیا تھا شعیب نے اوس کو لوٹا دیا مگر صفورا جب
لکڑی لاتی تھین وہی عصا لاتی تھین آخر موسیٰ اور شعیب مین اس عصا کے لینے مین بحث
ہوگئی اور اس امر پر یہ قضیہ ختم ہوا کہ پہلے جو شخص سے وہی منحصر الیہ ہو حکم الہی سے وہی فرشتہ
پھر بصورت آدمی آیا اور اوس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسکو زمین پر ڈالدو اور جو شخص تم دونون آدمیون
سے اسکو اوٹھا لے وہی اسکو لے دونون بزرگ اس فیصلہ پر راضی ہوگئے پہلے شعیب نے
لکڑی کو اوٹھانا چاہا لیکن مجبور رہے اور موسیٰ نے جب اوٹھانیکا قصد کیا تو اوٹھالیا۔

دس برس تک موسیٰ شعیبؑ کے یہان مزدوری کرتے رہے گیارھوین سال جاڑے کے موسم مین اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر شعیبؑ سے رخصت ہوکر مصر روانہ ہوئے۔ پانچ روز کا راستہ طے کرکے جب طور سینا کے قریب پہونچے تو شب تاریک ہونیکی وجہ سے راستہ بھول گئے موسیٰ نے ہرچند چقماق سے آگ جلانیکی کوشش کی لیکن کامیاب نہوئے پریشان ہوکر خاموش ہو رہے جب ایک حصہ رات کا گذر گیا تو طور سینا پر کچھ روشنی نمودار ہوئی جسکو یہ آگ سمجھکر اپنی بی بی سے بولے تم یہین بیٹھی رہو مین اوس طرف جاتا ہون شاید وہان پر آگ ملجائے یا راستہ کا پتہ چل جائے" موسیٰ یہ کہکر طور سینا کی طرف بڑھے جسقدر جناب موصوف آگ کے قریب جاتے تھے اوسی قدر آگ دور ہوتی جاتی تھی اور آسمان تک مشتعل ہوتی جاتی تھی موسیٰ کو اس واقعہ سے سخت حیرت دامنگیر ہوئی کیونکہ آگ بغیر دھوان کے جس درجہ تیز وروشن ہو رہی تھی اوسی قدر درخت سبز اور ہرا بھرا نظر آرہا تھا۔ موسیٰ کچھ سوچ سمجھکر جھجکے اور جھجھک کر لوٹے مگر انی انا اللہ رب العٰلمین کی ندا سنکر ٹھہر گئے تھوڑی دیر تک بیہوشی کے عالم مین رہے جب ہوش مین آئے تو جناب باری نے فرمایا اخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی (تو اپنے جوتے کو اوتار ڈال بیشک تو زمین پاک مین ہے) علما تفسیر حکم خلع نعلین کی یہ وجہ ظاہر کرتے ہین کہ وہ جوتیان مردہ گدہے کے چمڑے کی تھین لیکن یہ تاویل ہی تاویل ہے اصل یہ ہے کہ شرافت وتعظیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تھا جبکہ موسیٰ نے بحکم باری جوتا اوتار ڈالا جناب باری عز اسمہ نے اونکو پہلے اصول[1] توحید کی تعلیم کی اور شریعت کو

[1] اصول توحید یہ ہین کہ خدا کا کسیکو شریک نہ کرنا نہ اوسکی ذات مین اور نہ اوسکی صفات ذاتیہ مین چنانچہ اسکو جناب باری نے ایک مقام پر انی انا اللہ لا الہ الا انا (بیشک مین اللہ ہون اور کوئی اللہ سوائے میرے نہین ہے) فرمایا ہے اور دوسرے مقام پر انی انا اللہ رب العالمین (بیشک مین اللہ ہون سارے عالم کا پروردگار) ارشاد کیا ہے۔

کی تعلیم کی اور شریعت[۱] [illegible]
معجزے دینے کی [illegible] تو یون ارشاد فرمایا و ما تلك بيمينك يا موسىٰ
(تمھارے داہنے ہاتھ مین کیا ہے اے موسیٰ) موسیٰ نے عرض کیا ھی عصای اتوکؤا
[illegible] علیها و اھش بها علی غنمی ولی فیها مارب اخری
(یہ میری لکڑی ہے [illegible]) بکریون کے واسطے اس سے پتیان درختون کی توڑتا ہون
اور اس سے محکو بہت سے کام اور بھی ہین) علما تفسیر اس مقام پر ایک لطیفہ دلچسپ یہ
[illegible] نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے اتنا ہی جواب کہ مین
[illegible] بکریون کیواسطے پتیان توڑتا ہون اور جب اتنے کہنے پر تسکین نہوئی
تو یہ کہا [illegible] اس سے مجکو اور بہت سے کام ہین" دو وجہ سے دیا ایک تو اس خیال سے
کہ جناب باری عز اسمہ سے شرف تکلم دیر تک حاصل رہے اور دوسرے یہ کہ شاید بوجہ
بشریت یہ خیال پیدا ہوا کہ جو تا تو پہلے ہی [illegible] اتروا دیا گیا ہے کہین یہ لکڑی بھی ہاتھ سے
پھینک دینے کا نہ حکم ہو جائے حالانکہ ایسا ہی ہوا کہ جناب باری نے یہ جواب سنکر بھی
فرمایا القها یا موسیٰ (اے موسیٰ اس کو چھوڑ دے) موسیٰ نے جون ہی بحکم باری
عصا کو زمین پر پھینکا ویسا ہی وہ ایک اژدہے کی شکل مین پھنکاریان مارتا نظر آیا موسیٰ
ڈرے اور پیچھے ہٹے حکم ہوا" کچھ خوف نہ کرو آگے بڑھو اوسکو ہاتھ تو لگاؤ اسکو ہم پہلی ہی
حالت مین کر دینگے موسیٰ نے یہ سنکر اژدہے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اوسکی گردن پکڑلی
وہ پھر عصا ہو گیا بعد ازان حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو جیب مین چھپا کر نکالو وہ روشن
و سفید ہو جائیگا کسی بیماری سے نہین بلکہ کرامت و اعجاز سے جب موسیٰ اس حکم کی تعمیل

---

[۱] شریعت کی تکمیل یون فرمائی کہ پہلے عبودیت کو کہا بعد ازان لازمہ عبودیت یعنی اطاعت کی تعلیم کی
پھر اعتقاد کو درست کیا جیسا کہ آیۂ فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری (میری عبادت کرو نماز قائم
کرو میرے ذکر کے لئے) اور ان الساعة اتية (بیشک قیامت آنیوالی ہے) سے مستفاد و مفہوم ہوتا ہے

فارغ ہوچکے اور یہ دونون معجزے (یعنی عصا کا اژدہا ہوجانا اور ید بیضا) مرحمت ہوگئے تو ارشاد ہوا فذانك برهانان من ربك الى فرعون وملئه انهم كانوا قومًا فاسقين (پس یہ تیرے رب کی دو دلیلین وعلامتین ہین فرعون اور اوس کے گروہ کی طرف بیشک وہ لوگ قوم فاسق ہین) موسیٰ نے گزارش کیا رب انی قتلت منهم نفسا فاخاف ان یقتلون (ایخدا مین نے اونمین سے ایک شخص کو مارڈالا ہے مین ڈرتا ہون کہ کہین وہ مجھکو مار نہ ڈالین) اس وجہ سے میرے بھائی ہارون کو بھیج وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہے جناب باری نے آپکی یہ التجا منظور فرمالی اور انکو بھی نبوت مرحمت فرمایا بنظر تسلی وتسکین ارشاد فرمایا ونجعل لكما سلطانا (ہم تم دونون کو غلبہ و قوت مرحمت کرینگے) فلا یصلون الیکما بایاتنا (پس وہ لوگ (یعنی فرعون اور اوسکی قوم) تمکو کچھ مضرت نہ پہونچاسکینگے ساتھ نشانیون ہمارے کے) انتما ومن اتبعكما الغالبون (تم اور تمھارے اتباع کرنیوالے اونپر غالب ہوجائینگے) موسیٰ نے جب اپنی ہر طرح سے تسکین کرلی اور ہر صورت سے آپکو اطمینان ہوگیا تو آپ طور سینا سے لوٹے اور اپنے اہل کو لیکر روانہ ہوئے بعد طے منازل رات کے وقت مصر مین پہونچے اور اپنے مکان مین جاکر فروکش ہوئے مگر نہ گھر والے موسیٰ کو پہچان سکے اور نہ موسیٰ نے انلوگون کو پہچانا صبح کے وقت کھانے پر ہارون نے آپ کا نام ونشان دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مدتون کے بچھڑے ہوئے بھائی موسیٰ ہین دونون بھائیون نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور موسیٰ نے اپنی سرگذشت کہہ سنائی۔

بعض مورخین تحریر کرتے ہین کہ موسیٰ طور سینا پر سات روز تک رہے اونکے زمانۂ عدم موجودگی مین چند چرواہے مدین کے طور کی طرف آئے اور آپکی بیوی کو انکے باپ شعیب کے پاس پہونچادیا بعد ازان موسیٰ طور سے واپس ہوکر تنہا مصر کو روانہ ہوئے پھر بعد غرق فرعون آپکی بی بی کو شعیب نے آپکے پاس پہونچایا۔ اکثر علماء تاریخ اپنے

اپنے مصنفات مین یہ بھی شہادت دے رہے ہین کہ موسیٰؑ کے مصر مین پہونچنے سے پہلے ہارون پر وحی نازل ہو چکی تھی اور اونکو حکم ملگیا تھا کہ موسیٰؑ مصر کی طرف آرہے ہین تم اونکے ہمراہ فرعون کے پاس ادائے رسالت کو جانا چنانچہ ہارونؑ مصر سے باہر موسیٰؑ کو ملے اور جب موسیٰؑ نے کہا کہ ہمکو خدا نے فرعون کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو ہارونؑ نے اس قول کی تصدیق کی اور اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوئے اور رات ہی کو فرعون کے دروازہ پر جاکر دستک دی تھی۔ واللہ اعلم

موسیٰؑ کو اسّی برس کی عمر مین اور ہارون کو تیراسّی برس کی عمر مین نبوت مرحمت ہوئی تھی پہلے ان دونون بزرگون نے بنی اسرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا جب وہ لوگ ایمان لائے اور آپ کے پیرو ہوئے تو فرعون کے پاس گئے۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ دو برس تک یہ دونون بھائی فرعون کے مکان پر آتے جاتے رہے مگر اندر داخل ہونے پاتے تھے اتفاق وقت سے ایک روز فرعون کے دربار مین ایک مسخرہ بیٹھا ہوا تھا وہ اثنائے کلام مین جبکہ فرعون اپنی کبریائی کا اظہار کر رہا تھا بول اوٹھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تمکو اسکی خبر بھی نہین کہ تمہارے دروازہ پر ایک مدت سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو اپنے کو خدا کا رسول کہتا ہے فرعون یہ سُنکر سخت برہم ہوا اور اُس نے اُنکو دربار مین بلوایا جسوقت یہ دونون بھائی دربار مین پہونچے مسخرہ نے دیکھکر کہا۔ اے لو این گل دیگر شگفت مین تو ایک ہی شخص سمجھا تھا یہ تو دو نکلے الغرض موسیٰؑ و ہارونؑ نے فرعون کے پاس پہونچکر کہا " انا رسول رب العالمین ان ارسل معنا بنی اسرائیل (ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہین پیام یہ ہے کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدے) فرعون نے موسیٰؑ کو زبان کی لکنت سے پہچان لیا اور بنظر حقارت استفہام کے لہجہ مین بولا الم نربک فینا ولیدًا (کیا تیری لڑکپن سے ہمارے یہان پرورش نہین ہوئی؟) ولبثت فینا

من عمرك سنين (اور کیا تو چند سال ہمارے یہان نہین رہا ہے؟) وفعلت
فعلتك التی فعلت وانت من الکافرین (اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے
اور اب اس کے چہاپنے والون سے ہے؟) موسیٰ نے جواب دیا فعلتها اذا وانا
من الظالمین (ہان مین نے اوسوقت وہ کام کیا تھا اور مین ظالمون مین سے تھا)
ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین
(لیکن تمہارے خوف سے مین بھاگ گیا تھا پس دی میرے رب نے مجھکو سمجھ اور کیا مجھکو پیغمبرون
مین سے) فرعون کو یہ سُنکر تعجب ہوا کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھ رہا تھا اسی وجہ
سے اوس نے پھر استفسار کیا وما رب العالمین (رب العالمین کی ماہیت کیا ہے؟)
موسیٰ نے فرمایا رب السموات والارض وما بینهما ان کنتم موقنین
(وہ رب ہے آسمانون اور زمین کا اور جو چیز کہ اونکے درمیان مین ہے اگر تم یقین کرنے
والے ہو) فرعون کو اس کلام سے اور زیادہ تعجب ہوا اوس نے اپنے ہمنشینون سے
مخاطب ہوکر کہا الا تستمعون (کیا نہین سنتے تم) موسیٰ نے اُنکے اس استعجاب کے
رفع کرنیکی غرض سے یا یہ کہ فرعون کی مصاحبین کے اس استفسار کے جواب مین کہ اے موسیٰ
جسکی طرف ہمکو تم بلاتے ہو وہ کون ہے ارشاد فرمایا ربکم ورب ابائکم الاولین
(خدا تمہارا ہے اور تمہارے اگلے باپون کا خدا ہے) فرعون نے اپنے جلیسون سے
کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون (بیشک یہ پیغمبر تمہارا جو تمہاری
طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے) موسیٰ نے انکی ناسمجھی سے جھلّا کر پھر بولے رب المشرق
والمغرب وما بینهما ان کنتم تعقلون (پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے اور
اُس چیز کا ہے جو اُنکے درمیان مین ہے اگر تم کچھ سمجھتے ہو) فرعون کو یہ سُنکر
غصہ آگیا اور اوس نے طیش سے کہا لئن اتخذت الها غیری لاجعلنك
من المسجونین (اگر میرے سوا کسی اور کو خدا بنائیگا تو بیشک مین تجھکو قید کر دونگا)

موسیٰ نے فرمایا کہ اگر مین اپنے اس دعویٰ کی شہادت مین کوئی ظاہر اور روشن
معجزہ پیش کردن؟ فرعون نے کہا فات بھا بہ ان کنت من الصادقین (اگر تجھکو
سچائی کا دعویٰ ہے تو اوسکو دکھلا۔) موسیٰ نے عصا کو زمین پر ڈالدیا فوراً اتنی گز کا[1]
اژدہا بن گیا اور اپنے ہاتھ کو بغل مین سے کھینچ لیا معًا ید بیضا ظاہر ہوگیا بعد ازان فرعون
کے کہنے سے موسیٰ نے اژدہے کو پکڑ لیا وہ پھر عصا ہوگیا اور ہاتھ کو بغل کی طرف لیگئے
وہ بھی اصلی حالت پر آگیا۔ چونکہ موسیٰ کے مزاج مین سختی زیادہ تھی باین خیال جناب باریتعالیٰ نے
موسیٰ کی طرف یہ وحی نازل فرمائی کہ فرعون سے سختی و درشتی سے باتین نہ کرو بلکہ نرمی
سے ہمکلام ہو شاید اوسپر ہمارا کچھ خوف غالب ہو اور راہ راست پر آجائے موسیٰ و ہارون
علیہما السلام فرعون کے پاس پھر گئے اور اوس کو سمجھانے لگے "اگر تو یہ چاہے گا کہ ترے
شباب کا عہد لوٹ آئے تو مین تجھکو از سر نوجوان کردون گا اور اگر تیری یہ خواہش ہے کہ ہمیشہ
تو بادشاہت کرتا رہے تو مین خدا سے دعا کردون گا تجھسے تیری بادشاہت کبھی نہ چھینی
جاویگی اور جب تو اس جہان گذران سے دار البقا کی طرف جائے گا تو نہایت وسیع اور عمدہ
جنت پائیگا لیکن ان سب کے ساتھ شرط یہ ہے کہ تو خدائے برحق و یکتا پر ایمان لا اور میرے
رسول ہونیکی شہادت دے" فرعون یہ باتین سُنکر کچھ راضی سا ہوگیا اور اوس نے اپنے وزیر
ہامان کو بلا بھیجا ہامان اس سے زیادہ کفر و زندقہ مین بڑھا ہوا تھا اوس نے آتے ہی
یہ باتین سُنکر کہدیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آجتک تو تو خدائی کر رہا تھا لوگ
تیری پرستش کرتے تھے اور آج تو موسیٰ کے کہنے سے اوس کے خیالی خدا کی عبادت کریگا
اور خدائی کرکے بندون مین شامل ہوگا" فرعون اس گفتگو کو سُنکر اپنے خیال پر نادم ہوا

[1] بعض مورخین نے تحریر کیا ہے کہ اس اژدہے کا مُنہ اس قدر بڑا تھا کہ ایک کلّہ اوس کا زمین پر تھا
اور دوسرا کلّہ اوس کا فرعون کے کنگرہ محل پر فرعون اس اژدہے کو دیکھنے سے ایسا خوف غالب ہوا کہ اوسکا
پاخانہ خطا ہوگیا تقریباً بیس روز تک اوس کو دست آیا کئے ۔

ہامان نے خضاب ایجاد کرکے فرعون کے بال سیاہ کر دئے
اور اس طور سے اس کی خواہش جوانی پوری کردی فرعون پہلا شخص ہے کہ جس نے اپنے
بالون کو سیاہ وسمہ سے رنگا۔ فرعون کو ہامان کی باتون سے اطمینان ہو گیا مگر ساتھ ہی
اوس کے یہہ خیال گذرا کہ کہین میرے مصاحبین موسیٰ کی پٹی مین نہ آجائین اسوجہ سے
اوس نے اپنے جلیسون کو خطاب کرکے کہا اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ (بیشک یہ دانا
جادوگر ہے یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرون (یہ چاہتا ہے
کہ تمکو تمھارے زمین سے بزور اپنے جادو کے نکالدے بس کیا کہتے جاتے ہو) درباریون
نے یہ رائے دی ارجہ واخاہ وابعث فی المدائن حاشرین (اس کو
اور اس کے بھائی کو بیت ولعل مین ڈالدے اور جادوگرون کے شہرون مین آدمیونکو
بھیجدے) یاتوک بکل سحار علیم (ترے پاس لائین وہ ہر دانا جادوگر کو) فرعون
نے درباریون کی یہ رائے پسند کی اور ایک معینہ ومقررہ وقت مین ستر یا بہتر بالتحقیق
وبروایت دیگر بیدرہ ہزار یا تیس ہزار ساحرون کو جمع کرکے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام
کو بلوایا موسیٰ نے ساحرون سے کہا حیف ہے تملوگ خدا کا کچھ خوف نہین کرتے اور یہ مصنوعی
تماشا لیکر آئے ہو ساحرون نے موسیٰ کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھکر آپ کی
باتون کا جواب تک ندیا اور فرعون سے کہنے لگے ائن لنا لاجرا ان کنا نحن
الغالبین (ہمکو کیا اُجرت ملیگی؟ اگر ہم انپر غالب ہوگئے) فرعون نے کہا نعم
وانکم اذا لمن المقربین (ہان بیشک تم اوسوقت مقربین مین سے ہوگے یعنی مین
تمکو اپنی مصاحبت کی عزت دونگا) ساحرین یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور تیاریان کرنے
لگے موسیٰ نے اون لوگون سے فرمایا کہ تملوگ جو کچھ کرتب دکھانے والے ہو دکھاؤ ساحرون
نے بعزۃ فرعون انا لنحن الغالبون (فرعون کے اقبال سے بیشک ہم
ہی غالب ہونگے) کہکر اپنی رسیان اور لاٹھیان زمین پر ڈالدین جو عام آدمیون کے

نظرون مین سانپ اور اژدہے نظر آنے لگے موسیٰؑ نے بھی بالہام باری تعالیٰ اپنا عصا زمین پر ڈالدیا وہ ان سب سے اتنا بڑا اژدہا بنگیا کہ ان سب کو نگل گیا۔ بعد ازان موسیٰؑ نے اوسے اپنے ہاتھ مبارک مین لیلیا وہ پھر عصا ہوگیا۔ مورخین لکھتے ہین کہ فرعون کے ساحرون کا اوستاد ایک اندہا ساحر تھا اوس سے اوس کے ہمراہیون نے یہ ماجرا بیان کیا اوس نے بیساختہ یہ کہا کہ یہ سحر نہین ہے اور بے اختیار سجدہ مین گرپڑا اس کے شاگردون نے بھی اسکی اتباع کی اور سب یکزبان ہوکر کہنے لگے امنا برب العالمین رب موسیٰ وھارون (ایمان لائے ہم پروردگار عالمون پر جو پروردگار موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ہے) فرعون یہ واقعہ دیکھکر جھلا اوٹھا اور غصہ سے کہنے لگا "تملوگ میرے بغیر اجازت اوس پر ایمان لائے وہ تمہارا بڑا اوستاد ہے اوسی نے تم کو جادو سکھلایا ہے تم اپنی اس خود رائی کا ذایقہ چکھوگے مین پہلے تمہارے ہاتھ پانون کاٹ ڈالونگا بعد اس کے تم سب کو سولی دونگا" ساحرون نے کہا کہ ہمکو اسکی پرواہ نہین ہے تیری اس دہمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہ پھرین گے ہمکو امید ہے کہ وہ ہماری خطائین بخشدیگا اسوجہ سے کہ سابق الایمان ہین" فرعون کو انکی باتون سے اور زیادہ غصہ آیا اور اوس نے دوسرے وقت ان بیچارون کو سولی دیدی۔

یہ خدا کی شان و کبریائی تھی کہ اول وقت تو وہ کفار تھے اور موسیٰؑ سے معارضہ کرنے آئے تھے فرعون سے انعام و اکرام کے خواستگار ہوئے تھے اور دوسرے وقت شہدا مین داخل ہوگئے بغیر کسی عمل کے کئے ہوئے سیدھے جنت مین چلے گئے

عام مورخین کا یہ خیال ہے کہ خرقیل بھی اسی دن انھین ساحرون کے ساتھ شہید کیا گیا تھا اوس نے انکو علانیہ ایمان لاتے ہوئے دیکھکر ایمان ظاہر کردیا تھا اور بعضے یہ کہہ رہے ہین کہ اس واقعہ سے پہلے وہ ایمان اپنا ظاہر کرچکا تھا مگر سولی اوس کو ان کے ساتھ دیگئی خرقیل کے بارے مین مورخین کا اختلاف ہے

کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی اس کو فرعون سے بتاتا ہے اور کوئی یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ نجار تھا اسی نے تابوت بنایا تھا جس مین جناب موسیٰ بند کرکے نیل مین ڈالے گئے تھے۔ بعد اس کے ایک دوسرا واقعہ جگر گداز یہ ہوا کہ پہلے ماشطہ نامی ایک عورت کو مع اوس کے لڑکے کے فرعون نے تنور مین ڈالدیا اس وجہ سے کہ اوس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا بعدہٗ اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر تشدد کیا کہ اونکا بھی انتقال ہوگیا انھون نے حالت تشدد مین جناب باری مین یہ عرض کیا رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین (اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت مین ایک گھر بنادے اور مجکو فرعون اور اوس کے کامون سے نجات دے اور نجات دے مجکو قوم ظالمین سے) اللہ جل شانہٗ نے اونکی یہ دعا قبول فرمالی اور اونکے آنکھون سے پردہ اوٹھا لیا بی بی آسیہ جنت کو دیکھکر مسکرائین فرعون نے کہا یہ ماجرا دیکھو کہ اسپر عذاب کیا جاتا ہے اور یہ ہنس رہی ہے آسیہ نے کچھ جواب ندیا اور صبر وشکر کرتی ہوئین اوسی عذاب وتشدد کی حالت مین انتقال کر گئین۔

ان واقعات کے بعد عام طور سے آدمیون پر فرعون کا رعب غالب ہوگیا مگر تاہم حقانیت کیوجہ سے موسیٰ کی طرف مائل ہوتے جاتے تھے فرعون نے عام لوگونکے خیال تقسیم کرنے کی غرض سے اپنے وزیر ہامان سے کہا "مجکو یہ گمان پیدا ہو رہا ہے کہ موسیٰ (عیاذاً باللہ) جھوٹا ہے تم میرے لئے ایک بلند اور اونچا محل بناؤ تاکہ اوس پر چڑھ کے موسیٰ کے خدا کو دیکھون" ہامان نے سات برس کے عرصہ مین پکی اینٹون اور چونے سے ایک بلند مکان بنوایا فرعون کو اسپر چڑھنے کی نوبت تک نہ آئی اللہ جل شانہٗ کے حکم سے اوسکی دیوارین شق ہوگئین اور وہ مکان گر پڑا فرعون کو اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا بنی اسرائیل موسیٰ کے پاس آتے اور

انکے ظلم کی شکایتین کرتے تھے اور جناب موسیٰ یہی فرماتے تھے استعینوا باللہ واصبروا ان العاقبۃ للمتقین (اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو بیشک آخرت کی بھلائی پرہیزگارون کے لئے ہے

ان واقعات کے بعد فرعون نے موسیٰ کو جھٹلانے اور بنی اسرائیل کے تکلیف دہی مین زیادہ توجہ کی کوئی دقیقہ انکے ستانے کا فروگذاشت نکرنے لگا پس بحکم باری عز اسمہ۔ فرعون اور اوسکی قوم کو دس[۱] مشکلات کے بعد دیگرے پیش

[۱] علامہ ابن اثیر نے اسمین سے نو کو ذکر کیا ہے اول طوفان آیا مدتون متواتر پانی برستا رہا کل چیزین پانی مین غرق ہوگئین جب فرعونی زیادہ پریشان ہوئے تو موسیٰ کے پاس گئے اور کہا کہ اگر یہ عذاب ہمسے اوٹھا لیا جائیگا تو ہم ایمان لائینگے موسیٰ نے دعا کیا اور وہ عذاب جاتا رہا مگر یہ ایمان نہ لائے (دوسرے) ٹڈیان آئین اسوقت بھی فرعونی یہی چال چلے (تیسرے) جنگلی چوہے اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ کل کھیتون اور انبار دون کو برباد کر دیا موسیٰ سے پھر التجا کیگئی اور یہ عذاب اون کے سر دن سے جاتا رہا اور وہ ایمان نہ لائے (چوتھے) مینڈکونکا عذاب آیا یہ اس کثرت سے نمایان ہوئے کہ فرعونیون کے کل برتن اور مکان ان سے بھر گئے موسیٰ سے پھر عرض کرنے گئے اور یہ عذاب دفع ہوگیا مگر وہ اپنے کفر پر بدستور قایم رہے (پانچوین) اونپر یہ عذاب نازل ہوا کہ فرعونیون کا پانی خون ہوگیا۔ ایک ہی گھڑے سے فرعونی اور بنی اسرائیل پانی پیتے تھے۔ بنی اسرائیل پانی پیتے تھے اور فرعونی خون پیتے تھے۔ یہ عذاب سات دن رہا آٹھوین روز موسیٰ کی دعا سے اس سے بھی نجات ملی لیکن کافر کے کافر ہی رہے (چھٹے) ان واقعات کے بعد سوائے خیل اور جواہرات اور غلہ کے کل چیزین مسخ ہوگئین۔ جب اس مرتبہ بھی فرعونیون نے موسیٰ کو دھوکا دیا اور آپکو شاق گزرا تو حکم ہجرت نازل ہوا

علامہ طبری نے ان چھ کو ذکر کرکے عصا اور ید بیضا اور قحط کو ذکر کیا ہے اس حساب سے نو ہوئے۔ باین ہمہ دسوین عذاب کا پتہ نہ چلا۔

آئین جو ہر ایک موسیٰ کی دعا سے رفع ہوتی گئین۔ تا آنکہ موسیٰ کو معہ بنی اسرائیل کے مصر سے
ہجرت کا حکم ہوا توریت مین لکھا ہے کہ وقت روانگی بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہر
خاندان والے بکرے یا دُنبے کی قربانی کرین۔ اگر مستطیع نہون تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ
شریک ہو جائین اطراف (ہاتھ و پاؤن) اور سر کے سوا اور باقی گوشت کھائین یعنی
اُنکی ہڈی نہ توڑین۔ علامت کی غرض سے چلتے وقت اوس کا خون دروازون پر لگا دین
گھر کے باہر کوئی چیز نہ چھوڑین روز روانگی اور اس کے بعد سات دن تک نان فطیر
کھائین اور فصل ربیع کے چودھوین روز مصر سے ارض مقدسہ کیطرف رات کے وقت
عصائین ہاتھون مین لئے ہوئے بوڑھے جوان لڑکے حسب ترتیب نکلین اور جو کچھ
رات کے کھانے سے بچ جائے اوس کو جلا دین۔ یہ دن اونکے اور اُنکی آئیندہ نسلون
کے لئے عید کا مقرر کیا گیا اِسی کو وہ لوگ عید[1] الفصیح کہتے ہین توریت مین یہ بھی مذکور ہے
کہ اسی شب مین بنی اسرائیل نے اشتعال طبع کی غرض سے قبطیونکی دوشیزہ عورتونکو
قتل کر ڈالا اور اون کے مویشیونکو اور چارپایون کو ہلاک کر دیا بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا
گیا تھا کہ قبطیون سے قیمتی قیمتی زیورات مستعار لیلین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اور
شب کے وقت معہ اپنے مال واسباب و مویشیون کے مصر سے نکلے اور بالہام
الٰہی یوسف صدیق کا تابوت نکلوا کر اپنے ہمراہ لیا جیسا کہ وقت انتقال آپ نے
وصیت کی تھی بنی اسرائیل کی تعداد اِسوقت چھ[2] لاکھ یا کچھ اس سے زیادہ بیان کیجاتی ہے
دریا کے قریب پہونچگئے تھے کہ فرعون کو یہ خبر لگی فوراً مصر کے گرد نواح کے شہرون

---

[1] عید الفصیح نصرانیونکی عید کا نام ہے صحیح یہ ہے کہ وہ اوس کو عید الفطیر کہتے ہین کذا افادہ العطا
[2] علامہ ابن اثیر بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تینتس ہزار بیان کرتا ہے اور تحریر کرتا ہے کہ ہارون مقدمہ
مین تھے اور موسیٰ ساقہ کے ہمراہ تھے مورخ طبری کہتا ہے کہ وقت خروج موسیٰ کے ساتھ چھ لاکھ
تیس ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ تھے علاوہ اس کے لڑکی اور عورتین تھین جنکی تعداد کچھ ظاہر نہین کی

سے کچھ فوجین جمع کر لین اور ان کے تعاقب مین روانہ ہوا جسوقت بنی اسرائیل دریاے
نیل کے ساحل پر کوہ طور کے سامنے پہونچے فرعون بھی اپنا لشکر لئے ہوئے آ پہونچا
موسیٰ سلہ نے بحکم خدا اپنا عصا دریا پر مارا دریا پھٹ گیا اور صاف راستے ظاہر ہو گئے
موسیٰ معہ بنی اسرائیل کے چلے گئے اور فرعون معہ اپنے لشکر کے انکے تعاقب مین
آگے بڑہا نصف دریا تک پہونچا ہوگا کہ موج کے تھپیڑون نے اسکو معہ اس کی فوج کے

نوین محرم شب شنبہ کو مصر سے موسیٰ نکلے اور اوس کے صبح کو فرعون کو انکی روانگی کی اطلاع ہوئی -

سلہ مورخین اس واقعہ کو اس طرح پر روایت کرتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل دریا کے ساحل پر پہونچے اور فرعون اونکے قریب آ پہونچا تو بنی اسرائیل گہبرا گئے اور موسیٰ سے کہنے لگے کہ مصر مین ہم جس حالت مین تھے اچھے تھے اب تم ہمکو مصر سے نکال لائے سامنے دریا ہے پیچھے دشمن ہے نہ آگے بڑہ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہین موسیٰ نے کہا کلا ان معی ربی سیہدین (یعنی بیشک میرے ساتھ میرا خدا ہے اور وہ قریب ہے کہ میری ہدایت کریگا) موسیٰ کی زبان سے یہ کلمات ختم ہونے تھے کہ دریا پر عصا مارنے کی وحی نازل ہوئی جناب موسیٰ نے دریا پر عصا مارا فوراً بارہ راستہ ظاہر ہو گئے بارہو سبط بنی اسرائیل ان راہون سے چلے کچھ دور چلکر ہر ایک سبط کہنے لگا کہ شاید ہمارے ساتھی ڈوب گئے جب تک ہم انکو نہ دیکھینگے ہمکو یقین نہوگا موسیٰ نے دعا فرمائی اوسی وقت پانی کی جو دیوارین بنگئی تھین اون مین روزن ہو گئے اور ہر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے دریا سے عبور کر گئے - فرعون نے یہ ماجرا دیکھ کر اپنے لشکرون سے کہا " دیکھو دریا نے مجھے راستہ دیدیا لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارا دشمن تو نکل گیا اور تم باقی رہ گئے چلو آگے بڑھو" یہ کہکر اوس نے اپنا گھوڑا آگے کیا جسوقت نصف دریا مین پہونچا دریا اپنے اصلی حالت پر آگیا فرعون معہ اپنے لشکرون کے ڈوب کر ہلاک ہوگیا ڈوبتے وقت فرعون نے کہا آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل و انا من المسلمین (یعنی [illegible] ایمان لایا اس پر کہ کوئی خدا سوا اسکے نہین ہے جسپر کہ بنی اسرائیل ایمان لائے ہین اور مین [illegible]) مگر کچھ سود مند نہوا -

ہلاک کردیا

بنی اسرائیل دریا سے عبور کرکے دامن کوہ طور مین مقیم ہوسے اور موسیٰ کے ساتھ تسبیح مین مصروف ہوئے۔ وہ تسبیح یہ تھی نسبح الرب البھی الذی قصم الجنود ونبذ فرسانہا فی البحر المنیع المحمود اور مریم ہمشیرہ موسیٰ وہارون بھی دف لئے ہوئے بنی اسرائیل کی عورتون مین سبحان الرب القہار الذی قہر الخیول ورکبانہا القاھا فی البحر ترتیل سے پڑھ رہی تھین۔

بعد اس کے موسیٰ کوہ طور پر مناجات کرنے کو گئے اللہ جل وعلی ذکرہ نے آپ سے کلام کیا معجزات مرحمت فرمائے الواح نازل کی بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ وہ دو لوحین تھین جن مین کلمات عشرہ تھے (یعنی کلمۂ توحید۔ محافظت علی السبت بترک الاعمال فیہ (یعنی شنبہ کے دن کچھ کام نہ کرنا) والدین کے ساتھ نیکی کرنی قتل زنا۔ سرقہ۔ جھوٹی گواہی سے بچنا۔ اپنے پڑوسی کے گھر عورت اسباب کی طرف بری نگاہون سے نہ دیکھنا۔ نزول الواح کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جسوقت دریا کو عبور کرکے طور سینا کے قریب مقیم ہوئے اور موسیٰ طور پر چڑھ گئے اللہ جل شانہٗ سے باتین کین۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اس انعام کا کہ فرعون سے اونکو نجات ملی ہے اس طور سے شکریہ ادا کرین کہ تین روز تک برابر غسل کرین کپڑے دھوئین۔ تیسرے روز طور کے اردگرد مجتمع ہون بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کی۔ طور پر دفعتہً ایک ابر محیط ہوگیا جس مین رعد وبرق کی چمک اور تڑپ تھی بنی اسرائیل یہ دیکھکر حیرت زدہ جہان پر تھے وہین کھڑے رہ گئے بعد ازان طور کو دھوان نے ڈھانک لیا اوس کے وسط مین ایک عمود نور کا تھا اسکے بعد ایک زلزلۂ عظیم محسوس ہوا جس سے طور کا ہر پتھر کانپ اوٹھا اور رعد کی تڑپ اور زیادہ تیز ہونے لگی موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل وصایا اور تکالیف شرعی کے

سننے کے لئے قریب آئین مگر بنی اسرائیل خوف کے مارسے آگے نہ بڑھ سکے تب
یہ حکم صادر ہوا کہ ہارونؑ حاضر ہون اور علما بنی اسرائیل اُن کے قریب کھڑے رہین
چنانچہ اس حکم کی تعمیل کیگئی۔ اللہ جل شانہٗ نے اون پر الواح نازل فرمائی۔ بعدہٗ
اس کے چالیس راتون کے گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر گئے۔ اللہ تعالیٰ
نے اون سے کلام کیا۔ آپنے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی حکم ہوا "تم نہ دیکھ سکوگے البتہ
پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی اصلی حالت پر رہجائے تو شاید تم دیکھ سکو" موسیٰؑ کا پہاڑ
کی طرف نظر اوٹھانا تھا کہ تجلی باری کی تاب نہ لاسکے بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش
آیا تو اپنی اس جسارت کی معافی چاہی بعدہٗ اللہ جل شانہٗ نے اونکو توریت کے بہت
سے احکام حلت و حرمت کے بتلائے۔

سلہ موسیٰؑ نے بوقت خروج مصر بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ تم کو کتاب اللہ دیجائیگی جس
مین کل احکام مندرج ہون گے بعد ہلاکی فرعون جب بنی اسرائیل طور سینا کے قریب آکر مقیم ہوئے
موسیٰؑ سے کتاب اللہ طلب کی موسیٰؑ نے اللہ جل شانہٗ سے عرض کیا اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ پہلے
تیس روزے رکھو اور طہارت و صفائی سے رہو جب یہ مدت ختم ہوجائیگی تب تمکو کتاب مرحمت
کیجائیگی چنانچہ موسیٰؑ نے اوّل ذیقعدہ سے روزے رکھے بعد اختتام ماہ مذکور جسوقت طور پر جانے
لگے روزہ کی وجہ سے مُنہ کی بو نہ پسند آئی آپ نے بیر یا کسی اور درخت کی ایک ٹہنی توڑ کر مسواک
کر لیا اللہ جل شانہٗ نے اوسی وقت یہ وحی نازل فرمائی کہ "کیا تم یہ نہین جانتے ہو کہ مجھکو روزہ دار
کے مُنہ کی بو مشک کی بو سے زیادہ پسند اور محبوب ہے؟ تم دس روز اور روزے رکھو بعدہٗ
کتاب لینے اور ہمکلام ہونے کو آؤ" چنانچہ جناب موصوف نے پورے اوّل عشرہ ذالحجہ کو
روزے رکھے اور اوسی دس دن مین بنی اسرائیل گوسالہ پرست ہو گئے
اسوجہ سے کہ موسیٰؑ کی مدت مقررہ تیس دن کی منقضی ہوگئی تھی اور وہ واپس
نہ آئے تھے۔

موسیٰؑ جسوقت کوہ طور پر جانے لگے تھے اپنے بھائی ہارونؑ کو بنی اسرائیل
مین اپنا قائم مقام کر گئے تھے وہ اُنکو امر کی بجاآوری او منہی عنہ سے احتراز کی تعلیم
کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کے کہنے سے ایک گڑہا کھود کر اوس مین آگ
مشتعل کی اور اُن زیورات کو جو وقت روانگی مصر مین قبطیون سے مستعار لئے تھے
آگ مین ڈالدیا اسوجہ سے کہ وہ زیورات اُنپر حرام ہو چکے تھے۔ سامری[۱] اپنے ہمراہیونکو
لئے ہوئے آیا اور اوس پر کوئی چیز[۲] ڈالدی جو اُس کے پاس موجود تھی پس وہ عجل[۳]
یعنی گوسالہ بنگیا بنی اسرائیل اسکی پرستش شروع کردی۔ ہارونؑ اس خیال سے
کہ بنی اسرائیل مین افتراق نہ پیدا ہوجائے خاموش[۴] رہے موسیٰؑ کوہ طور سے مناجات
کرکے واپس ہوئے تو بنی اسرائیل کو گوسالہ پرست پایا اور اسکی اطلاع جناب ممدوح
کو کوہ طور ہی پر دیگئی تھی آپ بہت برہم ہوئے اور لوحون کو پھینک دیا ہارونؑ کے بال
پکڑ کے کھینچا۔ ہارونؑ نے معذرت کی یا ابن ام لاتاخذ بلحیتی ولا براسی انی

---

[۱] سامری کو بعضے باجرمیون سے شمار کرتے ہین اور بعض اس کو بنی اسرائیل سے کہتے ہین۔
[۲] وہ شے جس کو اثر رسول سے تعبیر کرتے ہین جبرئیلؑ کے گھوڑے کے قدم کی مٹی تھی سامری نے
یہ مٹی اوسدن اوٹھالی تھی جبکہ بنی اسرائیلؑ دریائے نیل سے عبور کر رہے تھے اور فرعون انکے تعاقب مین تھا
جبرئیل حسب حکم باری بنی اسرائیل کے مدد کو آئے تھے جسطرف یہ جاتے تھے خشک گھاس سبز ہو جاتی تھی
سامری نے یہ دیکھکر ایک مٹھی خاک جبرئیلؑ کے گھوڑے کے قدم کی اوٹھالی تھی۔
[۳] بعض مورخ لکھتے ہین کہ سامری نے اِن زیورات سے تین دن مین گوسالہ بنایا تھا اور بنی
اسرائیل سے اس نے کہا تھا ھذا الھکم والہ موسیٰ (یہ تمھارا خدا ہے اور موسیٰ کا خدا
ہے) اس وجہ سے بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے تھے۔
[۴] ہارونؑ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم لوگ فتنہ مین پڑ گئے ہو تمھارا خدا رحمٰن ہے تم
میری اطاعت کرو چنانچہ بعضون نے اِنکی اطاعت کی اور اکثرون نے نافرمانی کی۔

خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی (یعنی اے میرے
بھائی میری ڈاڑھی اور میرے سر کے بال پکڑکر نہ کھینچو مین یہ ڈرا کہ مبادا تم یہ نہ کہو کہ تونے
بنی اسرائیل کو مجھ سے جدا کردیا اور میرے حکم کا انتظار نہ کیا) موسیٰ نے یہ سنکر ہارون کے
بال چھوڑ دئے اور اوس گوسالہ کو جلاکر دریا مین پھینک دیا۔

موسیٰ اور بنی اسرائیل کی نجات پانیکی خبر انکے خسر شعیب (یا یثرو) کو ہوئی تو
وہ مدین سے معہ اپنی لڑکی صفورا زوجہ موسیٰ اور اونکے دونوں لڑکے جرشون۔ عازر کے

بلہ گوسالہ کے جلانے کے بعد بنی اسرائیل خدا کی طرف رجوع ہوئے اور توبہ کے خواستگار ہوئے
اللہ جل شانہ نے اونکی توبہ قبول کرنے سے انکار کیا۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا یا قوم انکم
ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم" یعنی اے قوم
بیشک تمنے اپنے نفسون پر اس گوسالہ کے پرستش سے ظلم کیا ہے پس اپنے خدا کی طرف رجوع
کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو"۔ موسیٰ کے اس کہنے پر بنی اسرائیل اپنے آپ کو قتل کرنے لگے موسیٰ
اور ہارون کھڑے ہوئے خدا سے دعا اور استغفار کررہے تھے جب ستر ہزار آدمی قتل ہو چکے تو خدا
تعالی نے اونکی توبہ قبول فرمائی اور قتل کرنے سے منع کیا۔ موسیٰ نے سامری کے قتل کا قصد کیا
مگر باری تعالی کے حکم سے باز رہے اور لعنت بھیجکر خاموش ہورہے بعدہ موسیٰ ستر آدمیونکو
اپنے قوم کے نیک اور افضل ترین آدمیون مین سے منتخب کرکے طور سینا کی طرف لیکر چلے اس
غرض سے کہ وہان انکو لیجاکر گوسالہ پرستی سے توبہ کرائین اور اللہ سے معافی کے خواستگار
ہون جب یہ لوگ طور سینا کے قریب پہونچے تو انھون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم خدا کا کلام سننا
چاہتے ہین جناب موسیٰ نے بارگاہ رب العزت مین عرض کیا اللہ جل شانہ نے اونکی یہ التجا قبول
فرمائی اور قریب ہونے کی ہدایت فرمائی موسیٰ تو اوس ابر کے ٹکڑہ مین چھپ گئے جو طور پر
نمایان ہوا تھا اور یہ سب ابر کو دیکھ کر سجدہ مین گر پڑے۔ موسیٰ جب خدا سے ہمکلام ہوکر واپس
ہوئے تو اونھون نے کہا۔ لن نومن لک حتی نری اللہ جہرۃ (یعنی ہم تمپر ہرگز ایمان

آے۔ موسیٰ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے بنی اسرائیل نے اونکی بہت بڑی عزت
کی۔ بعد اس کے بنی اسرائیل مین جب آپس کے جھگڑے بڑہتے نظر آئے تو بحکم الٰہی
آپ نے ہر صدی یا پچاس یا دس آدمیون مین ایک ایک افسر مقرر کیا جو اون کے
قضایا اور باہمی نزاعون کو فیصلہ کرتا تھا اور خود اہم و دشوار و پیچیدہ معاملات کو فیصل

لائین گے جب تک کہ اللہ کو بظاہر نہ دیکھ لینگے) خدا اونکی اس جسارت سے ناراض ہوا اور ایک ایسی
بجلی چمکی کہ جس سے وہ سب مر گئے اور پھر موسیٰ کی دعا سے وہ سب یکے بعد دیگرے زندہ ہوئے
بعضے مورخین کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ پہلے کا ہے بنی اسرائیل نے اس کے بعد بذریعہ خودکشی
توبہ کی واللہ اعلم۔ بہرکیف جب موسیٰ توریت لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے اور اونھون نے
اوسپر عمل کرنے سے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا
بقدر ایک میل مربع کے اوٹھا لائے اور اونکے سر پر ایک قد آدم کے فاصلہ پر معلق کر دیا اور آگ
اونکے روبرو دکہائی دی اور پیچھے سے دریا آگیا موسیٰ نے اون سے کہا خذوا ما اتینا کم
بقوۃ واسمعوا (یعنی جو چیز ہم تمکو دیتے ہین اوسکو زور سے پکڑ لو اور سنو) ورنہ یہ پہاڑ تمپر
گرا دیا جائے گا اور تم اس دریا مین ڈوب دئے جاؤگے آگے بھاگ نہ سکوگے کیونکہ آگ تمکو جلا دیگی
بنی اسرائیل یہ دیکھکر گھبرا گئے اور مجبور ہوکر راضی ہوگئے اور سجدہ مین گر پڑے مگر کنکھیون سے
پہاڑ کو دیکھے جاتے تھے۔ چنانچہ یہودیون مین یہ رسم جاری ہوگئی کہ سال بھر مین ایک مرتبہ ایک
رُخ سے سجدہ کرتے ہین۔ بعد اس کے رات کو بنی اسرائیل مین سے ایک شخص نے اپنے چچازاد
بھائی کو قتل کر ڈالا۔ صبح کو قاتل کی تلاش ہونے لگی قاتل کا پتہ نہ ملتا تھا اللہ جل شانہ نے گائے
کے قربانی کا حکم دیا بنی اسرائیل سوال پر سوال کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اونپر سخت قید لگا تا گیا یہانتک
کہ اوس صفت کی گائے ایک ہی ملی اس قیمت پر کہ اوس کی کہال بھر سونا دیا جائے مجبور ہوکر بنی
اسرائیل نے اس گائے کو خرید کیا اور اسکو ذبح کرکے اس کی زبان یا کسی اور عضو سے مقتول کو مارا وہ حکم
الٰہی سے زندہ ہوگیا اور وہ یہ بیان کرکے کہ مجھکو فلان شخص نے مارا ہے پھر مر گیا۔ (ابن اثیر)

کرتے تھے۔

قبہ عبادت و تابوت شہادت بعد ازان موسیٰ کو شمشاد یا سنوط کی لکڑی اور چوپایون
کے کہالون اور بھیڑون کے اون سے قبہ عبادت وغیرہ بنانے اور اسکو [illegible] اور سونا
اور چاندی سے منڈھنے کا حکم دیا گیا جیسا کہ اسکی تفصیلی کیفیت توریت مین مذکور ہے۔

توریت مقدس مین لکہا ہے کہ موسیٰ کو طور سے واپسی کے بعد یہ حکم دیا گیا
کہ وہ بنی اسرائیل سے کہین کہ خدا کے لئے شمشاد یا سنوط (شطیم) کی لکڑی کا ایک
صندوق بنائین جسکا طول ڈہائی ہاتھ اور عرض و اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اندر
و باہر سے اوسپر سونے کے پترے چڑھائے جائین اور اوس کے گرد سونے کی کمر
ہون اور چار حلقے ڈہلے ہوئے سونے کے دو ایک طرف دو ایک طرف لگائے جائین۔
اور شمشاد ہی کی لکڑی کی دو چوبین بناکر اونپر بھی سونا منڈھا جائے اور وہ چوبین
صندوق اوٹھانے کی غرض سے اون حلقون مین ڈال دیجائین عہدنامہ اسی صندوق
مین رکھا جائے (اسی صندوق کو تابوت شہادت کہتے ہین)۔

اور ایک قبہ سونے کا ڈہائی ہاتھ لمبا ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا جائے اور دو کروبون
(فرشتون) کی صورت بناکر اوس کے دونون طرف لگادی جاوین اس صورت سے
کہ یہ دونون [illegible] اور [illegible] سے وہ قبہ ڈھکا ہوا ہو اور قبہ
وہ صندوق (تابوت شہادت) پر رکھا جائے قبہ کو کفارہ کا مقام کہتے تھے [illegible]
انھین کروبیون کے درمیان [illegible] عرض کرتے تھے

اور ایک میز اسی درخت کی لکڑی کی دو ہاتھ لمبا ایک ہاتھ چوڑا ڈیڑھ ہاتھ اونچا
بنایا جائے اور وہ سونے سے منڈھا جائے اور اوس کے چارون طرف طلائی
کلس اور چار اونگل اونچی لنگنیان (کٹہرے) لگائے جائین اور اوس کے پایون
پایون کے مقابل چار حلقے طلائی لگاکر اون مین چار چوبین جو سونے سے منڈھی

ہوئی ہون پہنا دیجائین اور اس کے متعلق کے ظروف جیسے سرپوش پیالے
خالص سونے کے بنا کر دسترخوان پر رکھے جائین اور اس میز پر ہمیشہ نذر کی روٹیان رکھی
جائین -

اور ایک شمعدان طلائی تیار کیا جائے اور اس مین چھ شاخین تین ایک طرف
تین ایک طرف ہون اور شاخون مین بادامی صورت کے پیالے لگائے جائین اور
شمعدان مین خود چار پیالے ہون اور اسکی گلگیر و لگن طلائی ہون -

اور ایک خیمہ دس باریک کتان کے آسمانی - قرمزی - سرخ رنگ کے پردونکا
تیار کیا جائے اور ان مین کروبیون کی صورتین بنائی جائین ہر پردہ کا طول اٹھائیس
ہاتھ اور عرض چار ہاتھ کا ہو پانچ پانچ پردے ایک دوسرے سے اس طرح سے جوڑے
جائین کہ ایک ایک طرف کے حاشیہ مین آسمانی رنگ کی پچاس تکمے ریشمی ڈوری
کے مقابل مین دوسرے طرف پچاس گھنڈیان طلائی لگائی جائین تاکہ اونکے ملنے
سے خیمہ کی صورت بنجائے اور خیمہ کے بالائی حصہ (چھت) کے لئے گیارہ پردے
بکریون کے بالون کے بنائے جائین جسکی لمبائی تیس ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ ہو پانچ
پردے ایک مین اور چھ ایک مین ملادئے جائین چھٹا پردہ خیمہ کے منہ کی طرف رہے
انمین بھی پچاس تکمے اور پچاس گھنڈیان لگائی جائین مگر ان کی گھنڈیان پیتل کی ہون -
اور اس پورے خیمہ کے ڈھانکنے کے لئے سرخ رنگ کی بکریون کی کھالون کا ایک بہت
بڑا خیمہ بنایا جائے -

اور شمشاد ہی کے تختون سے مسکن کے لئے بیس بیس تختے دس دس ہاتھ
لمبے ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ چوڑے جنکے چالیس پائے نقرئی ہون دکھن اور اوتر کی جانب
اور جانب پچھم چھ تختے اور دونون کونون مین دو تختے جنکے نیچے سولہ پائے نقرئی لگے
ہون رکھے جائین اور یہ سب تختے سونے سے مڑھے جائین اور یہ مسکن اسی طور سے

کہ ذکر کیا جائے۔ جیسا کہ طور سینا پر دکھایا گیا ہے ۔

اور ایک پردہ نہایت باریک کتان کا تیار کیا جاوے جو آسمانی قرمزی ارغوانی رنگ کا ہو اور دوسرا پردہ نقش تصویر بنی ہون اور شمشاد کے چار ستونون پر لٹکایا جاوے جو سونے سے منڈھے ہوے ہون اور ان ستونون مین سونے کے حلقے ہون تاکہ پردے کی گھنڈیان اونمین پرو دیجائین اور اوس کے پیچھے تابوت شہادت اور اوس پر قبہ عبادت (یعنی غلاف کا سرپوش) رکھا جاوے اور پردہ کے باہر اور شمعدان میز کے روبرو مسکن کے دکھن جانب رکھا جاوے ۔

اور ایک قربانگاہ مذبح شمشاد کی لکڑی کا بنایا جاوے جسکا طول وعرض پانچ پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ ہو اور اوس کے چارون کونون پر سینگ بناکر پیتل سے منڈھے جائین اور ایک آتشدان پیتل کا جالیدار بنایا جاوے اور دیگیں راکھ کے لئے پیتل کی پھاوڑیان پیالے سیخین انگیٹھیان بنائی جائین اور جالی کے چارون کونون پر چار حلقے پیتل کے بناکر قربانگاہ کے اندر لگایا جاوے اور قربانگاہ کے اوٹھانے کے لئے شمشاد کی چوبین پیتل سے منڈھی ہوئی تیار کیجائین اور قربانگاہ کے آگے ایک صحن ہو جسکا طول سو ہاتھ اور عرض پچاس ہاتھ اور بلندی پانچ ہاتھ ہو یہ صحن باریک کتان کے پردون سے بنایا جاوے جس کے پائے اور میخین پیتل کی ہون اور جملہ ظروف مسکن کے پیتل ہی کے ہون اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دے کہ زیتون کا خالص تیل شمعدان کے روشن کرنیکے لئے لائین اور تابوت شہادت کے پردہ کے باہر ہارون اور اون کے بیٹے صبح سے شام تک قربانگاہ کو آراستہ کرین یہی دستور العمل بنی اسرائیل مین نسلاً بعد نسلٍ جاری وقائم رہے ۔ انتہے کلام المترجم

یہ قبہ عبادت وحی فصل ربیع کے اول دن مین نصب کیا گیا اور اوسی مین تابوت شہادت رکھا گیا توریت مین لکھا ہے کہ قبہ عبادت قبل ایام عجل موجود تھا اور وہ ایک خیمہ

اسی کے طرف اور اسی مین بنی اسرائیل نمازین پڑھتے تھے اور اسی سے تقرب کرتے تھے قربانگاہ کی کل خدمت حسب ہدایت باری تعالی ہارون کو سپرد کیگئی تھی جب موسیٰ اس مین داخل ہوتے تھے تو بنی اسرائیل اوس کے اردگرد کہڑے ہوتے تھے اور ایک ابر کا ٹکڑا اس کے دروازہ پر نمودار ہوتا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدہ مین گر پڑتے تھے اور اللہ جل شانہ اسی ابر کے ٹکڑے سے ہمکلام ہوتا تھا اور موسیٰ گروہون کے روبرو [illegible] کہڑے رہتے تھے جب کوئی امر الہی نازل ہوتا تھا اوس سے بنی اسرائیل کو آگاہ کرتے تھے اور جب کبھی بنی اسرائیل مین کوئی امر پیچیدہ ہوتا تھا اور موسیٰ کو حکم بتاتے تھے درآنحالیکہ یہ اوس کا فیصلہ نہ کر سکتے تو وہ اسی قبہ و قربانگاہ کی طرف آتے اور تابوت کے پاس گروہون کے روبرو خاموش کہڑے ہوجاتے اور مناجات کرتے تھے تب وحی نازل ہوتی اور مقدمات کا فیصلہ ہوجایا کرتا تھا

بنی اسرائیل معہ سب لشکر سینا کے میدان مین اوائل فصل صیف مین آئے تھے اور وہان قریب تین مہینہ تک مقیم رہے بعدازان بحکم باری جبال شام اور بلاد بیت المقدس کے طرف روانہ ہوئے جس کے دینے کا باری تعالی نے حضرات ابراہیم و اسحاق و یعقوب صلوات اللہ علیہم اجمعین سے وعدہ کیا تھا موسیٰ نے وقت روانگی بنی اسرائیل کو شمار کیا بیس برس کی عمر سے اوس سن تک کے آدمی جو مستعد ہو سکتے تھے چہ لاکھ یا کچھہ اس سے زیادہ تھے پھر جہاد کی غرض سے لشکر کو آراستہ کیا میمنہ و میسرہ سے مرتب کرکے ہر حصہ کیلیے مقام مقرر فرمایا اور تابوت شہادت اور ذبح کو قلب مین رکھا اور اوسکی خدمت بنی لاوی کو سپرد کرکے اونکو جدال و قتال سے بری کردیا اور یہ فاران کی طرف بڑھے فاران کے قریب پہونچکر بارہ اسباط سے بارہ[۱] آدمیون کو قوم جبارین

---

۱ بارہ اسباط سے بارہ شخص جنکو موسیٰ نے قوم جبارین کے ملک مین جاسوسی کے لئے بھیجا تھا اونکے اسما قبیلہ اسباط یہ تھے بنی روبین سے سموع بن ذکور بنی شمعون [illegible] ۳

سے خبر لانے کو روانہ کیا۔ یہ لوگ جس وقت کنعانیین اور عمالقہ کے شہرون مین پہونچے انکی عظمت اور جلال دیکھکر گہبرا گئے [۱] اور یہ دس افسردہ دل ہوکر لوٹے اور بنی اسرائیل کو انکی قوت اور سطوت سے آگاہ کیا مگر یوشع بن نون بن الیشا بن عمیہود بن بارص بن لعدان بن تاحن بن تالح بن راشف ابن رافح بن بریعا بن افرائیم بن یوسف اور کالب بن یوفنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بن یعقوب نے حضرت موسیٰ اور ہارون سے انکی خبرین بیان کین۔ یہ دونون وہی لوگ ہین جنکو خدا تعالیٰ نے اپنے انعام خاص سے سرفراز فرمایا تھا

شفت بن حوری۔ از بنی یہودا۔ کالب بن یوفنا از بنی اسکار۔ اجال بن یوسف۔ از بنی افرائیم یوشع بن نون۔ از بنی بنیامین۔ فلطے بن رفو۔ از بنی زبلون۔ جدی ایل بن سودی۔ از بنی منسی جدی بن سوسی۔ از بنی دان۔ عمی ایل بن جملی۔ از بنی اشر۔ ستور بن میکائیل۔ از بنی نفتالی۔ نحبی بن وفسی۔ از بنی جد۔ جیوایل بن ماکی۔

[۱] علامہ ابن اثیر لکھتا ہے کہ کنعانیون کے شہر مین جب یہ لوگ پہونچے تو سب سے پہلے عوج بن عناق سے ملاقات ہوئی یہ اونھین مین سے تھا وہ ان سبھو نکو بغل مین دباکر اپنی بیوی کے پاس لیگیا اور کہنے لگا "تو دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہمارے لڑائی کے قصد سے آئے ہین۔ حالانکہ اگر مین چاہون تو انکو اپنے پاؤن سے روند ڈالون"۔ اوسکی بیوی نے اسکو اس فعل سے منع کیا اور یہ کہا کہ انکو چھوڑدے تاکہ یہ اپنی قوم مین جاکر یہ واقعہ بیان کرین چنانچہ عوج بن عناق نے انکو چھوڑدیا۔ اثناء راہ مین ان لوگون نے آپس مین یہ مشورہ کیا کہ اگر یہ واقعہ بنی اسرائیل سے بیان کیا جائیگا تو وہ بددل ہوجائینگے اسوجہ سے بنی اسرائیل سے یہ قصہ نہ بیان کیا جائے صرف موسیٰ اور ہارون سے کہا جائے مگر جسوقت یہ لوگ بنی اسرائیل مین پہونچے دس نے تو نقض عہد کرڈالا اور ہر فرد بشر سے کل واقعہ بیان کیا لیکن کالب اور یوشع اپنے عہد پر رہے صرف موسیٰ اور ہارون سے بیان کیا۔

بنی اسرائیل کنعانیون اور عمالقہ کی سطوت کی کیفیت سنکر ڈر گئے اور اُنسے بدھیر ہونے اور ارض مقدسہ کی طرف جانے سے[1] انکار کر دیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ اونکے دشمنون کو دوسرون کے ہاتھون نہ ہلاک کر دے۔ اللہ جل شانہ نے اونکی اس نافرمانی پر سخت

[1] اس واقعہ کو جناب باری تعالیٰ کلام پاک مین یون بیان فرماتا ہے کہ جب موسیٰ نے کہا یاقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (اے میری قوم داخل ہو زمین پاک مین جسکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے لکھا ہے اور نہ پھر جاؤ اپنی پیٹھ پھیر کر ورنہ لوٹو گے نقصان پذیر ہوکر) قالوا یاموسیٰ ان فیہا قوما جبارین وانا لن ندخلہا حتی یخرجوا منہا فان یخرجوا منہا فانا داخلون (اونلوگون نے کہا کہ اے موسیٰ اوس مین قوم جبارین ہین ہم اوس مین ہرگز نہ داخل ہونگے جبتک وہ اوس سے نہ نکلینگے پس جب وہ اوس مین سے نکل جائینگے تو ضرور ہم اوس مین داخل ہونگے) قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون (دو شخصون نے (یعنی کالب اور یوشع) اون مین سے کہا جو اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ نے اون پر انعام کیا تھا۔ کہ تم لوگ داخل ہو اونکے دروازون مین اور جبکہ تم داخل ہوگئے تو بیشک تم ہی غالب ہو جاؤ گے) وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو) قالوا یموسیٰ انا لن ندخلہا ابدا ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون (اونلوگون نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز اوس مین داخل نہون گے جب تک وہ اوس مین رہین گے پس تو جا اور تیرا رب جائے اور دونون لڑین ہم یہین بیٹھے ہین) قال رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین (موسیٰ نے کہا اے میرے رب بیشک مین سوائے اپنی ذات اور بھائی کے کسی پر اختیار نہین رکھتا ہون پس جدائی ڈالدے ہم مین اور نافرمان قوم مین) اللہ تعالیٰ نے جناب موصوف کی یہ دعا قبول فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا م

ناراضی ظاہر کی اور انلوگون پر باستثنا کالب و یوشع ارض مقدسہ مین داخل ہونا حرام
کر دیا چنانچہ بنی اسرائیل چالیس برس تک سینا اور فاران کے میدان مین مابین جبال
سراۃ و سرزمین ساعیر و بلاد کرک و شوبک حیران و پریشان پھرتے رہے اور موسیٰ
اونکے پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ سے اوسکی الطاف و رحمت کو مانگتے رہے اور انکی سختیون کو
خدا سے دعا کرکے دفع کرتے رہے انھین ایام مین بنی اسرائیل نے بھوک کی شکایت
کی۔ اللہ تعالیٰ نے اونکے لئے منّ (یہ سفید رنگ کے دانے دھنیا کے دانون کی طرح
زمین پر منتشر ملتے تھے) نازل فرمایا بنی اسرائیل اوس کو پیستے تھے اور اوسکی روٹیان پکاکر
کہاتے تھے بعد اس کے انکو گوشت کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سلویٰ (یہ ایک
قسم کے پرندے تھے جو ہوا کے جانب سے آتے تھے) بھیجا مدتون یہ منّ کی روٹیان اور سلویٰ
کا کباب کہاتے رہے پھر بنی اسرائیل نے پانی طلب کیا موسیٰ کو پتھر پر عصا مارنیکا حکم ہوا
جس سے بارہ چشمے نکلے۔

ان واقعات کے بعد قورح[۵] بن ایصہر بن قاہث (موسیٰ بن عمران بن قاہث
کے چچا زاد بھائی) نے موسیٰ کی مخالفت شروع کی اور اونکے خلاف شان و رتبہ کلمات ناملائم
سقین

فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین
بے شک وہ زمین مقدس اونپر چالیس برس کے لئے حرام کر دیگئی ہے وہ سرگردان زمین مین
پھرینگے پس تو نافرمان قوم پر افسوس نکر) (چھٹا پارہ سورہ مائدہ)

[۱] منّ و سلویٰ کے اُترنے سے پہلے بنی اسرائیل نے دھوپ کی شکایت کی تھی کیونکہ اونکے خیمہ بہت
گئے تھے۔ دھوپ سے اونکو بچا نہ سکتے تھے اللہ جل شانہٗ نے اونپر سایہ کرنے کو ایک ابر کا ٹکڑا بھیجدیا
جیسا کہ آیہ کریمہ وظللنا علیکم الغمام لخ (یعنی ہمنے تمپر ابر کا سایہ کردیا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[۵] قورح بن ایصہر کے ساتھ اس مخالفت مین داتن۔ ابیرام۔ اون بن فلت۔ اور ڈہائی سو بنی
اسرائیل کے نامی نامی سردار شریک تھے انھون نے موسیٰ سے کہا کہ تم کسوجہ سے اپنے کو کل